U.0499

ماشاء الله لا قوة الا بالله

از تصانیف شیخ العلوم مولانا مفتی محمد عنایت احمد صاحب مرحوم این چند رساله باهم تاریخی

علم الفرائض

و

ملخص الحساب

باهتمام محمد عبد الرحمن خان صاحب ابن محمد روشن خان ... با خدمت ... محمد مصطفی خان ...

مطبع ... ۱۳۰۲ ... فاضل ... محلہ ... لکھنؤ

۳۸ التماس ۹۷

نیاز مندی دوکان میں علاوہ قرآن کتب کا ذخیرہ مسلسلہ وار فروخت کیلئے موجود ہے۔ اور فہرست بھی حسب المطلب ہر ایک صاحب کو مل سکتی ہے جسکے ملاحظہ سے پورے پورے حالات کتب کے معلوم ہو سکتے ہیں۔ قیمت بھی بہت ارزان ہے۔ اس مقام پر کچھ کتابیں از قسم مصاحف بے بہا۔ و تفاسیر و فقہ و قرارت و تصوف و حدیث شریف۔ و غیرہ درج کیجاتی ہیں۔ المشتہر حافظ عبد الستار تاجر کتب۔ المشتہر

مصاحف بے بہا

قرآن شریف مطبع نظامی ہفت مہری کم قیمت مع رسالہ قرارت تعلیم مبتدیان۔

قرآن شریف مرغوب چھاپہ دہلی پنج مہری تقطیع اوسط ۱۳ جز ۲۰ روپیہ۔

قرآن شریف مترجم خوب قلم ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مطبع مجتبائی دہلی اس قرآن شریف کا ترجمہ کا خط نہایت واضح ہے۔ تقطیع کلاں۔ سطریں ۱۶ کاغذ سفید و عمدہ۔ قیمت مناسب اسوقت ایسے جلی خط کا قرآن شریف مترجم نہیں ملتا۔

قرآن شریف مترجم مع تفسیرین۔ برحاشیہ جلالین و عباسی۔ اندر متن دو ترجمہ۔

(۱) ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ صاحب۔

(۲) ترجمہ اردو شاہ عبد القادر صاحب۔

قرآن شریف مترجم مع تفسیر عباسی برحاشیہ اندر متن دو ترجمہ۔

(۱) ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ صاحب۔

(۲) ترجمہ اردو شاہ عبد القادر صاحب۔

حمائل شریف مع ترجمہ مولینا شاہ محمد رفیع الدین صاحب مطبوعہ بمبئی۔

قرآن شریف چھاپہ بمبئی۔ ۱۵ سطری مجلد کم قیمت

قرآن شریف ۱۵ سطری زرین مجلد

قرآن شریف جلی محشی۔ برحاشیہ تحفۃ العلوم۔

بہت مشہور و مطبع انتظامی۔ مقبول عام۔ تفصیل الاذکار۔ نہایت مفید ہے۔

تفاسیر و غیرہ

تفسیر عزیزی تبارک الذی چھاپہ لاہور فارسی۔

تفسیر پارہ عم۔ چھاپہ لاہور فارسی۔

فضائل بسم اللہ مصنفہ مولانا عبد الغنی شاہ صاحب مرحوم۔ یہ رسالہ قابل دید ہے۔

احسن المسائل ترجمہ کنز الدقائق اردو میں مسائل فقہ میں منتہی درجہ کی کتاب ہے۔ مولف اسکے مولوی محمد احسن صاحب صدیقی نانوتوی ہیں۔ یہ کتاب لائق دید ہے۔

قرارت

قواعد التجوید مصنفہ تاج العلما سراج الفضلا جناب حافظ قاری شیخ احمد صاحب دہلوی۔

مفتاح القرآن تصنیف لطیف مولوی عبد المجید صاحب رفیق رامپوری حنفی۔

جواہر القرآن مترجم اردو۔ مع ترجمہ اردو تصنیف مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولفہ جناب امام علی بن سید محمد علی اکبر آبادی اس نایاب کتاب میں آیات تحمید اور آیات استغفار و مناجات و تعلیلات وغیرہ کیا فوائد ہیں۔ مرغیوں کی تلاوت کیلیے نہایت مفید ہے۔

آداب القرآن بیان حالات فضائل قرآن مجید

فہرست علم الفرائض

فصل ۳ ذوی الفروض ... کے بیان میں	۲۱	فصل ۲ ... ورثہ کے بیان میں	۱۹	فصل ۱ کیفیت حصص ...	۱۷
فصل ۶ ... توافق و تماثل ... میں	۲۵	فصل ۵ مخارج فروض ... میں	۲۲	فصل ۴ عصبات کے بیان میں	۲۰
فصل ۹ ذوی الارحام کے بیان میں	[illegible]	فصل ۸ رد کے بیان میں	[illegible]	فصل ۷ تصحیح ... میں	[illegible]
فصل ۱۲ ... کے بیان میں	[illegible]	فصل ۱۱ مناسخہ کے بیان میں	۴۵	فصل ۱۰ مخارج کے بیان میں	۴۲
فصل ۱۵ میراث مفقود کے بیان میں	۵۴	فصل ۱۴ میراث حمل کے بیان میں	۵۰	فصل ۱۳ میراث خنثیٰ کے بیان میں	[illegible]
فصل ۱۷ میراث اسیر کے بیان میں	۵۹			فصل ۱۶ میراث مرتد کے بیان میں	۵۸

فہرست ملخصات الحساب

بیان تنصیف میں	۶۴	بیان جمع میں	۶۳	بیان ... میں	۶۰
بیان ضرب میں	۶۶	بیان تفریق میں	۶۵	بیان تنصیف میں	[illegible]
بیان طریقہ ... کسر میں	[illegible]	بیان کسور میں	[illegible]	بیان قسمت میں	[illegible]
بیان تفریق کسور میں	[illegible]	بیان تضعیف کسور میں	[illegible]	بیان جمع کسور میں	[illegible]
بیان قسمت کسور میں	۷۰	بیان ضرب کسور میں	[illegible]	بیان تنصیف کسور میں	[illegible]
بیان ...	[illegible]	بیان ... ضرب میں	[illegible]	بیان تحویل کسور ...	[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لہ میراث السموات والارض والصلوۃ والسلام علی افضل من بیّن سہام المفروضۃ فی الشرع علی الکمال وعلی آلہ وصحبہ واہلہ وخاتم الانبیاء

بعد حمد و صلوۃ کے جاننا چاہیے کہ اس زمانے میں اکثر علماء نے ترجمے احادیث کی اردو زبان میں کیے اور یہ بات باعث ہدایت و شیوع علوم دینیہ کی ہوئی ہزاروں جاہل قرآن شریف اور احادیث حضرت خیر البریہ کے معانی پر واقف ہو گئے اور عقائد اسلام اور مسائل فقہیہ سے مطلع ہوئے مگر اب تک کوئی کتاب علم فرائض میں بزبان اردو نظر سے نہیں گزری اور یہ علم بھی منجملہ علوم دینیہ کے ایک عمدہ علم ہے چنانچہ حدیث شریف میں بسند روایت ثقات کے آیا ہے تعلموا الفرائض و علموها الناس فانها نصف العلم یعنی سیکھو فرائض کو اور سکھاؤ اس کو لوگوں کو سبب تحقیق وہ آدھا علم ہے اس حدیث سے بڑی بزرگی و تاکید علم فرائض کی ثابت ہوئی کہ حضرت پیغمبر صلعم نے ایک نصف علم اور فرائض کو ایک نصف علم فرمایا لہذا خاکسار ہیچمدان المعتصم بن سید ابو محمد عنایت احمد غفر لہ الصمد بنظر نفع رسانی برادران مومنین کے جمیع مسائل ضروریہ فرائض کو زبان اردو میں بیان کرتا ہے اور شرح رسالہ منظومہ

مقصود تعلیم متعلمین رسالہ ہذا [illegible] ناصر علی صاحب [illegible]
[illegible] وصلوٰۃ کا [illegible] اور شرح علم فرائض [illegible] رسالے میں [illegible]
تحقیق [illegible] کتاب [illegible] غرض [illegible] اور [illegible] رسالے کو
مختصر کرکے اور اسکے مطلب [illegible] سے مطلع ہو جاوے [illegible] فرائض کے
اور [illegible] اور اگر کوئی شخص [illegible] فارسی [illegible] زبان اردو جانتا ہو
تو وہ صرف [illegible] مسائل کو [illegible] شرح [illegible] پڑھنے کے وقت
[illegible] مطلع ہو جاوے [illegible] آدمی مطلق فارسی پڑھا ہو
اور [illegible] علم فارسی [illegible] مگر [illegible] مقصود [illegible] تصنیف سے بات
اردو میں [illegible] غیر فارسی خوان بھی مسائل [illegible] حاصل کریں گے
غرض یہی اس کتاب سے حاصل [illegible] ۱۲ [illegible] ہجری [illegible] ہوئی
[illegible] علم فرائض کا [illegible] اسکا نام علم الفرائض [illegible]
[illegible] بیان [illegible] شرح رسالہ [illegible] شروع ہوئی [illegible]
[illegible] سبب [illegible] شروع سے پہلے
[illegible] فصل کی [illegible] خلاصہ بیان [illegible] کے [illegible] سرخی میں لکھدی ہے

کہتا ہے [illegible] بعد حمد [illegible] وصلوٰۃ رسول [illegible] آل بتول [illegible]
[illegible] مقام [illegible] حمد خدا اور [illegible] رسول کے
عرض کرتا ہے [illegible] ولد [illegible] بتول کا [illegible] ناصر [illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible] مقام [illegible] لقب ہے جناب فاطمہ زہرا [illegible] کا [illegible] ہیں
[illegible] آل بتول [illegible] نام [illegible] مولف کا ناصر علی [illegible] علی

[illegible]

فصل پہلی بیان میں کیفیت [illegible] اور تقسیم مال میت کے بعد موت [illegible]

[illegible] ہو اوسکا مال [illegible] ورثہ [illegible] اور [illegible] تعلق [illegible] اول مال میت کا
دینا چاہیے اس قسم کے دین میں جیسے [illegible] کسی شے [illegible] ہو جیسے ایک چیز
کسی شخص پاس گرو رکھی اور میت ہوا [illegible] اور کچھ چھوڑے نہیں [illegible] کا تعین
[illegible] سے متعلق ہو اور تجہیز و تکفین میت کے مقدم ہو اور [illegible]
[illegible] اول [illegible] ادا کرنے کے بعد [illegible] اگر کچھ باقی رہے [illegible]
[illegible] اسکا حالت حیات میں [illegible] تجہیز و تکفین [illegible]
بیت المال [illegible] کفن [illegible] یا مثلاً کسی شخص نے ایک [illegible]
[illegible] قبضے میں رکھا [illegible]
[illegible]

[illegible] ہیں [illegible] کے [illegible]

[illegible] تجہیز و تکفین کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عورت کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور [illegible] متعلق [illegible] بیان [illegible]

تجہیز و تکفین [illegible] مال [illegible]

نہیں اگر [illegible] قرض کو کفایت کرے [illegible]

[illegible] جیسا چاہئے اوسکی تقسیم [illegible] بیان ہوگا [illegible]

ثلث بیان [illegible] بعد ادائے دین کے جسقدر مال [illegible] باقی رہے اوسکی تہائی

[illegible] اوسکو دین [illegible] لکھ گیا ہو کہ بعد موت میری اوسکا [illegible]

مال بچھواول ادسے ایک تہائی مال تک دینا وارثوں کے حق پر مقدم ہے پس اگر وصیت نصف [illegible]
دینے [illegible] کی ہو تو ایک تہائی مال کی ادا ہوگی [illegible] بھی اور بقدر اوسکے دینگے اور اگر وصیت تہائی سے
زیادہ کے لیے کی ہو تو تہائی ہی دینگے زیادہ نہ دینگے م پس نمبر ۲ فرض ذوالفروض عصبہ ش
یعنی بعد ادائے دین اور وصیت کے دیا جاوے مال مردے کا صاحب فرض کو اور اون
وارثوں کو جو سبب عصبہ ہیں صاحب فرض وہ وارث ہیں جنکا حصہ مقرر ہے جیسے ماں کہ
اوسکے لیے بصورت ہونے اولاد کے چھٹا حصہ مقرر ہے اور بغیر اولاد کے تہائی یا جورو کہ
اوسکے لیے چوتھائی بغیر اولاد کے اور آٹھواں حصہ ساتھ اولاد کے مقرر ہے سبب عصبہ
کے [illegible] قرابت والے ہیں جنکے لیے حصہ مقرر نہیں اگر اکیلے ہوں تو کل مال لیویں [illegible]
اور اگر ساتھ اصحاب فرض کے ہوں تو جو ذوی الفروض سے بچے وہ لیویں جیسے بیٹا یا بھائی یا چچا م
بعد ازاں معتق نمبر ۳ عصبہ ش یعنی [illegible] مال [illegible] دیا جاوے آزاد کرنے
والے کو وہ سبب [illegible] کہتے ہیں اسواسطے کہ عصوبت اوسکو
سبب آزاد کرنے کے حاصل ہوئی ہے نہ بسبب قرابت کے یعنی اگر میت [illegible] کا
غلام ہو اور اوسکے مالک نے اوسے آزاد کردیا ہو اور وہ [illegible] چھوڑے مرجاوے تو اوسکا
مال [illegible] آزاد کرنے والے کو [illegible] کا مال [illegible]
ذوالفروض [illegible] ذوالفروض کے [illegible] اور اگر اکیلا ہو تو
کل مال [illegible] نمبر ۴ [illegible] عصبہ ش
[illegible] آزاد کرنے والے کے [illegible] مال دیا جاوے [illegible]
عصبات کو [illegible] اگر [illegible] آزاد کرنیوالا
بھی [illegible] آزاد کرنے والے [illegible] کہ وہ مال [illegible] سے

ملیگا عصبہ بہ مؤنث کو تشبیہ ملیگا مثلاً [illegible] اور کرنے والے کے ایک بیٹا ہو اور ایک بیٹی [illegible]
ابن کو ملیگا بنت کو بچہ بیٹے کا حال [illegible] کے عصبہ ہم بس الفرض
دیا سدس پھر موافق حصہ مقرر [illegible] کے [illegible] یعنی [illegible]
نسبی اور سببی کوئی نہ ہوں تب جو کچھ [illegible] ذوی الفروض [illegible] پیچھے ذوی الفروض
نسبیہ پر بطور رد کے موافق حصہ [illegible] تقسیم کریں ذوی الفروض کی دو قسم ہیں نسبی جو علاقہ
نسب کے [illegible] ہیں جیسے ماں باپ بیٹی بہن اور سببی یعنی جورو اور مرد کہ مستحق حصہ فرض کے
بسبب نکاح کے ہوئے [illegible] سو رد اوپر ذوی الفروض نسبیہ کے ہوتا ہے
ذوی الفروض سببیہ یعنی زوج اور زوجہ پر نہیں ہوتا بلکہ جو مال بعد حصے فرض اونکے [illegible]
بیت المال میں [illegible] اور [illegible] بیت المال خراب ہے جیسا کہ اس زمانے میں ہے تو زوجین
رد کیا جاوے [illegible] اشباہ وغیرہ کتب فقہ میں لکھا ہے رحم بعد ان ذوو رحم سبب اولی + از موالات
جب کہ [illegible] ذوی الفروض نسبی [illegible]
[illegible] مال مردے کا دیا جاوے ذوی الرحم کو اور [illegible] ذوی الرحم سے مستحق میراث کا
وہ شخص ہے کہ بسبب موالات کے مولی [illegible] جیسے کسی نے کسی کو اپنے ذمہ لے لیا ہو ذوی الرحم وہ
قریب کو کہتے ہیں [illegible] ذوی الفرض [illegible] عصبہ جیسے نواسہ یا ماموں مگر زوج یا زوجہ کے
ساتھ ہو تو جو کچھ [illegible] حصہ [illegible] بچے ذوی الرحم کو ملے اور اگر اکیلا ہو تو کل مال
اوسے ملے اور صورت [illegible] موالات [illegible] کہ ایک شخص مجہول النسب دوسرے شخص کے
کہ [illegible] مولی [illegible] اگر [illegible]
لازم آوے تو [illegible] دوسرا اس بات کو [illegible] اصول [illegible] موالات [illegible]
نیکی بدی اپنے ذمے لینے سے یہی مرد کہ اوسے میراث لینے اور اوسکے عوض تاوان بھی کو مدد دل

کر لیا ہی جو سبب شرط ایک [illegible] دونون [illegible] کے [illegible]
والون ہر چار ونکے بھائی ہیں [illegible] ہون [illegible] کے [illegible]
مستحق ہوتا اور [illegible] ہیں جو سبب مولی الموالات [illegible] ایک نسب [illegible]
اپنے ذمے لے لیا اور صورت [illegible] اس قسم کی جنایت کے [illegible] میں اوسکا [illegible]
آزاد کنندہ وارث مولی الموالات کا شخص [illegible] کے ہر کہ لیا مستحق کل مال کا ہے اور ساقط [illegible]
سے مستحق اوسکا جو [illegible] ہونے [illegible] دونون کے [illegible] نہیں مقر لہ النسب علی الغیر
ایک [illegible] قول خویش مقر ش یعنی ابعد مولی الموالات کے
مستحق میراث ہے وہ شخص کہ جسکے لیے میت نے اقرار کیا ہو نسب کا اوپر غیر کے اور وہ نسب میت
کے ساتھ غیر کے ثابت نہ ہوا ہو اور وہ غیر اس نسب سے منکر ہو اور یہ مقر اپنی بات پر قائم رہے
صورت اقرار نسب کی غیر پر یہ ہی مثلا میت نے کسی مجہول النسب کے لیے یہ اقرار کیا ہو کہ میرا بھائی
ہی اس صورت میں نسب اوسکا میت کے باپ کی طرف رجوع کرتا ہی یا یہ کہ میرا چچا ہی کہ اوسکا نسب
دادے کی طرف رجوع کرتا ہی سو اس قسم کے شخص کے وارث ہونے میں اس صورت میں
دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ جسکی طرف نسب رجوع کرتا ہو جیسے باپ یا دادا اور مثال مذکور میں اس
نسب سے منکر ہو اور وہ شخص اپنا بھائی نہ بتاتا ہو تب اگر وہ بھی اقرار کرے گا تو یہ شخص
بھائی یا چچا ثابت ہو جاوے گا اور اسی مرتبہ میں وارث ہو گا بلکہ بھائی اور چچا کے مرتبے
میں میراث پاوے گا دوسری یہ کہ میت بعد اقرار کے پھر انکار اوسکے بھائی یا چچا ہونے کے
نہ کیا ہو سو واسطے اگر وہ بعد اقرار کے منکر ہو گیا تو پھر اس شخص کو کچھ نہ پہونچے گا اور اقرار نسب
غیر پر قید اسی [illegible] کہ اگر اقرار نسب کا میت نے اپنی ذات سے کیا مثلا کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے
تو وہ شخص [illegible] کا بیٹا ہو جاوے گا اور اوسکے بیٹے کے مرتبے میں میراث ملے گی [illegible]

مثلاً باپ کافر ہو بیٹا مسلمان یا برعکس ان دونوں میں توارث نہیں مگر باپ مسلمان کو اوس کی
میراث ملے گی اور اگر بیٹا مرے باپ کو میراث نہ ملے چوتھا مانع اختلاف دارین کا یعنی دو ملک میں ہونا جیسے ایک
کافر دارالاسلام میں ہو یعنی ذمی بادشاہ اسلام کا مطیع ہو کے جزیہ دیکے رہتا ہو اور دوسرا کافر
دارالحرب یعنی کافروں کے ملک میں ہو ان دونوں میں توارث نہیں ایک کو دوسرے کی میراث
نہ ملے گی وہم جہل ترتیب موت میر شرارہ ش پانچواں مانع توارث کا نہ معلوم ہونا ترتیب موت کا ہے
مثلاً ایک کشتی میں چند آدمی بیٹھے تھے ڈوب گئے اور یہ معلوم نہیں کہ کسکی جان پہلے نکلی اور
کسکی جان پیچھے یا ایک لڑائی میں چند شخص مارے گئے اور معلوم ہوا کہ کون پہلے مارا گیا اور
کون پیچھے تو اس قسم کے اموات آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے ہر ایک کی میراث
اوسکے اور وارثوں کو ملے گی جو باقی رہے ہیں مثلاً زید باپ اور عمرو بیٹا ایک لڑائی میں مارے
گئے اور یہ معلوم نہیں کہ کون پہلے مرا اور کون پیچھے مرا اور زید کے خالد اور ولید بیٹے ہیں اور
عمرو کے حکم اور سالم بیٹے ہیں زید کی میراث خالد اور ولید کو پہنچے گی اور عمرو کی میراث حکم اور سالم کو اور
دونوں کو زید کی میراث میں سے کچھ نہ پہنچے گا اس سبب سے کہ اونکے باپ عمرو کو زید کے ترکہ میں
سے کچھ حصہ نہیں پہنچا ہے کیونکہ اوسکے مستحق دونوں ہوں مستثنیٰ مانع میراث ش
یعنی ایسا شخص ہے کوئی مانع خالع ارث ہو پایا جاتا ہے مانع میراث اور وارثوں کا نہیں
مثلاً بیٹا باپ کا وارث ہوتا ہے بیٹے کے ہوتے پوتے کو کچھ نہیں ملتا اگر بیٹا کافر ہو
یا غلام ہو تو وہ مانع پوتے کے وارث ہونے کا نہ ہوگا بلکہ پوتا ہی وارث ہوگا اور یہ بیٹا کالعدم ہوگا
اور اگر ہوتے ہو تو دوسرے کو مانع ہوتا ہے ولادت کو بعید پانے سے روک دیتی ہے اگر ولادت کی
بیٹا یا بیٹی کسی کے غلام یا لونڈی ہوں تو اونکی جورو کو ربع ہی ملے گا اوسی اولاد کے سبب سے اونکا حصہ کم
نہ ہوجائیگا محجوب حاجب کا ارث ش جو شخص کہ محجوب ہو یعنی بسبب مرے

وارث کے ہونے سے وارث دیگر کا حصہ [illegible] کم ہو جاوے تو وہ دوسرے وارثوں کا حاجب ہو جاتا
ہے [illegible] حجب نقصان [illegible] حجب حرمان حجب نقصان اسے کہتے ہیں کہ بسبب کسی شخص وارث
کے دوسرے وارث کا حصہ کم ہو جاوے جیسے اولاد کے ہونے سے شوہر کا حصہ ربع ہو
جاتا ہے اور شوہر کا حصہ نصف سے کم ہو کے ربع ہو جاتا ہے اور حجب حرمان اسے کہتے ہیں کہ ایک
وارث کے ہونے سے وارث دوسرے کو کچھ نہ ملے جیسے ماں کے ہوتے جدہ کو کچھ نہیں ملتا یا ابن کے ہوتے
ابن الابن کو کچھ نہیں ملتا سو جو شخص کہ محجوب ہو گیا حجب حرمان یا حجب نقصان دوسرے وارث کا
حاجب ہو سکتا ہے مثلاً اگر ایک شخص دو بھائی اور ماں اور باپ چھوڑے تو باپ کے ہوتے ہوئے
بھائی بالکل محجوب ہیں اور بھائیوں نے ماں کو ثلث سے طرف سدس کے محجوب کر دیا یا ایک شخص
ماں اور بیٹا اور جدہ چھوڑے تو ماں ثلث سے بسبب بیٹے کے طرف سدس کے محجوب ہو گئی
اور ماں نے جدہ کو محجوب کر دیا یا ایک شخص باپ اور بھائی اخیافی کی ماں چھوڑے تو بھائی
بسبب باپ کے بالکل محجوب ہیں اور [illegible] ماں کو [illegible] جدہ [illegible] محروم کر دیا

فصل تیسری بیچ تصحیح عدد فروض ذوی الفروض اور فروض الفروض کے

علم فرائض میں [illegible] حصے [illegible] نصف ربع ثمن ثلثان ثلث سدس [illegible] فرض یعنی
[illegible] دو نوع پر ہیں [illegible] نصف [illegible] اور ثمن [illegible]
[illegible] ثلثان ثلث سدس [illegible]
[illegible] ثلثان اور ثلث [illegible] ثلث [illegible] سدس [illegible]
حصان [illegible] فروض [illegible] ایک [illegible]
[illegible]

دو ثلث کرنے سے ربع آور ربع کے دو ثلث [illegible] اور ایسا ہی [illegible]

میں ہم [illegible] دوسرے [illegible] مشتمل ہے [illegible] شخص مرد ہو اور عورت [illegible]

ہوں فائدہ ان بارہ میں چار مرد ہیں باپ اور دادا اور بھائی اخیافی کہ ایک ماں سے اور

دوسرے باپ سے ہو اور شوہر اور آٹھ عورتیں ماں اور جدہ صحیحہ یعنی دادی یا نانی اور بیٹی اور

پوتی اور بہن حقیقی کہ ایک ماں باپ سے ہو اور بہن علاتی کہ ایک باپ سے اور دوسری ماں سے ہو اور

بہن اخیافی کہ ایک ماں اور دوسرے باپ سے ہو اور جد [illegible] اب [illegible] بے وساطت [illegible]

[illegible] باپ اور جد [illegible] دادا [illegible] پردادا [illegible] اس طرح جتنے اشخاص

[illegible] ان کے اسکے آبا [illegible] ساتھ [illegible] اولاد یعنی بیٹوں اور پوتوں کے [illegible]

[illegible] دادا اور پردادا اور جو [illegible] یہ شخص ان کی اولاد میں ہیں اگر واسطہ کسی ماں کا درمیان میں

جد صحیح [illegible] اگر ماں کا واسطہ درمیان ہو جیسے نانا کہ ماں کا باپ ہے یا دادی کا باپ

واسطے [illegible] ماں کے علاوہ [illegible] جد فاسد [illegible] در صورت [illegible] باپ کے

[illegible] باپ کا [illegible] ذوی الارحام [illegible]

[illegible] باپ کا [illegible] ساتھ [illegible]

[illegible] بیٹا یا پوتا [illegible]

اور اسکا [illegible] صحیح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واسطے باپ اور ماں کے نہیں بلکہ دو دونوں حصہ پاتے ہیں اگر اکیلے ہوں تو سب مال
اونھیں ملے اور جو بچا تھا وہ ذوی الفروض کے ہوں تو باقی مال انھیں پہونچے **فائدہ**
ان دونوں شعروں میں دو شخص کا جو ذوی الفروض سے ذکر ہوا ہے دادا کا اور ولد
مادر کلالہ الفرد سدس و بر جمع ثلث وزن چون مرد و زن مثل الاولان کی یعنی بھائی یا بہن اخیافی
یعنی بہت ہی جو کلالہ ہو اکیلے ہو اونھیں سے چھٹا حصہ ہو اور ایک سے زیادہ ہو تو تہائی ہے اور عورت
مرد اس بات میں برابر ہیں کلالہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جسکے ماں باپ اور اولاد نہو مطلب یہ ہے
کہ اگر ایک شخص مرے اور نہ باپ اور دادا چھوڑے اور نہ بیٹا پوتا یا بیٹی پوتی بھی چھوڑے لیکن
اوسکے ایک بھائی یا بہن اخیافی ہو تو اوس بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر دو بھائی
یا دو بہن ہوں یا ایک بھائی اور ایک بہن ہو یا دو سے زیادہ ہوں سب بھائی یا سب بہن یا
بھائی بہن ملے ہوئے تو ان سب کو ایک تہائی ملتی ہے اس ایک تہائی کو سب برابر بانٹ
لیں عورت مرد اس جگہ برابر ہیں کیونکہ اور مواضع کے فرائض میں مرد کو عورت سے دونا
ملتا ہے **فائدہ** اس شعر میں دو شخص کا ذوی الفروض میں سے ذکر ہوا بھائی اخیافی اور بہن
اخیافی کا هم زوج را نصف است بے ولد بادا ربع و زن را ست جملہ ثمن مشوش یعنی شوہر
کو نصف ملتا ہے بغیر اولاد کے اور ساتھ اولاد کے ربع اور زوجات مستحق ہیں نصف حصہ
شوہر کے مطلب یہ ہے کہ اگر ایک عورت مرے اور اپنا شوہر چھوڑے اور اولاد میں بیٹی بیٹا
یا پوتا پوتی کوئی نہ چھوڑے تو اس شوہر کو نصف ملتا ہے اور اگر اولاد بھی چھوڑے تو ایک ربع ملتا ہے
اور عورت کو بغیر اولاد کے ربع ملتا ہے اور ساتھ اولاد کے ثمن یعنی آٹھواں حصہ اور جو کئی زوجہ
ہوں تو سب اسی میں شریک ہونگی باہم بانٹ لینگی ... زوجات کا اس ... زیادہ
حصہ نہیں ہے **فائدہ** اس شعر میں بھی دو ذوی الفروض کا ذکر ہوا زوج اور زوجہ کا

حکم ہشتم بنات الابن پوتیاں جو بنت ابن ہیں نصف پاتی ہیں و ثلثین اگر بیٹی نہ ہو اور وہ عورت نہ ہوئے جیسے
جو اصل تھا جیسے پوتی اور جب پوتی نہ ہو تو پرپوتی انہیں صفت سے ہے اگر ایک ہو نصف اور دو
ثلث ملتے ہیں جو ایک سے زیادہ ہوں حکم عصبات اند باخ خود یا بازاء مثل حظ الانثیین
یعنی اور بیٹیوں کی طرح پوتی عصبہ ہو جاتی ہیں ساتھ بھائی اپنے کے کہ مرد کو حصہ دو عورت کے
برابر ملتا ہے یعنی اگر ایک شخص نے بیٹا یا بیٹی یا پوتا اور پوتی دونوں چھوڑے تو اسوقت میں یعنی
پوتی ذوی الفروض میں سے نہیں ہیں اور انکے لیے کچھ حصہ مقرر نہیں اگر کوئی ذوی فرض نہ ہو
تو سب مال اور ساتھ ذوی فرض کے باقی مال انہیں ملے اسطرح کہ پسر کو دو حصے اور بیٹی کو ایک یا
یعنی پوتے کو دو حصے اور پوتی کو ایک کتنی ہی بیٹیاں یا پوتیاں ہوں حکم سدس برشد بنات
با بنت صلبیہ سدس ہو پوتیاں رشتے کی درجے والیوں کو ساتھ ایک اعلیٰ درجے والی کے بھی
اگر ایک بیٹی ہو اور اسکے ساتھ ایک پوتی یا کئی پوتیاں ہوں تو نصف بیٹی کو ملے گا اور
سدس پوتیوں کو اور جب ایک پوتی ہو اور اسکے ساتھ ایک پرپوتی یا کئی پرپوتیاں تو پوتی
کو نصف ملے گا اور پرپوتیوں کو سدس علیٰ ہذا القیاس حکم محجوب و ملا کہ با انہا یا فروتر بود
ذا پیدا عصبات اند این رجال و نساش تھے وہ پوتیاں محجوب ہوتی ہیں ساتھ دو اعلیٰ
درجے والیوں کے یعنی دو بیٹیوں کے ساتھ پوتی کو کچھ نہیں ملتا اور دو پوتیوں کے
ساتھ پرپوتی کو کچھ نہیں ملتا مگر جو ساتھ ان کے والیوں کے یا اونسے تلے کوئی مرد ہو تو
یہ سب مرد اور عورت عصبہ ہو جاینگے مثلاً ایک شخص نے دو بیٹیاں اور ایک پوتی اور پوتا چھوڑے
تو دونوں بیٹیوں کو دو ثلث پہنچیں گے اور باقی اس پوتے اور پوتی پر بطور عصوبت کے
بٹ جائیگا مرد کو دو حصے اور عورت کو ایک یا کوئی شخص دو بیٹیاں اور ایک پوتی اور ایک
پرپوتی اور ایک پرپوتا چھوڑے تو اون پرپوتے کے سبب پوتی اور پرپوتی کو ملیگا اور اسکے ساتھ

والی ہو اور پوتی بھی کہ ادنیٰ سے اعلیٰ درجے کی ہے وہ نصف لے گی اور پوتی اور پرپوتی دونوں باہم ایک
حصہ ہو جاتے ہیں یعنی دو ثلث پوتی سے لے گا اگر کوئی شخص دو پوتیاں چھوڑے اور ایک پرپوتی اور پرپوتا
تو پوتیوں کو دو ثلث ملے گا اور باقی پرپوتی اور پرپوتے میں للذکر مثل حظ الانثیین یعنی مرد کو دو عورت
کے برابر بٹ جائے گا اور اگر یہ پرپوتا نہ ہوتا تو سب دو پوتیوں کے پرپوتی محروم ہو تی
فائدہ بنات کا حق دو ثلث ہے اس سے زیادہ نہیں جب دو ثلث بنات کو پہونچ جاویں
پھر کسی کو بنات میں سے جو رہ گئی ہوں کچھ نہیں پہونچتا اور دو ثلث پہونچنے کی دو صورتیں ہیں
ایک تو دو یا ایک سے زیادہ کی مجملہ بنات سے پائی جاویں جیسے دو بیٹیاں یا دو پوتیاں دوسری یہ
ایک اعلیٰ درجے والی کے ساتھ اسفل والی ایک یا کئی پائی جاویں مثلاً ایک بیٹی کے ساتھ پوتی یا
پوتیاں ہوں یا ایک پوتی کے ساتھ پرپوتی یا پرپوتیاں ہوں کہ اس صورت میں بالا والی کو
نصف ملتا ہے اور اسفل والی کو سدس جو نصف اور سدس مل کے دو ثلث ہو جاتے ہیں پس
ولیسے اور جو اسفل والیاں ہوں انہیں کچھ نہیں ملے گا مثلاً ایک بیٹی اور پوتی کے ساتھ
پرپوتیاں محروم ہیں اور ایک پوتی اور پرپوتی کے ساتھ پوتیاں ابن الابن کی محروم ہیں مگر
ایسی صورت میں بھی اگر کوئی مذکر ان کے ساتھ یا ان سے نیچے پایا جاوے تو یہ سب جو محروم
ہوئی ہیں اس مذکر کے ساتھ مل کے عصبہ ہو جاتی ہیں یعنی اس مذکر کے ساتھ ہو کے حصہ پاتی ہیں

مسئلہ ۱۸
نمبر ۱

میت			
بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	ابن ابن الابن
ہندہ	سلمیٰ	سعیدہ	صالح
۹	۲	۱	۴

اس صورت میں ہندہ کو نصف اور سلمیٰ کو سدس پہونچتا ہے اور سعیدہ اور صالح پر باقی للذکر مثل
حظ الانثیین بٹ جاتا ہے اور اگر صالح نہ ہوتا تو سعیدہ محروم ہوتی اور جو نیچے کا درجہ ہے اعلیٰ البنوت کو
ہو تا ہے جو پہونچ چکی ہیں حق بنات میں کچھ نہیں ملتا اور مثال مذکر کے اسفل میں ہونے کی یہ ہے

مسئلہ

		عمرو		میت
[illegible]	[illegible]	بنت الابن الاعلیٰ	بنت الابن	
[illegible]	[illegible]	عصبہ	سہم	

[illegible] کو سدس اور باقی [illegible] اور [illegible] تو [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] اور اگر [illegible]

[illegible] دونوں محروم ہوتی ہیں **ف** [illegible] اس [illegible] بیان [illegible] محروم [illegible]

[illegible] میں دو [illegible] کا ذکر ہوا یعنی [illegible] کا [illegible] ذکر [illegible] حقیقی

[illegible] ایک [illegible] تھا [illegible] جب [illegible] تو [illegible] کا [illegible]

[illegible] اور [illegible] دو ثلث اور [illegible]

[illegible] باقی [illegible] بھائی [illegible] تنہا ہو [illegible]

[illegible] علاتی [illegible] ہو [illegible] یعنی [illegible]

[illegible] میراث علاتی بہن کا [illegible]

[illegible] جاتی ہے اور [illegible]

[illegible] کے [illegible] بہنوں کا [illegible]

[illegible] علاتی بہن

[illegible] بیان [illegible] بھائی [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] باقی [illegible] محروم [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] دو بہنوں حقیقی

[illegible] علاتی بہنوں [illegible] ہو جاتی [illegible] **ف**

[illegible] بہنوں میں [illegible] کا [illegible] حصہ [illegible] اگر [illegible]

اور دو بہنین حقیقی اور ایک بہن علاتی اور ایک بھتیجا چھوڑے تو دو ثلث حقیقی بہنون کو ملینگے
اور باقی ابن الاخ کو اور علاتی بہن کو کچھ نہ ملیگا … عورتین جو ذوی الفروض … بہن … بیٹی
پوتی اور … حقیقی اور علاتی اپنے بھائیون کے ساتھ … عصبہ بالغیر ہو
گئی ہین … جنکا بھائی … عصبہ … جیسے پھوپھی ساتھ
چچا کے … ابن الاخ … ہوتی ہین
ان سب … اور عورت محروم ہوتی ہے … بہن علاتی ساتھ … ابن الاخ کے
… بہن … بھتیجی … عصبہ … اسکے
… بہن … جیسے عصبہ … ف ایک حقیقی بھائی کے ہوتے سب بھائی بہن
علاتی محروم ہوتے ہین … عصوبت … ش یعنی بہنون … حقیقی …
… علاتی کو عصوبت … ساتھ بیٹیوں کے یا پوتیوں کے … کوئی شخص …
ایک یا زائد چھوڑے اور بہن یا ایک … چھوڑے تو بیٹیون کا فرض … باقی …
بہنون کو ملیگا ف حقیقی بہن جب عصبہ ہو جاوے تو اوسکے ساتھ بہن علاتی بھائی محروم
ہو جاتا ہے اور جو عصبہ ہو تو محروم نہین ہوتا بلکہ وہ خود عصبہ ہوتا ہے … اصل یا فرع مذکر
ش یعنی بہنین مطلقاً حقیقی ہون یا علاتی … اصل اور فرع مذکر کے محروم ہو جاتی ہین
… اصل وہ لوگ ہین جنکی … جیسے ماں اور باپ اور دادا … اور
… اسکی اولاد … جیسے بیٹا پوتا یا بیٹی پوتی مذکر کی قید …
مونث جیسے ماں یا دادی یا نانی اور فرع مونث جیسے بیٹی پوتی انکے ساتھ بہنین محروم نہین
ہوتی ہین ف اصل اور فرع مذکر کے ساتھ بھائی بھی محروم ہو جاتے ہین ف ان
دو شعرون مین … فرض کا ذکر … اخت علاتی کا …

سدس ملیگا اور اگر ثلث ... ہیں ... بیٹی یا پوتی یا بہن یا بہنیں
دے کے بھائی بہن ہوں ... سدس ملیگا ... دو سدس بھائی بہن ہوں ...
عینی بھائی بہن کسی طرح کے ہوں عینی یا علاتی یا اخیافی یا بعض ... جب دو یا زیادہ ہوں چاہے
بھائی ہوں خواہ ایک قسم کے مثلاً دونوں عینی ہوں یا دو قسم کے مثلاً ایک عینی ہو دوسرا علاتی
یا اخیافی خواہ دونوں بھائی ہوں خواہ دونوں بہن ہوں خواہ ایک بھائی ایک بہن ماں کو ثلث کے
طرف سدس ملیگا ... ثلث باقی رہ جانے میں زوج یا زوجہ کے ساتھ باپ ...
ثلث ماں کو ملتا ہے ثلث ... باقی کا ہے حصہ عورت یا مرد کے سے اگر ... ماں
باپ اور ایک کے ان دونوں میں سے یعنی اگر ایک مرد مرے اور زوجہ ماں باپ اور ...
چھوڑے تو بعد زوجہ کے ... باقی ہے اوسکی تہائی ماں کو ملے گی کل مال کی ...
کی اور اگر عورت مرے اور ... ماں باپ اور شوہر کو چھوڑے تو بعد ... حصہ شوہر کے ...
اوسکی تہائی ماں کو پہنچے گی ... کل مال کی ... صورت ... مسئلہ ۱۲
۱۲ میں سے عورت کو جب چوتھائی یعنی ۳ نکال دیے باقی رہے ۹ اوسکی تہائی ۳ ماں کو ... ۶
باپ کو پہنچے اور اگر کل کی تہائی ماں کو دیتے تو ... ۴ ... اور باپ کو ۵ ... دوسری کی ...
مسئلہ ...
۶ میں سے نصف یعنی ۳ زوج کو پہنچے باقی رہے ۳ اوسکا ثلث یعنی ایک ماں کو دیا ... باپ کو
پہنچے اور اگر کل کی تہائی ماں کو دیتے تو ... دو ... باپ کو ایک ... جدات ... جدہ
ششم ... سدس ... سدس ... ماں ... سب جدات کو چھٹا حصہ
ملتا ہے ایک ہوں یا ... جدہ ... بغیر علاقہ کسی نانا کے ... جدہ کی دو قسمیں ہیں
صحیحہ اور فاسدہ ... جسکو میت سے علاقہ ہو ... کسی ...

اور فاسدہ وہ جسکو بواسطہ اب الام کے علاقہ ہو دادی یا نانی یا دادی کی ماں یا نانی کی ماں
سب جدہ صحیحہ اور نانی کی ماں یا دادی اسکے باپ کی ماں یا نانی کے باپ کی ماں فاسدہ میں داخل ہوا
کیونکہ سب میں اب الام کے سبب سے علاقہ ہے یا نانا خود اب الام ہے دادی کا باپ اب الام الاب ہے اور
نانی کا باپ اب الام الام ہے جدات فاسدہ ذوی الارحام ہیں اور جدہ صحیحہ کا حال جیسا صحیحہ
نے بیان کیا انہیں سدس ملتا ہے اگر کئی ہوں تو کل سدس آپس میں برابر اور جو زیادہ ہوں انکی سدس کو
آپس میں بانٹ لینگی الا بعض جدات کو باپ کے سبب سے علاقہ ہے یعنی باپ
باپ کے ہوتے ہوے محروم ہو جاتی ہیں جیسے دادی کو دادی کی ماں کو علی ہذا القیاس جن جدات
جنکی اولاد میں باپ میت کا ہو ساقط باپ میت کے کچھ نہ ملیگا البتہ نانی کی طرف والیان جیسے
نانی یا نانی کی ماں ساقط باپ سے محروم نہیں ہوتیں اسی طرح جدہ کو دوسری جدہ سبب
شی اور ساقط جد کے محروم ہو جاتی ہیں وہ جدہ جنکی اسی جد بعید یعنی بواسطے جد سے
اور سے علاقہ ہو لیکن اسکے ساتھ میں پردادی ساقط ہو جائیگی اور اسیطرح اور سب جدات
جنکی اولاد میں دادا ہے دادی ساقط ہو گی اسواسطے کہ اسکا اتصال میت سے بواسطے باپ کے
ہے نہ بواسطے دادا اسکے اور پردادا اسکے ساتھ میں اوسکی ماں اور دادی سے اعلی درجے
والیاں ساقط ہو جائینگی نہ پردادی وعلی ہذا القیاس تمام جدات بعیدی بالکل قریبی
شی ساقط ہو جاتی ہیں سب دور والیاں بسبب نزدیکی قریب والی کے خواہ وہ قریب
والی بعید والی کے ساتھ ہم سلسلہ ہو جیسے دادی اور پردادی کہ دونوں باپ کی طرف کی
ہیں خواہ دوسرے سلسلے کی جیسے نانی اور پردادی کہ نانی ماں کی طرف کی ہے اور پردادی باپ کی
طرف کی ہے چونکہ نانی اور دادی جدہ قریبہ ہیں انکے ہوتے ہوئے پردادی کو کچھ نہ ملیگا اور
اسیطرح دادی کے ہوتے نانی کی ماں کو اور باپ کی دادی کو نہ ملیگا مع ذوجہت ذوجہات

رشتہ سوتیلی بہن شخص ایک جہت والی ہے اور کبھی جہت والی برابر ہیں یعنی دونوں سے سوتیلی بہنا
سے برابر بانٹ لیں۔ پس یہ ہیں کہ کبھی جہت والی کو زیادہ ملے بصورت کبھی جہت والا عدد کی ساتھ
ایک جہت والی ہے جیسے شوہر شادی کیا ایک عورت کو بواسطہ ابن الابن زید کا ساتھ بھی
بنت ابنت ابن کے نکاح کیا اور زید کی نانی بھاوجہ ہوا اور زید کے
بھاوجی ... بواسطہ ... دو جہت ... برادر کے
اور کی ام ام الاب ... پس ... ام الاب ... پھوپھی
بھی ہوا اور بھاوجہ اسکی ایک جہت سے جدہ ہے ... ام الاب
دونوں کو ترکہ عمرو ... ترکہ ... کہ ہندہ کو
زیادہ ملیگا ... صورت اس ... واسطے ...
کے بطور شجرہ ہے ... حاشیہ پر لکھی گئی

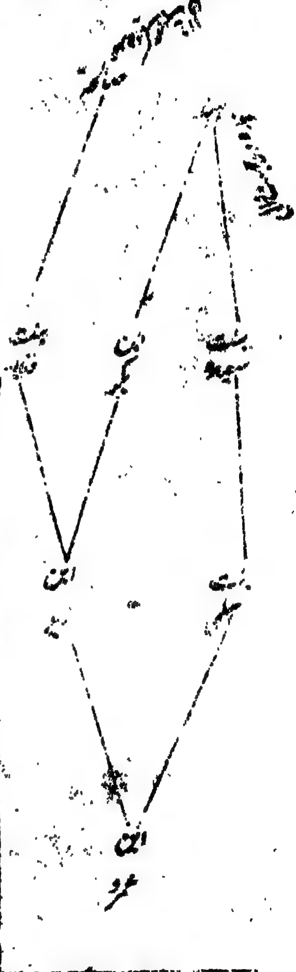

فصل چوتھی بیان میں عصبات کے

وہ عصبہ ... کل ترکہ ... باقی ... شخص
عصبہ وہ شخص ہے جو کہ لے لیوے ... باقی ... حصص ذوی
الفروض سے کے اور کل ترکہ ... تعریف اسم

فصل اول بیان عصبہ ہیں ... چار قسم ہے فرع و اصل خود و

فرع اب یا شد و فرع جد عش عصبہ کی چار قسمیں ہیں ایک
فرع یعنی جو لوگ اسکی اولاد میں ہیں دوسری اصول یعنی وہ ... اولاد میں ہیں
تیسری فرع اب کی یعنی وہ لوگ جو میت کے باپ کی اولاد میں ہیں جیسے بھائی بھتیجے
بھتیجوں کی اولاد چوتھی فروع جد کی یعنی وہ لوگ جو میت کے جد کی اولاد میں ہیں جیسے

چچا یا چچا کی اولاد ہونا چار قسموں سے کے ذکر عصبہ بنفسہ میں حضرت مصنف نے

اور بہنیں بیٹیوں اور مذکر کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں جنکا اسکا بیان آگے آتا ہے

آگے آتا ہے پس قریب تر عصبات میں قریب بیٹا ہے

پھر پوتے اور پڑپوتے یعنی فروع کو عصبات میں سب سے مقدم ہیں

ہوئے اصول یعنی باپ دادا کو بطور فرض کے اونکے ساتھ بطور

عصوبت کے ثم الاب ثم الجد یعنی فروع کے قریب

باپ اور بھائی اور بھتیجے ثم جزء ابیه ثم الجد

اقرب اصول الاب بھائی بھتیجے ثم جزء الجد

چچا دادا کا چچا ان سب میں قریب تر وارث ہیں

اوسکے بعد اور قریب تر کو عصبات کی کے لحاظ سے

کہ یہ چار قسمیں ترتیب جو بیان ہوئی انمیں سے مقدم قسم والا اگر دور ہو تو مؤخر قسم والے پر

اگرچہ قریب ہو مقدم ہے مثلا قسم اول میں سے پرپوتا ہو کہ میت سے دو واسطے کا علاقہ

رکھتا ہو قسم دوم کے بلاواسطہ یعنی ایک واسطے والے پر بھی مقدم ہے پس پرپوتے کے

ہوتے باپ دادا کو عصوبت کچھ نہ ملے گا یا مثلا قسم دوم میں بھائی کا پوتا ہو کہ تین واسطے

سے منتسب ہے اور قسم چہارم میں سے چچا ہو کہ میت سے نسبت ابن ابن الاخ کے

قریب تر ہے ابن ابن الاخ ہی وارث ہے اور چچا محروم ہے علی ہذا القیاس اور جو مقدم قسم والے کو

قرابت ضعیفہ رکھتا ہو ترجیح ہے اوسکو پر مؤخر قسم والے کے جس میں قرابت قویہ ہو مثلا بھائی علاتی

کو ترجیح ہے عینی چچا پر حالانکہ علاتی کی قرابت بہ نسبت عینی کے ضعیف ہے پس علاتی بھائی کے

ہوتے چچا کو کچھ نہ ملے گا دوسرے یہ کہ ایک درجہ والوں میں باعتبار شدت اتصال کے

اور فوت شدہ وارث کے ترکہ میں [illegible] بیٹے کی اولاد [illegible] مرد [illegible]
نسبت [illegible] کے وارث کو [illegible] جیسے کے [illegible] زیادہ ہو حقیقی علاتی یا حقیقی ہو [illegible]
علاتی [illegible] یا [illegible] یا [illegible] نسبت علاتی کے

فصل پانچویں بیان میں مخارج فروض کے

مخرج اوس عدد کو کہتے ہیں جس سے کوئی کسر یعنی جزو جیسے نصف یا ثلث یا ربع صحیح نکل سکے اور
اوس سے کم ہو تو بغیر ٹوٹے نہ نکلے جسے کو کسر کہتے ہیں [illegible] مخرج نصف دو ہی ذکر [illegible]
[illegible] اگر ایک از نوع یک [illegible] تو مخرج آن [illegible] اسی قلیل آن [illegible] مخرج نصف کا دو ہی
اور اون حصوں کا [illegible] ہمنام [illegible] اگر مسئلے میں ایک ہی حصہ ہو اور اگر ایک سے زیادہ ہوں ایک
نوع کے تو مخرج [illegible] ہمنام چھوٹے حصے کا [illegible] مخرج نصف کا [illegible] ایسا عدد جس
نصف صحیح نکلے [illegible] بغیر ٹوٹے نہ نکلے [illegible] اوسکا ایک ہی اور دو کم
[illegible] نکلتا ہی اور مخرج باقی حصوں کا جیسے ثلث ربع
ثمن ہمنام ہی ثلث کا [illegible] یعنی ۳ ربع کا ربع یعنی ۴ ثمن کا ثمانیہ یعنی ۸ اگر نصف
یا اور حصے تنہا ہوں یک ساتھ دوسرا [illegible] تو یہ قاعدہ مخرج کا [illegible] نصف کا دو ہی اور
اوسکا ہمنام [illegible] اگر ایک شخص ساتھ [illegible] مستحق نصف ہی [illegible] تو مسئلہ اوسکا
دو سے ہوگا اس طرح [illegible] مسئلہ [illegible] اور [illegible]
اولاد [illegible] مستحق ربع [illegible] ہے تو مسئلہ اوسکا [illegible] سے ہوگا اس طرح [illegible] مسئلہ [illegible]
اور [illegible] ساتھ اولاد [illegible] مستحق ثمن [illegible] ہے تو مسئلہ اوسکا آٹھ سے ہوگا اس طرح
مسئلہ [illegible] اور اگر مسئلے میں ایک حصے سے زیادہ

ہوا ہے جیسے نصف اور ربع یا ثمن اور ثلث تو اوسکا یہ قاعدہ ہے کہ اگر وہ حصے ایک نوع سے
ہیں جیسے نصف اور ربع یا ثمن اونکو بسبب نوع اول سے ہیں یا ثلثان اور ثلث یا
اور سدس کہ بسبب نوع ثانی سے ہیں تو جو سب سے چھوٹا حصہ ہے اوسکا مخرج ہوگا جیسے نصف اور ربع میں
چار مخرج ہیں اور نصف و ثمن میں آٹھ اور ثلث اور سدس میں چھ جیسے اگر میت نے
بیٹی اور شوہر چھوڑے کہ ان میں نصف اور ربع ہے تو ربع کا مخرج چار ہوگا
مسئلہ ۴ ... اور اگر بیٹی اور زوجہ چھوڑے کہ ان میں
ثمن اور نصف ہے تو آٹھ سے ہوگا مسئلہ ۸
اور دو اخیافی بہنیں اور جدہ چھوڑے کہ ثلث اور سدس اونکا ہے تو چھ سے ہوگا
مسئلہ ۶ ...
دوسری نوع ... ثمن سدس نصف اگر مجتمع ہو ساتھ کل نوع دوسری یا ساتھ
بعض کے ... سے تو مسئلہ ۶ سے ہوگا صورت اجتماع نصف کے
نوع دوسرے کے یہ ہے کہ ایک عورت شوہر اور دو بہنیں حقیقی اور دو ... چھوڑے
شوہر کو نصف پہونچتا ہے اور حقیقی بہنوں کو ثلثان اور اخیافی بہنوں کو ثلث اور ماں کو سدس
اور صورت اجتماع نصف کی ساتھ بعض نوع ثانی کے یہ ہے کہ ایک ... حقیقی اور ...
چھوڑی ... نصف اور سدس ... ایک حقیقی اور ماں ... نصف اور ثلث
یا شوہر اور دو بہنیں ... چھوڑیں کہ ان میں نصف اور ثلثان ... شوہر
فروض کثیرہ عول اور تماثل و تداخل و توافق و تباین کے بیان میں جب کہ یہ مخرج یعنی ... تنگ ہو حصوں سے
ہو سکے عول اور کا تماثل اور تباین ... عول اسے کہتے ہیں
چالیسویں ... جہاں سب حصوں کو مخرج سے نکل سکے ...

سب عدد اوسکے یعنی لیس عول ۶ کا ۱۰ تک آیا ہی باقی بھی ہوتا ہی یعنی ۷ اور ۹ اور طاق
نہی ہوتا ہی یعنی ۸ اور ۱۰ اور طریقہ عول کا یہ ہی کہ سب حصہ دارون کے حصون کو اوسکے
مخرج سے لیکے یکجا کرین جو عدد حاصل ہو وہی مخرج عول ہی پس مثال عول ۶ کی طرف
۷ کے یہ ہی مسئلہ ۶ زوج ۳ دو اخت ۴ زوج کو نصف یعنی ۳ پہنچا ہی اور دو اخت کو ثلثان یعنی
بسبب اختلاط نصف کے ساتھ بعض نوع ثانی کے مسئلہ ۶ سے ہوا نصف ۶ کا ۳ ہی
اور ثلثان ۴ ہی سبب ۶ سے نہین بٹ سکتے ہین لیس عول کیا ۲ اور ۳ کو جمع کیا ۷ ہوے
اسی ۷ کو مخرج ٹھہرایا اور صورت عول ۶ کی طرف ۸ کے یہ ہی مسئلہ ۶ زوج ۳ دو اخت ۴ جدہ ۱
اور طرف ۹ کے یہ ہی مسئلہ ۶ زوج ۳ دو اخت عینی ۴ دو اخت لام ۲
اور طرف ۱۰ کے یہ ہی مسئلہ ۶ زوج ۳ دو اخت عینی ۴ دو اخت لام ۲ جدہ ۱

قسم ربع یا ثانی از دوازدہ ہست یعنی ربع یکجا ہو ساتھ کل نوع ثانی یا بعض نوع ثانی کے تو
مسئلہ ۱۲ سے ہی مثال اوسکی یہ ہی مسئلہ ۱۲ زوج ۳ دو بنت ۸

قسم عول او طاق تا ہفدہ ہست یعنی عول ۱۲ کا طاق ۱۷ تک ہی یعنی عول ۱۲ کا جفت نہیں آتا بلکہ
طاق ہی آتا ہی یعنی ۱۳ آتا ہی اور ۱۵ آتا ہی اور ۱۷ آتا ہی ۱۴ اور ۱۶ نہیں آتا مثال ۱۳ اکی
مسئلہ ۱۲ زوجہ ۳ دو اخت عینی ۸ جدہ ۲ مثال ۱۵ اکی مسئلہ ۱۲ زوج ۳ دو اخت عینی ۸ دو اخت لام ۴ جدہ ۲
مثال ۱۷ اکی مسئلہ ۱۲ زوجہ ۳ دو اخت عینی ۸ دو اخت لام ۴ جدہ ۲

ف اس مثال میں اختلاط ربع کا ہی ساتھ کل نوع ثانی کے اور باقی مثالوں میں ساتھ
بعض نوع ثانی کے قسم ثمن از بست و چہار یعنی ثمن ساتھ نوع ثانی کے ہو تو مسئلہ
۲۴ سے ہوتا ہی مثال اوسکی یہ ہی مسئلہ ۲۴ زوجہ ۳ دو بنت ۱۶ ام ۴ اب ۱

قسم عول او بیست و ہفت است یعنی عول ۲۴ کا ۲۷ ہی ایک فقط مثال اوسکی یہ ہی

فصل چھٹی بیان میں تماثل اور تداخل اور توافق اور تباین کے

م اسوقت دو عدد تماثل شد یعنی برابر ہونا دو عدد کا تماثل ہے جیسے ۳ اور ۳ اور ۴ اور ۴
یعنی دو عدد اگر برابر ہوں تو ان دونوں میں نسبت تماثل ہے اور وہ دونوں متماثلین کہلاتے
ہیں م متداخل تداخل شد یعنی شمار کرجانا کم عدد کا زیادہ کو تداخل ہے یعنی اگر نسبت تماثل نہو تو
بالضرورت دونوں عدد کم بیش ہونگے پھر اگر کم کو بیش میں سے چند بار نکالیں اور بیش ختم
ہوجاوے تو ان دونوں کو متداخل کہتے ہیں جیسے دو اور چھ دو کو تین بار چھ میں سے نکالیں تو فنا
ہوجاویگا یا ۴ اور ۱۶ چار بار چار کو ۱۶ میں سے نکالیں تو ۱۶ فنا ہوجاتے اور یہ دو عدد متداخلین
کہلاتے ہیں م متباین تباین شد یعنی جب دو عدد ایسے ہوں کہ ایک دوسرے کو فنا نکرے پھر کوئی تیسرا عدد
کہ واحد کے سوا کوئی اور ان دونوں کو فنا نہیں کرتا تو نسبت تباین ہے اور وہ دونوں عدد
متباینین کہلاتے ہیں جیسے ۴ اور ۵ اور ۸ اور ۹ کہ ان دونوں میں ایک دوسرے کو
فنا کرتا ہے نہ سوا واحد کے کوئی اور ان کو فنا کرتا ہے م توافق جو حالت نہ تداخل کی ہو اور نسبت
درمیان دونوں عدد کے توافق ہے اگر فنا کرے ان دونوں کو کوئی عدد تیسرا زیادہ واحد سے جیسے ۶
اور ۹ کہ دو عدد کم بیش ہیں اور ایک دوسرے کو فنا نہیں کرتا اور سوا واحد کے ۳ ان دونوں کو
فنا کرتا ہے یا ۴ اور ۱۰ کہ ان دونوں کو ۲ فنا کرتا ہے اس قسم کے دونوں عدد کو متوافقین کہتے
ہیں م شد توافق بنسبت ... اگر ... باشد به ثلث وفق ...
توافق بنسبت ... اگر عدد ثالث فنا کرنے والا دو ہو ... وفق بہ نصف اگر فنا کرنے
والا ۳ ہو یعنی عدد فنا کرنے والا جس کسر کا مخرج ہو اسی کسر میں توافق ہوتا ہے ...

۸ کسر وفق بالاتفاق ہی ہیں ۸ و مخرج نصف کا ہی جن دو عددون کا مفنی ہو جیسے ۴ اور
۶ یا ۸ اور ۱۲ اون میں توافق بالنصف ہی اور نصف ہر ایک کا وفق ۲ اور ۳ میں وفق با
۴ کے وفق ۲ اور ۶ باعتبار ۶ کے اور ۳ مخرج ثلث کا ہی پس ۱۲ اور ۱۵ میں توافق
بالثلث ہی ۱۲ میں ۴ وفق ہی اور ۱۵ میں ۵ اور ۴ مخرج ربع کا ہی ۱۲ اور ۱۶ میں
کہ عشی اونکا ۴ ہی توافق بالربع ہی اور ۱۲ میں وفق ۳ ہی اور ۲۰ میں وفق ۵ و علی ہذا القیاس

فصل ساتوین بیان مین تصحیح کے یعنی صحیح کرنے تقسیم کے وارثون کو

سہم یک طائفہ ... شد چون توافق باشند منظور وفق ... بزن بمخرج ...

ش اگر وارثون کے ایک گروہ پر حصے صحیح نہ بٹے بلا کسر تو لحاظ کرینگے کہ عدد حصے میں
اور عدد وارثون میں کیا نسبت ہی اگر توافق ہو جیسے ایک شخص مرا اور ایک جدہ اور ۶ بیٹیان
اور ایک چچا چھوڑے تو مسئلہ چھ سے ہی اور اس میں سے جدہ کو ایک چھٹا ہی اور ۶ بیٹیو کو
چار چھٹے ہیں سو وہ نیر تو ... ہیں برابر نہیں تو یون ہر ایک کو صحیح عدد
میں نسبت اور چار اور ۶ میں توافق ہی پس عدد وارثون کے وفق کو اصل مسئلے میں ضرب
کرین جو کچھ حاصل ہو اوس سے سب وارثون کو صحیح بٹ جاوے گا پس مثال مذکور میں ۶
اور ۴ میں توافق بالنصف ہی اور وفق ۶ کا ۳ ہی اوسے مخرج مسئلے میں یعنی ۶
میں ضرب کیا ۱۸ حاصل ہوئے اب ۱۸ سے سب وارثون کو صحیح مل جاوے گا جدہ کو سدس یعنی
تین نو ... اور بیٹیون کو ثلثان کے ۱۲ ہر ایک بیٹی کو دو دو اور تین باقی عم کو ف

عدد وارثون کو عدد رؤس کہتے ہین اور عدد حصے کو سہام ... تباین تمام اوست ...
ش اگر عدد رؤس اور سہام میں تباین ہو تو کل عدد رؤس کو اصل مسئلے میں ضرب کرین

حاصل ہے سب کو صحیح مل جاتے گا مثال اسکی یہ ہے جیسے مثال
اصل مسالہ ۶ سے ہے سب اوراہ کو ایک ایک سہم بدیکا ملیگا اور ۵ بنت کو تلثان یعنی ۴ ہم جو پہنچے
ہیں سو ہوتے ہیں اور ۵ اور ۴ میں تباین ہے لہذا ۵ کو اصل مسالہ یعنی ۶ میں ضرب کیا
۳۰ حاصل ہوا ہر بنت کو پانچ پانچ سہام ملے اب اوراُم کو پہنچے اور تلثان کے ۲۰ پانچوں
بیٹیوں کو پہنچے ف اگر درمیان عدد روس اور سہام کے تداخل ہو تو اوسکا
دو صورتیں ہیں ایک تو عدد روس کم ہوں اور سہام زیادہ تو اس صورت میں تقسیم صحیح ہو
جائیگی بغیر ضرب کی ہوگی جیسے مثال میں مثاله

دوسری یہ کہ سہام کم ہوں اور عدد روس زیادہ ہوں تو اوسکا حکم توافق کا سا ہے یعنی وفق عدد
روس کو اصل مسالہ میں ضرب دینگے جیسے اس مثال میں مثاله

تمام بنات کے ۴ ہیں اور عدد روس یعنی ۸ سے نسبت تداخل رکھتے ہیں اور ۸ زیادہ ہیں
لہذا بموجب توافق کے وفق عدد روس یعنی ۲ کو اصل مسالہ یعنی ۶ میں ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوے
اور سب وارثوں کو صحیح مل جاتا ہے چنانچہ ہندسے اوسکے ہر وارث کے تلے لکھے ہیں یہاں تک
بیان تھا اسکا کہ ایک ہی گروہ پر وارثوں کے حصے ٹوٹے اور اگر ایک گروہ سے زیادہ پر
حصص صحیح نہ بٹے تو وہ جتنے فرقے ہوں اولاً اونکے باہم عدد روس کی نسبت کا لحاظ کرینگے کہ
ایک فرقے کو دوسرے سے کیا نسبت ہے تماثل یا تداخل یا توافق یا تباین لیکن اس نسبت کے
لحاظ کرنے میں اور ایک بات ہے کہ جس فرقے کے سہام اور روس میں توافق ہو اوسکے عدد
روس کے وفق کو لیکے اوسکے ساتھ دوسرے کی نسبت ملاحظہ کرتے ہیں اور جس فرقے کے
سہام اور روس میں تباین ہو تو کل عدد روس کی نسبت دوسرے کے ساتھ دیکھتے ہیں مثلاً ۴ بیٹیاں ہوں
اور ۴ اونکو ملیں پہنچے اور ۴ جدہ ہوں اور ایک اونکو ملے پہنچے یعنی دونوں کے سہام اور روس میں

تباین ہی تو ان دونون فریق کے کل یعنی ۴ اور ۳ کو باہم لحاظ کرینگے کہ کیا نسبت رکھتے ہین اگر
آگر ۲ بیٹیان ہون اور چھ بہنین تو پانچ بیٹیون اور ۳ جدہ کو ایک تو بین سبب کہ ۱۶ اور ۴ مین
توافق بالنصف ہی لہذا ۶ مین سے وفق اوسکا یعنی ۳ رہ جائینگے اور وہ ساتھ دوسرے
فریق کے دیکھینگے اسی قاعدے کے بیان مین مصنف کہتا ہی ثم اطلب الوفق
وفق یا کل ہر گروہ سے را + با کل + یا بوفق وغیرہ مین شرح یعنی جبکہ معلوم ہو چکے کہ ہر گروہ
تو وفق ہر گروہ کا یا کل ہر گروہ کا لحاظ کرنا چاہئے کل یا وفق دوسرے گروہ کے مقابلے مین
کہ اگر فریقین مین روس اور سہام کے توافق ہو تو اوسکے وفق کی نسبت کا اور تباین ہو تو کل روس
کی نسبت کا ساتھ دوسرے فریقے کے لحاظ کرین اور دوسرے فریقے کا بھی یہی حال ہی کہ اگر روس
سہام اور روس مین تباین ہی تو اوسکے کل کا اعتبار ہی اور اگر توافق ہی تو وفق کا ہم تماثل مین یا کل
ثم + ورد اجعل + اذ ہمہ مخرج این نسبت باشد پھر اگر ان سب فریقون مین
نسبت تماثل ہو تو ایک کو اونمین سے اصل مسئلے مین ضرب کرنا چاہیے اور جو نسبت تداخل کی
تو بڑے عدد کو اصل مسئلے مین ضرب کرین کہ حاصل سے سب کے صحیح حصے مل جاوینگے مثال تماثل
کی یہ ہی میت ـــــ اصل مسئلہ ۶ سے ہی اونمین سے ـــــ روس کا ایک
۳ جدہ کو پہونچتا ہی اور وہ منکسر ہی اور تباین رکھتا ہی لہذا کل ۳ کا اعتبار ہوا اور ۶ اخت کو ثلثان
کے ۴ پہونچتے ہین وہ بھی منکسر ہین مگر نسبت توافق بالنصف رکھتے ہین لہذا ۶ مین سے وفق
اوسکا یعنی ۳ معتبر ہوا اور اوس نسبت ۳ پہلے کے لحاظ سے تو تماثل معلوم ہوا اور ۳ عم کو
ایک پہونچتا ہی وہ بھی منکسر ہی اور نسبت تباین رکھتا ہی لہذا کل ۳ کا یہان بھی اعتبار ہوا پس تینون فریق
کے عدد روس مین بموجب قاعدے کے نسبت جو ملحوظ ہوئی تماثل معلوم ہوا اب انمین سے
ایک کو یعنی فقط ۳ کو اصل مسئلے مین یعنی ۶ مین ضرب کیا ۱۸ حاصل ہوئے اونمین سے ۳ تینون

جدہ کو ۲ حصے اور ۱۲ چچوں کو ۱۲ حصے اور ۳ تیئوں عم کو ہر ایک کو صحیح حصہ مل گیا اور مثال تداخل کی
یہ ہے مسئلہ ۶ — جدہ — بنت — ام — مسئلہ ۶ سے ایک باپ
جدات کا حصہ ۱ ہے اور ۳ اخوات کا … باپ … اور … سہام … میں تباین ہے لہذا
یہ سب عدد کے معتبر ہوئے اور … باہم نسبت … ۱۸ … تداخل میں … اور ۱۸ آئینہ
پس ۱۸ کو … عدد اصل مسئلہ یعنی ۶ میں ضرب کیا ۱۰۸ حاصل ہوئے ۱۰۸ سے صحیح ہو جائے
میں ۱۸ جدات کو … ہر ایک کو … ۱۶ اور ۲ اخوات کو ہر … ۱۸ … ۱۰ عموں کو
ہر ایک کو … مثال … مسئلہ
… ہے … ہیں … عدد … سہام … عدد … ہونگے …
۳ اور ۴ میں تباین … ۱۲ … لہذا ۱۲ کو … ضرب …
۴۴ … حاصل ہوئے … سب کو صحیح …
… حاصل … ضرب … تمام …
مخرج و جمیع سہام … توافق ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے
میں اور جو تباین ہو … کل کو دوسرے میں ضرب کریں اور جو حاصل ہو اوس کی نسبت کا تیسرے
سے ملاحظہ کریں پھر اگر اس حاصل … میں … توافق ہو تو وفق کو اور جو تباین ہو تو کل کو تیسرے
میں ضرب کریں اور اسی طرح آخر تک کریں پھر جو … حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب کریں تو
مخرج کل حاصل ہوگا اور ہر ایک فریق کے سہام میں ضرب کریں تو اوس فریق کے سہام حاصل
ہونگے مثال … کی … مسئلہ — مسئلہ ۲۴
سے ہے … ۳ زوجات کو اور ۱۶ بنات کو اور ۴ جدات کو اور ایک اعمام کو … اور
اور ۱۶ بنات کے اور … سہام … میں مباینت ہے لہذا اون سب کے عدد روس کا معتبر

ہوئے اور بنات کے رؤس اور سہام مین توافق بالنصف ہے لہٰذا ۱۸ مین سے ۹ لیے
اب ان سب مین نسبت ملحوظ کی ۴ عدد زوجات اور ۶ عدد اعمام مین توافق بالنصف ہے ایک کے
وفق یعنی نصف کو دوسرے مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوئے اوسکی نسبت عدد رؤس سے دیکھی ۱۲ مین
اور ۹ مین توافق بالثلث ہے پھر اوسکے ثلث یعنی ۴ کو ۹ مین ضرب کیا ۳۶ ہوئے اوسکی
نسبت ۱۵ سے دیکھی موافقت بالثلث پائی ایک کے ثلث کو دوسرے مین ضرب کیا ۱۸۰ ہوئے
اسکو اصل مسالہ یعنی ۲۴ مین ضرب کیا چار ہزار تین سو بیس حاصل ہوئے وہی سب کی تصحیح ہو جاتا ہے
زوجات کو اصل مسالہ سے ۳ ملے تھے اوسکو ۱۸۰ مین ضرب کیا ۵۴۰ ہوئے وہ زوجات
کے سہام ہین ہر ایک کو ۱۳۵ ملتے ہین اور بنات کو ۱۶ ملے تھے اونکو ۱۸۰ مین
ضرب کیا ۲۸۸۰ حاصل ہوئے وہ سہام بنات کے ہین ہر بنت کو ۱۹۲ پہونچتے ہین اور جدات کو
اصل مسالہ سے ۴ پہونچتے تھے اونکو ۱۸۰ مین ضرب کیا ۷۲۰ حاصل ہوئے وہ سہام جدات کے
ہین ہر ایک کو ۴۸ پہونچتے ہین اور اعمام کو اصل مسالہ سے ایک پہونچا تھا اوسے ۱۸۰ مین ضرب
کیا ۱۸۰ حاصل ہوئے وہی اعمام کے سہام ہین ہر ایک کو ۳۰ پہونچتے ہین مثال مباینت کی

مسئلہ ۲۴

زوجہ ۲	جدہ ۶	بنت ۱۰	عم ۷
۶۳۰	۸۴۰	۳۳۶۰	۲۱۰

اصل مسالہ ۲۴ سے ہر دو زوجہ کو
۳ پہونچتے ہین اور ۶ جدہ کو ۴ اور ۱۰ بنت کو ۱۶ اور ۷ عم کو ایک سو سب غیر مستقیم ہین
پھر فیما بین سہام اور رؤس زوجات و اعمام کے مباینت ہے لہٰذا اونکے کل عدد رؤس کو
محفوظ کیا اور باقی کے عدد رؤس اور سہام مین موافقت بالنصف ہے لہٰذا عدد رؤس جدات کے
۳ اعتبار کیے اور بنات کے ۵ اب انمین یعنی ۲ اور ۳ اور ۵ اور ۷ مین نسبت ملحوظ
کی تباین معلوم ہوا ۲ کو ۳ مین ضرب کیا ۶ ہوئے وہ ۵ سے متباین ہے اس لیے
اوسکو ۵ مین ضرب کیا ۳۰ ہوئے وہ ۷ سے متباین ہے پس ۳۰ کو ۷ مین ضرب کیا

[illegible]

[illegible] پہنچتے ہیں [illegible]

[illegible] ۱۳۵ پہنچتے ہیں اور جدولات کو ۲۴ [illegible]

[illegible] ۸ ہوتے ہیں ہر جدول کو [illegible] اسلئے [illegible] کا حصہ [illegible]

[illegible] ۳۴ ہوتے ہیں [illegible] پہنچتے ہیں

[illegible] میں ضرب کیا [illegible] حاصل [illegible] ہر ایک کو [illegible]

[illegible] خلجان [illegible] کا اجتماع ممکن نہیں

[illegible] اور [illegible] لکھنے [illegible]

یا ام اب الاب [illegible] والی [illegible]

[illegible] خلجان [illegible]

[illegible] اول مرتبہ [illegible] الاب [illegible] اور دوسرے

مرتبے میں تین ام ام [illegible] ام الاب [illegible] اور تیسرے [illegible]

ام ام [illegible] ام ام اب الاب [illegible] اب الاب [illegible]

[illegible] ایک [illegible] کے واسطے [illegible] ایک مرتبے کے [illegible]

[illegible] جسقدر جدولات ایک مرتبے کے [illegible]

ام [illegible] والی ام کی جگہ بھی لفظ اب لکھے اور [illegible]

[illegible] ایک [illegible] رہ جاتا باقی سب اب ہو جاتے ہیں [illegible] جسقدر جدولات [illegible]

مرتبے کے حاصل ہو جاتے ہیں مثلاً ۱۶ جدولات ایک مرتبہ کی دریافت کرنی منظور ہیں [illegible] لکھا

[illegible] ام ام ام ام اب اور ام ام [illegible] اب [illegible]

ام ام ... اب اب ... ام اب اب اب اب ... ام اب جدہ اب اب

جدہ صحیحہ میں ایک مرتبہ کی آوے سبب اسکا یہ ہے کہ ام اب الام جدہ فاسدہ ہو نہیں مان کی جا

ہی ۔ تیسے میں ایک جدہ صحیحہ سے زیادہ ممکن نہیں اور باپ کی اجابت سے باین وجہ کہ

ام الاب اور ام الام جدہ صحیحہ ہی بقدر شرح الصدر ہو سکتی ہیں ... مثل بنسبت سہم

میں مضروب ... یعنی جو نسبت سہام کی اصل مسالہ سے طرف

... نسبت حصہ ایک فریق کا اس فریقے میں سے ... مثلا مثال تباین میں زوجہ

... ۳ ... اور ۳ نسبت ... کے مثل و نصف ہے یعنی ڈیوڑھا سو مضروب

... ۲ ... حصہ ہر زوجہ کا ہے یعنی ۳۱۵ اور ۱۰ بنات کو ۱۶ پہونچتے ہیں ۱۶

... ایک مثل اور ۳ خمس ہے سو مضروب یعنی ۲۱۶ کا ایک مثل اور ۳ خمس حصہ ہر بنت کا

... ۹ ... پہونچتے ہیں ۴ ... ثلث ہیں ۶ ... اس نسبت سے ۱۰

... ۱۴ ... پہونچتے ہیں اور ۷ عم کو ایک پہونچتا ہے ایک سبع ہے

... ۲۱۰ ... پہونچتے ہیں ف اگرچہ اکثر کتب فرائض میں اس طرح

... دریافت حصہ ہر فریق کے آسان لکھا ہے مگر بنسبت اکثر اشخاص کے کہ حساب

... نہیں رکھتے یہ طریق بہت دشوار ہے بلکہ طریقہ قسمت کا بہت سہل ہے اور با عانت

قسمت کے ... مطلب جلد حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جو کچھ بعد ضرب کے سہام فریق

... اسکو عدد رؤس فریق پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ ہر فرد کا ہے جیسے مثال مذکور

... ۶۳۰ سہام زوجات کو ۲ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی ۳۱۵ ہر زوجہ کا حصہ آیا

... سہام جدات کو ۶ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی ۱۴۴ ہر جدہ کا حصہ ہے اور

۳۳۶ ... سہام بنات کو ۱۰ پر قسمت کیا ۳۳۶ ... ہر بنت کا حصہ آیا

علم فاضل از اہل فرض بہ عصبات [illegible] غیر شوہر و زوجات ہیں یعنی جو کچھ بچے سے ذوی الفروض
ست در صورت نہ ہونے عصبات کے اوس سے بطور رد کے سب لیوین ذوی الفروض سوا شوہر اور
زوجات کے اور اس کی دو صورتین ہین اول کہ زوجہ یا شوہر ساتھ اور ذوی الفروض کے ہون
دوسری کہ اور ذوی الفروض فقط ہون زوجہ یا شوہر اونکے ساتھ نہون اور ہر دو صورتین دو
حال سے خالی نہین یا مستحق ہو نے ایک ہی صنف مین یا کئی صنف مین اس کل چار صورتین
ہوئین اول کی دو صورتون کا آگے دو شعرون مین بیان ہے علم قسمت از اہل فرض بہ مثال
واده باقی با اہل [illegible]
ذوی الفروض کے ہون [illegible]
اور ذوی الفروض مستحق [illegible]
برابر بانٹ دین مثال [illegible]
اس لیے کہ زوج مستحق ربع کا ہے [illegible]
۸ بنات کو ایک [illegible]
اور سکے سے کہ [illegible] ایک صنف تھے
۳ اونکے عدد [illegible]
کئی صنف ہون [illegible]
کرین جسمین فقط ہی صنفین ذوی الفروض [illegible]
او سمین سے ہر صنف کو حصہ دین [illegible] مثال

[illegible] ششم [illegible] ور ۴ جدہ کا اور [illegible] [illegible]

پھر جدہ کو قبل مخرج فرض اوسکے یعنی [illegible] باقی ۲۴ کو [illegible] تین اعمام

کر دیا ۴ حصے تقسیم کر دیا [illegible] تین اعمام کو دیئے اور ایک جدہ کو اور [illegible] مثال

اگر کوئی شخص فقط جدہ اور تین اعمام کو [illegible] الفرض چھوڑے مثلا [illegible]

[illegible] سہام ہو پہنچتے ہیں اور [illegible] دو صورتوں کا اس شعر میں بیان ہے [illegible] زوجہ

شوہر [illegible] سہم ست [illegible] یعنی اگر [illegible] زوجہ یا شوہر [illegible]

فقط ذوی الفروض [illegible] ایسا [illegible] ہوگا اگر ایک

[illegible] سہام [illegible] قول اول کی مثال

[illegible] ۱۲ [illegible] ایک [illegible] رہتا ہے لہذا [illegible] دو جاری

کیا [illegible] اگر [illegible] ۱۵ [illegible] مثال

[illegible] ایک [illegible] دونوں [illegible] ایک [illegible] رہتا ہے لہذا [illegible]

رد جاری کیا [illegible] سہام [illegible] میں [illegible] پہنچتے [illegible]

اور پھر تقسیم کیا [illegible] شوہر [illegible] یعنی اگر [illegible]

ہوا اور سہام [illegible] درست کرنا چاہیے موافق اون قاعدوں کے

[illegible] تباین [illegible]

اور سہام [illegible] میں ضرب کرینگے اور [illegible] توافق [illegible]

[illegible] تماثل [illegible] ایک کو [illegible]

مسئلہ [illegible] ضرب کرینگے [illegible] ۱۲ [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک ... باقی ... [illegible]

... اس وجہ ... تمام ... [illegible]

... قرار ... [illegible]

... وقت ... [illegible]

... کو ... [illegible]

[illegible]

... دونوں ... کو ... [illegible]

... دونوں ... [illegible]

دونوں ... سے مخرج ... میں ... [illegible] ۲ دو ... دونوں

[illegible] دونوں تینوں کو ہر ایک کو [illegible] مثال [illegible]

[illegible] ——— اس مثال میں جب کہ [illegible]

[illegible] زوجہ کو ایک دیا ۳ باقی رہے اور [illegible]

سہام سے مستحق ہیں [illegible] اخوات اور ایک کے جدات اور ایک جدات کا ۳ پر مستقیم نہیں

بلکہ تباین [illegible] رؤس [illegible] جدات کل [illegible] ٹھہرے اور ۳ اخوات لام کے عدد رؤس

[illegible] تو نو بالتداخل [illegible] میں اندا ونکے عدد رؤس کا نصف لے لیا یعنی ۲ اور

۴ اور [illegible] ان میں [illegible] ۲ میں ضرب کیا ۱۲ ہوے ۱۲ کو ۴ میں

ضرب کیا [illegible] ہوے [illegible] سب [illegible] درست لکھا ہے

ف [illegible] ایسی صورت واقع ہو [illegible] کہ باقی بعد [illegible] سہام احد الزوجین کے سہام

اس پر مستقیم نہیں ہوتا تب مجموع سہام اہل رد کو مخرج فرض احد الزوجین میں ضرب کرنا چاہیے

[illegible] پھر جب [illegible] پر ہو جاوے گی پھر اگر انکسار ہو [illegible] موافق قواعد [illegible] تصحیح الصدر کے

عمل کرنا چاہیے مثال [illegible] ——— ۸ میں سے ایک زوجہ

دیا جو باقی رہے وہ مسائل بنات اور جدات [illegible] پر کہ ۵ پر مستقیم نہیں پس ۵ کو ۸ میں ضرب کیا

۴۰ ہوے [illegible] ۵ حق زوجات ہوے اور ۳۵ باقی حق بنات وجدات کہ ۵

[illegible] اور ۴ [illegible] ان کے عدد رؤس [illegible] اور ۲۸

[illegible] ان کے عدد رؤس یعنی ۹ [illegible] سہام جدات [illegible] ان کے عدد رؤس [illegible]

[illegible] تباین [illegible] بلحاظ نسبت [illegible] ۴ اور ۹ اور ۶ [illegible] ۳۶ [illegible]

[illegible] ۳۶ کو ۴۰ میں ضرب کیا [illegible] اور [illegible] میں تو [illegible]

[illegible] میں ضرب کیا ۱۴۴۰ ہوے [illegible] کو [illegible] ضرب [illegible] ہوے

[illegible] سہام [illegible] بنات کو ۵۰۰ [illegible] جدہ کو ۵۴ اور باپ کو ۱۰۸

[illegible] کو ۱۱۲ اور [illegible] کو ۲۵۲ اور جدہ کو ۴۲

فصل بیچ بیان ذوی الارحام کے

ذوی الارحام [illegible] قریب [illegible] غیر ذوی فرض یا عصبہ [illegible] ذوی الارحام
[illegible] کہتے ہیں کہ نہ ذوی فرض ہو اور نہ عصبہ [illegible] عصبہ [illegible]
[illegible] عصبہ [illegible] قسمیں ہیں مراد یہ ہے کہ ذوی الارحام کو میراث [illegible]
[illegible] واسطے کچھ حصہ [illegible] نہیں [illegible] [illegible]
[illegible] ذوی الفروض کے باقی [illegible] ذوی الارحام کو [illegible] کل مال
[illegible] قسمیں ہیں [illegible] چار قسمیں ہیں قسم اول اولاد بنات
[illegible] اولاد بیٹی اور پوتی کی [illegible] جو ذوی الفروض یا عصبات نہیں [illegible]
[illegible] پوتی کا بیٹا [illegible] قسم اول ذوی الارحام کے ہیں قسم جدہ فاسدہ [illegible]
[illegible] دوسری قسم جدہ فاسدہ [illegible] اور اجداد فاسدین یعنی اصول ہیں جو ذوی الفروض و عصبہ
[illegible] دوسری قسم [illegible] ذوی الارحام کی قسم بنات اخ و اخت اولاد [illegible] قسم
[illegible] اولاد یعنی فروع ابوین میت کی [illegible] ذوی فرض نہیں [illegible]
[illegible] چوتھی قسم فروع جدین [illegible] جو ذوی الفروض یا عصبہ
[illegible] جیسے عمہ یعنی [illegible] ماموں یا خالہ یا عم [illegible] بھائی [illegible]
ترتیب ذوی الارحام [illegible] مثل ترتیب عصبات کے [illegible] مقدم [illegible] فروع میں [illegible]
[illegible] فروع ابوین بعد اوسکے فروع جد [illegible] قسم اول کے [illegible] دوسری [illegible]
[illegible] دوسری [illegible] تیسری [illegible]

و بیٹا کے ہوتے ہوئے پوتا نہیں ہوتا جیسا مثلاً نانا کے ہوتے ہوئے پرنانا محروم ہو [illegible] قسم
[illegible] قریب [illegible] وصف [illegible] یعنی [illegible] ایک کو [illegible] ترجیح ہو باعتبار قوت
قرابت اور وصف [illegible] حقیقی [illegible] علاتی محروم [illegible] حقیقی کی
[illegible] سے [illegible] کا [illegible] ہو اور [illegible] غیر وارث کے
[illegible] مثلاً [illegible] کے ساتھ ابن بنت [illegible] محروم [illegible]
دونوں [illegible] الاخ [illegible] ذوی الفروض کی
[illegible] کی [illegible] ذوی [illegible] مثلاً اب ام الام کے ساتھ اب اب الام
محروم ہو [illegible] اول [illegible] اور دوسرے
[illegible] ابن الاخ [illegible]
[illegible] اول [illegible] ابن الاخ کے [illegible]
ذوی [illegible] عم [illegible] کے ساتھ ابن [illegible] اور [illegible]
[illegible] کے [illegible] وارث [illegible]
وارث کی [illegible] بالاتفاق [illegible]
موجود [illegible] باعتبار ابدان [illegible] تقسیم کرینگے [illegible] مثال [illegible]

مثال [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بنت بنت الابن	ابن بنت [illegible]	ابن بنت و بنت	بنت بنت بنت

پہلی مثال [illegible] دونوں وارث [illegible] دوسری مثال میں [illegible]
کے [illegible] للذکر مثل حظ الانثیین باعتبار وجود [illegible]

مثال [illegible]

[illegible]	[illegible]	ابن بنت [illegible]

[illegible]

[illegible] وارث [illegible] اولاد [illegible] میں اور یکسان کی [illegible]

[illegible] اصل [illegible] امام ابو یوسف [illegible]

[illegible] تقسیم [illegible] سے [illegible]

[illegible] ایک [illegible] اور [illegible] امام محمد [illegible]

[illegible] اختلاف [illegible] مسائل [illegible]

[illegible] اولاد [illegible] میں مثال [illegible]

[illegible] اور بنت البنت کو ایک [illegible]

میں [illegible] تقسیم کیے تو ابن البنت [illegible] بنت البنت کو ایک [illegible]

[illegible] [illegible] وارث [illegible] تقسیم [illegible]

[illegible] تقسیم [illegible] میں [illegible]

[illegible] حصے [illegible]

[illegible] مثال [illegible]

[illegible] ابن البنت [illegible]

ا۔ ابو یوسف [illegible]

امام ابو یوسف کے نزدیک اس مثال میں مسالہ [illegible] اور [illegible]

جائے گا اور امام محمد کے نزدیک [illegible] سے ہو کے [illegible]

[illegible] بنت بنت [illegible] اس [illegible]

[illegible] اور [illegible] فرعی کا [illegible]

[illegible] ایک [illegible] ابن [illegible]

[illegible] اور [illegible] دونوں [illegible]

در مختار اور اکثر کتابون مین لکھا ہے کہ تمام مسائل ذوی الارحام مین فتوی امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر
ہے اور یہی روایت مشہور ہے امام ابی حنیفہ صاحب سے اور یہی اصح ہے اور فرائض شریفیہ مین بعض علماء سے
نقل کیا ہے کہ مشائخ بخارا نے قول امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا اختیار کیا ہے کہ وہ آسان ہے اور اسلئے کہ
مسائل لکھنا سہل ہے اور اسی سبب سے یہان اس کتاب مین قول امام ابو یوسف کا بھی لکھدیا ورنہ
ہر جگہ پہ مجمل اختلاف مین فقط قول مفتی بہ لکھا ہے ف اگر ایک ہی شخص دو جہت سے
استحقاق میراث رکھتا ہو تو دونون جہت سے اوسے میراث ملے گی بخلاف جدات کے
کہ ایک جہت والی اور دو جہت والی برابر ہین پس امام ابو یوسف مطلقا ابدان فروع مین
دونون جہت کا اعتبار کر کے تقسیم کرتے ہین اور امام محمد رحمہ اللہ قاعدے کے موافق محل
اختلاف مین اول بطون مین تقسیم کر کے اونکی اولاد کو باعتبار جہات کے حصہ دیتے ہین مثال

مثالہ عند ابی یوسف رحمہ ۴ عند محمد رحمہ

میت

بنت بنت البنت	دو بنت ابن البنت یعنی ہر	ابن بنت البنت
۲ عند ابی یوسف رحمہ	۳ عند محمد رحمہ	۲ عند ابی یوسف رحمہ ۱ عند محمد رحمہ

اس مثال مین امام ابو یوسف رحمہ کے نزدیک مسئلہ ۴ سے ہوگا اور ۲ ابن بنت البنت کو اور
ایک بنت بنت البنت کو پہنچے گا اسواسطے کہ یہ ایک بنت بنت البنت بمنزلہ ۲ کے ہے
گویا ایک بنت بنت البنت ہے اور ایک بنت ابن البنت پس جب کہ باعتبار ابدان فروع کے
للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوتی مسئلہ ۴ سے ہوا ابن بنت البنت کو دو حصے پہنچے اور
بنت بنت البنت کو دو باعتبار ہر قرابت کے ایک ایک پھر باین وجہ کہ مستحق دو دو حصے کا
ایک ایک شخص ہے اختصار کے لیے مسئلہ ۲ درست کرلیا اور نزدیک امام محمد کے مسئلہ ۴ سے ہوگا
۴ اون مین سے بنت البنت کو تین پہنچینگے جو بنت ابن البنت بھی ہے اور ایک ابن بنت البنت
کو اس سبب سے کہ اوسکے درجے کے موافق اول بطن مین تقسیم کر کے اختلاف اول بطن کو ورثہ مین

[illegible]

... اور ... [illegible]

... ہوں اوسے ... اور ... بنت ...

... اس کو ... شرح اس مثال کا بطور نقشہ ...

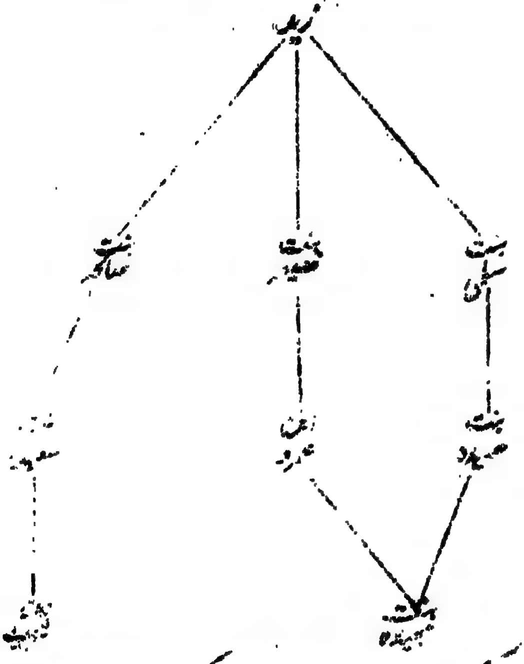

مجیدہ زید کی ابن ابنت کی بنت بنت ... اور شریف ...

ہر اوقت ... زید کے مجیدہ اور شریف پر ... تفصیل ...

... ناسدہ ... اگر ... ہیں ...

جانب کے تو باپ کی جانب والوں کو دو حصہ اور ماں کی جانب ...

مسئلہ

اور اگر سب ماں کی طرف سے ہوں یا سب باپ کی طرف کے ہوں ...

تقسیم ... ابدان موجود رہین پھر مسئلۃ للذکر مثل حظ الانثیین ... اور امام محمد کے نزدیک ... [illegible]

... مال ابدان پر باعتبار صفات ... و جہات کے خلاف ہو تو اول ... [illegible] تقسیم

... کا حصہ ... [illegible] ... اور ان پر تقسیم کرین جب کہ صنف اول ... موجود ... [illegible]

امام ابو یوسف

نزدیک ... ایک ایک ... کو ... [illegible] ... گا

امام محمد کے نزدیک ... سے ... اب اب الام ... اور ایک ... اسلام کو

ف تیسری صنف یعنی بھتیجیاں اور بھانجے بھانجیاں اور اخیافی بھائی ... [illegible] ... حکم

بھی مثل صنف اول کے ہے تو امام ابو یوسف اگر وہ شخص اولاد کی فروع میں ... [illegible]

للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرتے ہیں اور امام محمد دونوں کو برابر دیتے ہیں ... [illegible]

کہ ان کی اولاد میں مذکر کو مونث پر فضیلت نہیں مثال یہ

ف اس صنف میں بھی اولاد وارث کو اولاد غیر وارث کے ترجیح ہے پس اگر ایک اولاد عصبہ

کی ہو اور دوسرا اولاد ذوی الارحام کی جیسے بنت ابن الاخ اور ابن بنت الاخ تو اولاد ذوی الارحام کو

کچھ نہ ملے گا ... [illegible] ... اور اگر کل اولاد عصبہ کی ہو جیسے

بنت بنت الاخ اور ابن بنت الاخ یا سب اولاد عصبہ کی ہوں جیسے دو بنت ابن الاخ یا ابن

اولاد عصبہ کی ہوں اور بعض اولاد ... [illegible] ... کی جیسے بنت اخ عینی اور بنت اخ لام تو امام

ابو یوسف کے نزدیک باعتبار قوت قرابت کے ترجیح ہے پس اولاد عینی کے ساتھ اولاد علاتی

اور اخیافی کی اونکے نزدیک محروم ہے اور اسی طرح اولاد علاتی کے ساتھ اولاد اخیافی کی

محروم ہے اور امام محمد ... اپنے قاعدے کے تقسیم اوپر اصول کے باعتبار عدد فروع کے ...

... [illegible] ... ایک ... [illegible]

اس صورت میں امام ابو یوسف کے نزدیک سب مال بنت رابع عینی کو پہونچیگا اور [illegible]

رابع لام محروم ہوگی اور امام محمد کے نزدیک اول تقسیم اور میراث عینی اور اخت لام کے [illegible]

کریگا اخت لام کو باعتبار عدد اور انکی فروع کے دو شمار کرینگے پس گویا یہ میت نے ایک [illegible]

اور دو اخت لام چھوڑے اور ایسی صورت میں ثلث اختین لام کو پہونچتا ہے اور باقی [illegible]

میں بنت رابع عینی کو نقصان پہونچیگا جو انکی اصل کو پہونچتے اور بنتین اخت [illegible]

پہونچے کا جو انکی اصل کا حصہ تھا اور اصل مسالہ ۳ سے ہوگا اور بسبب [illegible]

اور بنتین اخت لام کے ۲ سے تقسیم ہوگی ف صنف رابع کے حکام بھی مثل صنف

اول کے ہیں اور وہ اگر فقط ماں کی طرف سے ہوں یا فقط باپ کی طرف سے [illegible]

للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگی جیسے عم لام اور عمہ لام کہ یہ دونوں باپ [illegible]

ہیں یا ماموں اور خالہ کہ یہ دونوں ان کی طرف سے ہیں اور اگر کچھ ماں کی طرف کے

ہوں اور کچھ باپ کی طرف کے تو دو ثلث باپ کی طرف والوں کو پہونچینگے اور ایک

ثلث ماں کی طرف والوں کو مثال [illegible]

ف قوت قرابت ایک جانب والی میں باعث حرمان دوسری جانب کے ضعیف کا

نہیں پس خالہ عینی کے ساتھ عمہ علاتی محروم نہوگی بلکہ دو ثلث پاوے گی اور خالہ عینی کو

ایک ثلث ملے گا البتہ ایک جانب میں قوت قرابت باعث حرمان ضعیف کا اوسی جانب

میں ہے پس خالہ عینی کے ساتھ خالہ علاتی یا عمہ عینی کے ساتھ عمہ علاتی محروم ہے

اور اسیطرح ایک جانب کا ولد وارث باعث حرمان دوسری جانب کے ولد ذوی [illegible]

نہیں پس بنت عم کے ساتھ میں کہ وہ ولد عصبہ ہے بنت خال کہ ولد ذوی [illegible]

اور بنت عم کو بلحاظ قرابت اب کے دو ثلث اور بنت خال کو بلحاظ قرابت ام کے ایک [illegible]

بہ حقیقہ رکھتا ہو اور دوسرا زندہ ہو اور قرابت

اور بنت عم لاب ایسی صورت میں

قوت قرابت کے ہی اور ولد عصبہ ہونے کو اعتبار

ابن عم ینی کو پہونچیگا اور بنت عم لاب محروم رہیگی

فصل ساتوین تخارج کے بیان مین

کوئی وارث اپنے حصے کے بدلے کچھ لے کے تقسیم سے علٰحدہ

وارث برستی لیکن تصحیح طرح سہم دی شی یعنی اگر صلح کرے

اوسکے حصے کو نکال ڈال مطلب یہ ہی

وارث اس طرح باقی ورثون کے مصالحہ کرے کہ مجھے فلانی

دیدے دو تو مین اپنے حصے سے کچھ کام نہین مینے اپنا

کے چھوڑا تو ایسی صورت مین وہ چیز خاص یا اوس قدر

دینا چاہیے اور تصحیح مسالہ میت کی بشمول اوسکے

اوسکے حصے کو نکال ڈالین اور باقی ترکے کو باقی سہام پر تقسیم کرین

مثال

ہر کے ایک جوڑی کڑون کی

مسالہ کو تصحیح کرکے تقسیم یعنی ۱۲

باقی رہے ۹ بعد نکال ڈالنے

... ی لڑکون سے کے جس قدر ترکہ میت کا ہر اوسکے ۹ حصے کرکے ۳ ماںکو دینگے اور ۵ عمر کو

فصل گیارہوین مناسخے کے بیان مین

مناسخہ اسے کہتے ہین کہ کوئی وارث قبل تقسیم ترکے کے مرجائے اور حصہ اوسکا اوسکے وارثان کی طرف منتقل ہو ولیسے وارث سکے ... اگر وہی ہون جو میت اول کے وارث تھے اور طریقہ تقسیم اسکا ... مرجانے سے متغیر نہو مثلاً

مسئلہ ۳
زید
عمر ابن ۲ ... بنت سلمیٰ ۱ ... بنت ہندہ ۱
کالعدم ... میت

اور عمر قبل تقسیم ترکے کے مر گیا اور وارث ... ایک بہن سلمیٰ اور ہندہ حقیقی ... اور کوئی وارث نہین چھوڑا اور جسطرح زید کی میراث ... للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوئی تھی ایسی ہی اسکی میراث بھی ہوگی ... میت ... وارث ... کے ... لفظ ... لکھ دینگے اور میت اول کے مسئلے کی تصحیح بغیر شمول اسکے کرینگے جیسا کہ اس مثال میں کیا ہے اور اگر تقسیم مین تغیر ہوتا ہو جیسے میت اول ایک ابن ایک بنت ... اور ... دوسری زوجہ ... اور ان ... کوئی مر جاوے تو میت اول کی میراث للذکر مثل حظ الانثیین ... تھی اور اوسکی میراث اوسطرح نہ بٹے گی بلکہ ... عینی کو ثلثان پہنچینگے اور ... باقی ... سو اسکا حکم ایسا ہی ہے جیسے کہ وارث متوفی سو اور ... اول کے اور وارث چھوڑے ... تفصیل اوس حکم کی یہ ہے ... مرد گر وارثی تو مسئلہ ... از وارثان او ... پیش ... میت ... شد ... فیہا ... اگر کوئی وارث مرجاوے اور ہنوز ترکہ تقسیم نہوا ہو تو مسئلہ اوسکا اوسکے وارثون کے موافق نکالنا چاہیے بعد اوسکے دیکھیں کہ جو کچھ حصہ اوسکے اوپر والی ... سے ملا ہے ... مستقیم ...

اور صحیح تقسیم ہو جاتا ہے یا نہیں اگر صحیح تقسیم ہو جاوے تو بہتر ورنہ عمل کی احتیاج ہے مثال

میت مسئلہ ۳۶ — زید ۱۲ — مسئلہ ۳ — عمرو ۱۲

عمرو کہ ایک وارث زید کا تھا قبل تقسیم ترکہ کے مر گیا اور اوس نے ایک ابن اور ایک بنت وارث چھوڑے موافق ان وارثوں کے اوس کی تصحیح مسئلہ ۳ سے ہوئی اور میت اعلیٰ یعنی زید کی تقسیم مین سے بھی اوسکے ہاتھ میں ۳ سہم آئے سو اب بیان کچھ اور عمل کی احتیاج نہیں اون ۳ کو اس تصحیح کے موافق تقسیم کر دینگے ۲ ابن کو دینگے اور ایک بنت کو اور جو کچھ وارث کو کہ میت ثانی ہے یا کئی بطنوں مین ملا ہو اوسے ما فی الید کہتے ہیں م ورنہ وفق مسئلہ یا کل ضرب کرو دوسرا اولین ... وسہم وارثان ... اور جو ما فی الید میت ثانی کا اس مسئلے پر صحیح تقسیم ہو سکے تو دو حال سے خالی نہیں یا ما فی الید مین اور اس تصحیح مسئلہ مین موافقت ہوگی یا مباینت اگر موافقت ہو تو وفق مسئلہ کو اور جو مباینت ہو تو کل مسئلہ کو میت اعلیٰ کے مسئلے مین ضرب کریں اور بھی سب اوپر والے وارثوں کے سہام مین ضرب کریں م ... سہام ... ضرب در سہم وارثان ... یا وفق سہم ... بیان ... یعنی جملہ وارثان میت اعلیٰ کے میت ثانی کے سہام مین کل مسئلہ یا وفق مسئلہ فی ضرب ہوگی اور میت ثانی کے سب سہام یعنی کل ما فی الید کو اوسکے وارثوں کے سہام مین ضرب کریں در صورت تباین اور وفق ما فی الید کو اوسکے وارثوں کے سہام مین ضرب کریں در صورت توافق حاصل حصہ ہر وارث کا ہوگا ... تصحیح مسئلہ اعلیٰ مین سے جواب بعد ضرب کے قرار پائی ہو مثال

میت مسئلہ

بنت	ابن	ابن	ابن	زوجہ
سلمیٰ من بطن ...	ولید من بطن ...	بکر من بطن حبیبہ	خالد من بطن ہند	ہند
...	۲	۲	...	۱

مسئلہ ۲		[illegible]	بکر	فی یده ۲
اخ عینی [illegible]				اخت عینی سلمی
مسئلہ ۶		بالفصف والنیہ		فی یده ۱۰
بنت حمیدہ	بنت زینب	بنت ہجیبہ	بنت خالدہ	اخت عینی سلمی

المبلغ

۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حمیدہ

شرح اس مثال کی یہ ہے کہ ایک عورت نے ایک شوہر اور دو بیٹیاں اور ایک باپ چھوڑا اور ولید وارث ہوا۔ ایک بہن سلمی اور دو بیٹیاں جنکا نام حمیدہ تھا چھوڑ مسئلہ اوسکا ۔ سے ہوا ایک ہند کو ملا اور ۔ ولید کو اور ۔ دو بیٹیوں کو اور ایک بیٹی کو تقسیم کیا جاوے اسکے ترکہ کی تقسیم کرنے سے پہلے وارث ولید اپنی بیٹی اور سلمی اخت عینی کو وارث چھوڑا مسئلہ اوسکا ۴ سے ہوا ایک سلمی کو دیا اور ۲ ولید کو ۔ چونکہ ۲ اور ۔ میں نسبت کوئی نہیں ۴ تصحیح اوسکی اور اس مسئلہ یعنی ۲ میں تباین نسبت ہے پس ۳ کو یعنی ۲ ضرب دیا ۱۲ ہوئے اور اسی طرح ہند اور خالد اور ولید اور سلمی کے سہام ضرب کیا پس ہر ایک کا ایک تین میں اور تین ملا اور ولید کے دو دو حصے اور اس نسبت کے ۔ ان کے سہام یعنی ۲ کو ضرب کیا پس سلمی کے ۲ ہوئے اور ولید کے ۴ جو کہ ولید مرا اور وارث ۲ بیٹیاں چھوڑیں تصحیح ۔ تقسیم کیا ۔ خالد اور سلمی اخت عینی اور مسئلہ اوسکا ۱۲ سے ہوا اور ہر ایک کو ایک ۔ پس ہر ایک کو چاروں بیٹیوں کو اور سلمی کو چھٹا حصہ اور باقی ترکہ تقسیم ہوا یعنی ۱۶ بطن والے اور وارث باقی تھا

ہم بطن دوم سے اعداد ایمن اور ۶ مین توافق بالنصف ہے پس حاصل ۶ یعنی ۳ کو مسالہ

ولی و صحیح [illegible] قبل میت اول مین ضرب کیا یعنی الاول ۴ کو ۳ سے [illegible] ۱۲ ہوئے اور

سے [illegible] ۹ [illegible] ۶ کے ۸ ہوگئے اور بطن [illegible] ۳ کے ۹ اور بطن ثانی

[illegible] ۶ ہوگئے اور میت اول کے وارثون کے سہام مین [illegible] الیہ [illegible]

۵ کو ضرب کیا پس [illegible] عدد [illegible] پانچ پانچ ہوگئے اور ۲ [illegible] ۱۰

[illegible] تمام ہو [illegible] عدد [illegible] اور عدد [illegible] جو [illegible] مین اور

اور [illegible] ہوئے [illegible] اور [illegible] کا [illegible]

میت کی [illegible] کھینچ کے اوسکے اوپر [illegible] مین نام میت کا لکھتے ہین [illegible] اور اسکے وارثون

کے نیچے ہر ایک کے نام لکھتے ہین اور ذوی الفروض کو مقدم لکھتے ہین [illegible] عصبات کو

[illegible] ذوی الفروض کے [illegible] عصبات کو [illegible] اور ذوی الفروض مین

[illegible] مقدم لکھتے ہین [illegible] مسالہ کا

[illegible] اوپر [illegible] لکھتے ہین [illegible] عدد سہام [illegible]

[illegible] لفظ [illegible] ایک

[illegible] مین [illegible] اور اگر [illegible] بالنصف

[illegible] الربع یا [illegible] لفظ مسالہ اور نام میت [illegible] ہین [illegible]

[illegible] عدد مسالہ [illegible] اور [illegible] عدد سہام [illegible]

[illegible] ہین اور جو شخص [illegible] اور [illegible] ایک [illegible]

[illegible] سہام کی [illegible] ہوئے [illegible]

[illegible]

صحیح بطون سے لا ہو جمع کرکے جیسا اوپر کے نام سے آلہو دیتے ہین سا جمعہ اوسکو جیسے قائم اوکی تصحیح جمع کرکے اسکو مبلغ کی ماوضع جملہ لکھنا چاہئے چنانچہ اوسکے تلے تحریر ہوتے ہین اگر عدد زیر مبلغ اوسکے سالہ کے نسبت یعنی مثالثی سمان ہو تو فرض صحیح ہو نہیں آیا غلط ہو تو دور کرکے غلطی نکال واسطے آسانی کتاب جیسے ہو دسے علیم طریقہ تحریر فرض ہے کہ مثال اسی وضع پر کی گئی ہے اگر مسالہ ثانی الیہ مین تداخل ہو جیسا کہ مسالہ کثیر ہو تو اوسکا حکم موافقت کا سا ہو اور اگر ثانی الیہ کثیر ہو تو بحدوث مستقامت کی ہو اوس سالہ سے ہر نقد صحیح ہے چنانچہ مثال مین ہے

زید

مسئلہ	عمر	سے بیدہ ۳
ام	بنت	زوج لاب
علی	بکر	خالد
		۲
مسئلہ	خالد	سے بیدہ ۴
ولید		سعید
		۲

المبلغ

عمر وسکے ثانی الیہ یعنی ۳ سے مسالہ اوسکا یعنی ۶ کثیر ہی لہذا حکم موافقت جاری کیا او وفق ۶ یعنی ۲ کو مسالہ میت اعلیٰ اور اوسکے وارثون کے سہام مین ضرب کیا پس مسالہ میت اعلیٰ ۸ ہو گیا اور ہندہ کے سہام ۲ اور سہام وارثان عمرو کو وفق ۳ یعنی ایک مین ضرب کیا پس جتنے تھے وہی ہے اور ثانی الیہ خالد کا یعنی ۴ اور اوسکے مسالہ یعنی ۲ سے کثیر ہی لہذا اوسکے وارثون پر صحیح تقسیم کیا

فصل بارھوین بیان مین طریقہ تقسیم ترکہ کے وارثون یا قرضخواہون پر

مہم مال کو تصحیح کرمیان مند + یا توافق ورہ متباین شد + جملہ مال با وفق او ضرب بہم ورثہ یا قرضخواہ یعنی درمیان مال اور تصحیح مسالہ کے نسبت ملاحظہ کرنا چاہئے کہ متباینت ہو

موافقت اگر مباینت ہو تو کل مال میں اور جو موافقت ہو تو وفق مال میں فریق کے حصے کو
ضرب کریں اگر حصہ فریق کا دریافت کرنا منظور ہو اور فرد کے حصے کو ضرب کریں اگر حصہ فرد کا
دریافت کرنا منظور ہو [illegible] قسمت [illegible] ست تصحیح [illegible] یا بو نقش کہ خارج ست [illegible] منظور
چکسو مال است [illegible] تصحیح را چو اجمال ست شی یعنی حاصل ضرب کو دو صورت تباین کل تصحیح
اور دو صورت توافق وفق تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ [illegible] کا ہے یعنی حصہ فریق کا
ہر مال میں سے اگر فریق کے حصے کو ضرب کیا ہے اور حصہ فرد کا ہے اگر حصہ فرد کو ضرب کیا ہے
اور حصہ مال میں کم ہو تو مال اور تصحیح دونوں کو [illegible] کر لیں مطلب یہ ہے کہ جو حصہ مال [illegible] چھوڑا ہو
[illegible] یا [illegible] اور مال [illegible] اوسکا بھی باعتبار قیمت [illegible] درا ہم او [illegible]
ہوتا ہے [illegible] میں [illegible] مال [illegible] اور عدد تصحیح [illegible] اگر مباینت ہو اور حصہ ایک فریق کا
[illegible] دریافت کرنا منظور ہو مثلاً [illegible] کا یا اعمام کا تو حصہ فریق کو کل
مال میں ضرب کریں اور حاصل کو کل عدد تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ [illegible] کا
ہوگا اور اگر حصہ ایک فرد کا دریافت کرنا منظور ہو مثلاً ایک بنت کا یا ایک عم کا تو فرد
فرد کے حصے کو کل مال میں ضرب کریں اور حاصل ضرب کو کل تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ
اوس فرد کا ہوگا مثال [illegible]

تصحیح [illegible] مال [illegible] منظور دریافت کرنا حصہ ایک فریق کا مثلاً بنتین کا [illegible]
اونکے حصے یعنی [illegible] کو کل مال یعنی [illegible] ضرب کیا [illegible] ہوئے [illegible] اوسکو تصحیح یعنی [illegible] پر قسمت
کیا خارج قسمت [illegible] اور دو ثلث ہوئے [illegible] بنتین کا مال ہے یعنی [illegible] دینار [illegible]
بنتین کو [illegible] دینار اور دو ثلث دینار [illegible] آو اگر دونوں عم کا حصہ دریافت کرنا
منظور ہو [illegible] کو [illegible] میں ضرب کریں [illegible] حاصل ہوئی ۱۴۴ کو [illegible] پر قسمت کریں خارج قسمت [illegible]

۴ اور ایک ثلث حصہ شوہر کا ہے اور اگر حصہ ایک فرد کا مثلاً ایک بیٹی کا دریافت کرنا منظور
ہو تو ۴ کو کہ حصہ دختر کا ہے ۳۰ میں ضرب کریں کہ حاصل یعنی ۱۲۰ کو ۹ پر قسمت کریں جو خارج قسمت
یعنی ۱۳ اور ایک ثلث دینار حصہ دختر کا ہو وعلیٰ ہذا القیاس اور اگر ترکہ میں اور مال [illegible] تصحیح
کے موافقت ہو اور حصہ ایک فریق کا دریافت کرنا منظور ہو تو اوس فریق کے حصہ کو وفق
مال میں ضرب کریں اور حاصل کو وفق تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت [illegible] اوس فریق کا حصہ ہوگا
اور اگر حصہ ایک فرد کا دریافت کرنا منظور ہو تو اوس فرد کے حصہ کو وفق مال میں ضرب کر کے
حاصل کو وفق تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ اوس فرد کا ہوگا مثال اوسکی وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی
ہر چند کہ ترکہ ۱۰ دینار ہو اور تصحیح ۹ اور مال میں توافق بالثلث ہے پس اگر حصہ شوہر کا دریافت
منظور ہو ۴ کو ۵ میں کہ ۱۰ کا وفق ہے ضرب کریں ۲۰ حاصل یعنی ۲۰ کو ۳ پر قسمت کریں خارج
یعنی ۶ اور دو ثلث دینار حصہ شوہر کا ہے ۱۰ دینار میں اور اسی قیاس پر حصہ ہر ایک کا [illegible]
چاہیں نکال لیں اور اگر مال میں کسر ہو تو وہاں تصحیح کو بھی [illegible] کسر [illegible] ہو اور کسر
کی جنس سے عدد تصحیح [illegible] کا اور [illegible] عدد تصحیح کو لیں اور بعد [illegible] کے [illegible] دونوں
حاصل ہوا [illegible] دونوں [illegible] موافقت کا لحاظ کر کے عمل کریں [illegible] عدد تصحیح [illegible] کسر
لیے [illegible] جو [illegible] ہیں اور [illegible] جو حاصل ہوا سے مجنس [illegible] اور
طریقہ تجنیس کا یہ ہے کہ جب عدد تصحیح کا [illegible] کسر لانا منظور ہو [illegible] اوس کسر کے مخرج میں ضرب
کریں لیکن اگر اوس عدد تصحیح کے ساتھ کوئی کسر نہیں [illegible]
اگر کوئی کسر ہو تو اوس حاصل ضرب میں وہ کسر کو بڑھا لیں مثلاً مثال کہ [illegible] ترکہ ساڑھے
۶ دینار ہو تو مجنس [illegible] ۱۲ ہوگا اور مجنس [illegible] ۱۳ [illegible] کسر [illegible]
مخرج یعنی ۲ میں ۶ کو ضرب کیا ۱۲ ہوئے اور [illegible] چھ کے ساتھ کوئی کسر نہیں [illegible]

۱۴ اوسکا مجموعہ تصحیح … کا تھی ۶ … ۲ احتمال ہو … اوسکے سامنے کسر ہوگی
ایک نصف … کسر … ایک نصف تھا وہ … ۱۴ ہوئے پھر نسبت کو بیچ
۱۴ اور ۴۲ کے لحاظ کیا تباین پایا آپس واسطے دریافت کرنے حصہ بنت کے ۴ کو ۱۴ میں ضرب
کرین گے اور حاصل یعنی ۵۶ کو ۴۲ پر تقسیم کرینگے خارج قسمت یعنی ۱ اور ایک سدس حصہ
عصبہ کا ہوا اور واسطے دریافت کرنے حصہ بنتین کے ۲۸ کو ۱۴ میں ضرب کرینگے اور حاصل یعنی ۳۹۲
کو ۴۲ پر تقسیم کرینگے خارج قسمت یعنی ۹ اور ایک ثلث حصہ بنتین کا ہوا اور … حصہ
ہر فرد کا بھی نکال لین اور اگر ترکہ ۱۰ دینار اور دو ثلث ہو تو عصبہ کا سہم ۳ ہے اور مجموعہ تصحیح کا
۱۸ اور ان دونوں میں موافقت بالنصف ہے پس واسطے دریافت کرنے حصہ عصبہ کے
۳ کو وفق ۳۲ یعنی ۱۶ میں ضرب کرینگے پھر حاصل یعنی ۴۸ کو وفق ۱۸ یعنی ۹ پر تقسیم
کرینگے خارج قسمت یعنی ۵ اور ایک ثلث … حصہ عصبہ کا ہوا اور واسطے دریافت کرنے
حصہ بنتین کے ۲۴ کو ۱۶ میں ضرب کرین اور حاصل یعنی ۳۸۴ کو ۹ پر تقسیم کرین خارج
قسمت یعنی ۴۲ دینار اور ایک تسع دینار حصہ بنتین کا ہوا اور اسی طرح حصہ ہر فرد کا نکال لین

قسم دوم … جو سہم ہر وارث کی تصحیح … دیون کثیرہ … قرض اور قرضخواہ
بانٹ حصہ ہر وارث کے بیچ اور بیان تصحیح کے مجموعہ بہت قرضخواہوں کا یعنی اگر ایک شخص
مرے اور ترکہ اپنا چھوڑے کہ سب قرض اون کا قرض اس سے وصول ہو سکے تو
ہر قرض خواہ بمنزلہ ایک وارث کے قرار دیا جائیگا اور قرض بمنزلہ سہم وارث کے
اور مجموعہ سب قرضوں کا بمنزلہ تصحیح مسئلہ کے پھر نسبت درمیان اس مجموعہ کے اور مال
متروکہ کے [illegible] کرین اگر مباینت ہو تو ہر قرض … کے قرضخواہ کو … میں ضرب کرین پھر مجموعہ
دیون سے … تقسیم کرین اور اگر موافقت ہو تو وفق … ضرب کرکے وفق مجموعہ

الرؤسون پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ رسدی یا دین مقرض کا ہی اوسکی مثال

مسئلہ مجموع الدیون	زید میت	ترکہ ۳ دینار
عمرو مقرض	خالد مقرض	بکر مقرض
۳ دینار	۴ [illegible]	۲ دینار

۳ مین اور ۹ مین مباینت ہی لہذا واسطے دریافت حصہ رسدی عمرو کے ۳ کو ۳ مین ضرب کرینگے اور ۳ کو ۹ پر قسمت کرینگے ہر خارج قسمت یعنی ۱ اور ایک ثلث دینار حصہ رسدی عمرو کا نکلیگا اور حصہ چار کو ۳ مین ضرب کرکے ۱۲ یعنی ۲۸ کو ۹ پر قسمت کرینگے خارج قسمت یعنی ۱ اور ایک تہائی دینار حصہ رسدی خالد کا نکلیگا اور حصہ ۲ کو ۳ مین ضرب کرکے ۶ کو ۹ پر قسمت کرینگے خارج قسمت یعنی ایک ثلث اور دو ثلث دینار حصہ بکر کا نکلیگا اور اسی مثال مین اگر مال ۳ دینار ہو تو تصحیح یعنی ۹ [illegible] بالثلث [illegible] ہر قرض خواہ کا حصہ جو ہی اوسکو فرق مال ترکہ مین ضرب کرینگے اور حاصل ضرب کو ۹ پر کہ وہ مجموع الدیون ہی قسمت کرینگے خارج قسمت حصہ رسدی ہوگا پس حصہ رسدی عمرو کا ۳ دینار اور خالد کا دو دینار اور بکر کا ایک ایک ثلث دینار نکلیگا

فصل تیرھوین بیان مین میراث خنثی کے

خنثی اوسے کہتے ہیں جو عضو مردی اور عضو زنی دونون رکھتا ہو یا دونون میں سے ایک بھی رکھتا ہو پھر اگر کسی طرح ایک جانب مردی یا زنی غالب ہو جاوے مثلاً آلہ مردی سے پیشاب کرے اور آلہ زنی سے نکرے یا بالعکس یا مردون کی طرح وطی کرے یا عورتونکی طرح وطی کرائے یا کسی اور طرح سے تو جس جانب کا غلبہ پایا جاوے وہی وہ ٹھہریگا اور اگر کوئی جانب غالب نہو مثلاً دونون عضو سے پیشاب کرے یا کوئی عضو نرکھتا ہو اور پیشاب کی جگہ ایک سوراخ ہو کسی

[illegible] تو وہ خنثیٰ مشکل ہے [illegible] اگر مشکل ہو تو [illegible]
بعض خنثیٰ کو اگر مشکل ہو وہ قرار دیتے ہیں بصورت فقط ان کی [illegible]
کم [illegible] یا [illegible] اور عورت [illegible] لے یا [illegible]
[illegible] عورت [illegible] اور اگر مشکل ہو تو [illegible] اگر غلبہ جانب مرد کا ہو
[illegible] اگر غلبہ جانب [illegible] کا ہو تو سب عورتوں [illegible]
اسکی عورت [illegible]

یہاں خنثیٰ کو [illegible] مثال اسکی [illegible] قرار دیتے ہیں خنثیٰ کو [illegible]
[illegible] اگر [illegible] وہ بھی ایک ابن عم ہوا وہ مشکل
ابن عم اول [illegible] ذوی الارحام
[illegible] ابن عم [illegible] خنثیٰ کو یہاں [illegible] قرار دیں گے

مثال اسکی [illegible] خنثیٰ [illegible] مسئلہ
[illegible] خنثیٰ [illegible] اصحاب فرائض [illegible] رہا تھا
[illegible] قرار دیں [illegible] قرار پاوے مستحق نصف کے اور مسئلہ
[illegible] ۳ [illegible] یہاں [illegible] خنثیٰ کا نقصان
ہو لہذا وہ مذکر قرار پایا مثال [illegible] خنثیٰ کو [illegible]
مسئلے میں اگر خنثیٰ کو عورت قرار [illegible] فرض [illegible] اور مسئلہ
[illegible] بطور عول کے ہو جاوے [illegible] قرار دیں تو وہ [illegible] عصبہ ہوا اور [illegible]
[illegible] عصبہ محروم رہتا ہے [illegible] عول نہیں ہوتا لہذا خنثیٰ [illegible]

فصل دوسری میراث حمل کے بیان میں

حصہ حمل کا اگر برابر ہو تو ان دونوں صورتوں میں حصہ حمل کے دونوں تقدیروں پر حصہ دیکھیں جو زیادہ ہو
مرد کا حصہ زیادہ ہو تو بقدر حصہ مرد کے رکھیں اور اگر عورت کا حصہ زیادہ ہو تو بقدر حصہ عورت کے
مثال مرد کے حصہ زیادہ ہونے کی **مثال**
جیسا کہ اگر حمل کو مذکر ٹھہراویں تو دو ثلث حصہ ترکہ کے اور اگر مونث ٹھہراویں تو ثلث اشنا
مرد کا حصہ بھی نصف ترکہ کے چھوڑیں گے مثال عورت کے حصہ زیادہ ہونے کی
مثال ان حمل کو مونث ٹھہراویں
تو وہ اخت لاب ہو اصحاب فرائض سے مستحق نصف کے ہوگی اور اگر مذکر ٹھہراویں
تو عصبہ ہو کر مستحق باقی کا اصحاب فرائض سے ہوگا یعنی حصے ان میں سے نصف اس
کے چھوڑیں گے یعنی ۸ سے ۵ اور ان میں سے ۳ رکھ چھوڑیں گے ہم لوگ
انتظار [illegible] لیکن [illegible] اس بات کے لیے کہ اگر حمل ایک سے
زیادہ متولد ہوں مثلاً دو یا تین پیدا ہوں یا دو سے زیادہ استحقاق ان کا اس قدر سے جو رکھا
گیا ہے زیادہ ہوگا پس جتنا [illegible] اس امر کا جس قدر استحقاق ان کا ہوگا اور وارثوں سے
لیا جاوے گا [illegible] اور وہ باقی وارث مستحق ہیں اگر حمل
اوس حصے کا پیدا ہو تو بہتر ہو اپنا حصہ لے لے اور اگر وہ بچہ پیدا ہو یا کم ہو الا پیدا ہو مثلاً
حصہ ان کا گھٹا یا تھا اور بنت پیدا ہوئی تو بقدر بنت کا حق ادا کر کے باقی
باقی وارثوں کو موافق ان کے حصوں کے دیویں اور اسی طرح اگر ایسا شخص پیدا ہو کہ اوس
کو کچھ نہ ملتا ہو مثلاً بنت ابن الابن کے لیے رکھ چھوڑا تھا اور بنت الابن پیدا ہوئی اوس
تین **مثال** پس پوری ترکہ وارثوں پر منقسم ہو جاوے گا اور
اس مولود کو کچھ نہ ملے گا ہم [illegible] بیت جو زیادہ ہے اگر وہ وارث ہو وارث ہے مستحق ہوگی [illegible]

حمل جو میت سے ہو اگر اکثر مدت تک پیدا ہو تو وارث ہی اوس میت سے اوسکو میراث ملیگی
اور جو ہو … بعد پیدا ہونے کے مر جاوے تو اوسکے اور لوگون کو باعتبار اسی قرابت کے
میراث ملیگی اور جو اکثر مدت سے زیادہ پہ پیدا ہو تو نہ وارث اوس میت کا ہو نہ اوس
وراثت … ہو ف اکثر مدت حمل کی دو برس ہی اگر دو برس تک بعد موت ایک
شخص کے اوسکی زوجہ سے لڑکا پیدا ہو اوسکا نسب اوس میت سے ثابت ہوگا یعنی وہ اوسکا
بیٹا قرار پاوے گا یعنی اسکو اوس میت سے میراث ملیگی اور باعتبار اس قرابت کے
اور … میراث ملیگی اور جو بعد دو برس کے پیدا ہو تو اوسکا نسب
میت سے ثابت ہوگا نہ اوسے میت سے میراث ملیگی اور نہ اوسکو باعتبار اس قرابت کے
کسی اور کو میراث ملے گی حمل غیر میت … وارث … اقل مدت حمل
میت کا جو اقل مدت حمل پہ پیدا ہو میراث پاوے اور جو اقل سے زیادہ پہ پیدا ہو اقل مدت
حمل کی ٦ مہینے ہیں اگر ایک شخص مر جاوے مثلاً اوسکے بھائی کی زوجہ حاملہ ہو اور مستحق اوسکی
میراث کے … ہوں اگر چھہ مہینے پر یا چھہ مہینے سے اندر بعد مرنے اس شخص کے وضع حمل
ہو تو وہ اس میت سے میراث پاوے گا اور جو چھہ مہینے سے زیادہ پر پیدا ہوا تو اوسکے
ارث سے محروم رہے گی حکم طفل کا پاؤں یا ناف یا سر … زندہ … وارث ہے ف
لڑکا اگر سر اور ناف یا اور سینہ زندہ پیدا ہوا اور مرگیا تو وارث ہی ف لڑکا یا سیدھا پیدا
ہوتا ہی کہ پہلے اوسکا سر نکلتا ہی پھر باقی بدن یا الٹا پیدا ہوتا ہی پہلے پاؤں نکلتے ہیں پھر
باقی بدن پس اگر پیدا ہونے میں لڑکا مرگیا تو اوسکا یہ حکم ہی کہ اگر سیدھا پیدا ہوا اور سینہ نکلنے
تک زندہ تھا تو وارث ہوگا اور اگر الٹا پیدا ہوا اور ناف نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا اور اگر پہلی
صورت میں فقط سر نکلنے ہی تک زندہ تھا اور سینہ نکلنے سے پہلے مرگیا اور دوسری صورت میں

اگر بعض حمل کے منفصل تمام نا نکلنے سے پہلے مر گیا تو وارث نہوگا وفات اوسکے از
قرار پایا چھٹی یہ ہے ترتیب ہو کہ جو حصہ اوسکے لیے موقوف ہوگا اوسمیں سے جو بچیگا اوسکا مستحق ورثہ
جو حصے وارثوں پر تقسیم ہوگا اور جب وارث نہ ٹھہرے گا تو وہ حصہ موقوف اوسکا
اون میں پہر تقسیم ہوجاویگا باعتبار سہام اونکے اوس میں سے اون کو ملیگا

فصل اٹھارھوین میراث مفقود کے بیان میں

مفقود اوسکو کہتے ہیں جو گھر سے چلا جاوے اور اوسکے جینے مرنے کی کچھ خبر نہو
اور یہی مفقود کا مال معطل ہو تا انقضای ایام ولادت اوسکی نوّے برس تک
اوسکی پیدایش سے یعنی جو شخص غائب ہوگیا ہو جب تک اوسکے پیدا ہونے سے نوّے برس
نگذرین اوسکا مال سرکار رہے تقسیم نہ کیا جاوے اگر ۴۰ برس کی عمر میں مفقود ہوا ۵۰ برس
اور اوسکا مال رکھا رہے اور اگر ۳۰ برس کی عمر میں مفقود ہوا ۶۰ برس اور اوسکا مال
رکھا رہے وعلی ہذا القیاس ثم یحکم بموته وغیر شمارش یعنی ایسے ہی حصہ اوسکا غیر سے معطل
رہے یعنی جب تک نوّے برس مفقود کی ولادت سے نگذرین جو کچھ اوسکو کسی مورث
سے کہ ایام غیبت اوسکی میں مرے حصہ پہنچے وہ بھی معطل رکھا رہے ثم ... در مال
دیگر ... یعنی مفقود نوّے برس تک اپنے مال میں حکم زندہ ہونے کا رکھتا ہے اور
نسبت حصے کے جو اوسکے لیے غیر کی میراث میں معطل رکھا جاوے حکم مردے کا رکھتا ہے ثم
پس مال وارث حالی ... وارث حالی پس مال اوسکا ملے حال کے وارثوں کو
اور حصہ پھر جاوے اوس پہلے وارث کو یعنی جب کہ نوّے برس گذر جائیں حکم موت مفقود کا لگایا جاوے
اب میراث اوسکی اون وارثوں کو ملے گی جو حال میں موجود ہیں اور جو اوس سے پہلے مر گئے اونکو

میراث نہ ملے گی اس واسطے کہ بعد مفقودی کے اوسکے جو پوتے پیدا ہوئے مفقود کی ولادت سے ایسے
مفقود سے کہ باپ اوسکا مالک نہیں ہوا جبکہ اوس وقت میں مر گیا اور کی حیات میں بھی
اور اسکا یہ واسطے کسی مورث سے حصہ رکھا گیا ہو وہ واپس ہو جاوے گا اوسی مورث کے
وارثوں پر جو مفقود کے وارث ہیں کو اوس میں سے کچھ نہ ملے گا اس واسطے کہ اوس حصے کی نسبت مفقود کو
ایام حیات میں حکم مردے کا ہو چکا گویا یہ مورث بحالت موت مفقود کے مرا

فصل سولہوین میراث مرتد کے بیان مین

مفقود وارث مسلم مرتد کا از دین مالک بر گردد شخص مرتد یعنی وہ کہ دین اسلام سے پھر گیا ہو
کسی کا وارث نہیں ہوتا مسلمان کا نہ دوسرے مرتد کا نہ کافر کا مگر یہ کہ ایک ملک کے سب لوگ
مرتد ہو جاوین تو وہ آپسمین ایک دوسرے کے وارث ہون گے ملک سے مراد یہ کہ ایک
بستی کے ایک پیشے کے یا ایک محلے کے سب لوگ مرتد ہو جاوین یہ مراد نہین کہ ساری ولایت کے
وفسیر سب مرد وسلام بمسلمان دیگرہ حق عوام مثل مال عورت مرتد کا
اور مال مرتد کا جو اوسنے حاصل کیا ہو حالت اسلام مین اوسکے ورثہ مسلمین کو پہنچے گا
اور جو مال ایسا ہو یعنی مال مرتد کا جو اوسنے حالت ارتداد مین حاصل کیا ہو وہ حق ہے تمام مسلمین کا
یعنی بیت المال مین رکھا جاوے اور مصالح مسلمین مین صرف ہووے جب دار الاسلام سے
چلا جاوے اور دار الحرب مین جا رہے اور قاضی حکم کر دے اس بات کا کہ وہ دار الحرب
مین جا ملا ہے تب اسے علاقہ ہو گیا اس حکم یا کہ وہ مر گیا اوس وقت سب احکام موت کے جاری ہو جاوین گے
اور اوسکا مال اوسکے ورثہ مسلمین کو حسب شرح مذکور پہنچے گا اور مرتدہ کے شوہر کو میراث
مال میں سے نہیں ملتی اس واسطے کہ بوجہ ارتداد کے وہ اپنے شوہر سے بائن ہو گئی اوسکی وجہ سے

پس اگر وقت وفات کے مسلمان ہو اور اگر حربی مرد ہو اسکا زوج شخص مسلمان کو میراث پاوے

فصل تیرھوین میراث اسیر کے بیان میں

حکم اسیر کا جب تلک حال اُسکا معلوم نہ ہو وہی ہے جو حکم مفقود کا گذشتہ ہے یعنی جب حربی مسلمانون کو گرفتار کرکے دار حرب کو اسیر کرکے لیجاوین اور پھر اونکا حال کچہ معلوم نہو حکم اونکا مثل مفقود کے ہے اور اگر حال معلوم ہو تو مثل سب مسلمانون کے ہے ہزاران ہزار شکر جناب باری عز اسمہٗ کا کہ یہ شرح مختصر اسکی توفیق و عنایت سے انجام کو پہونچی اور مطالب علم فرائض کے بہت سہل توضیح مع مثالون کے درج ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ناظرین کو احتیاج اور کتاب کی واسطے تحریر مسائل فرائض کے نہو گی توقع سب مطالعہ کرنے والون سے یہ ہے کہ حضرت مصنف اور شارح قلیل البضاعت کثیر الجنایت کو بدعاے خیر یاد کرین
اللّٰھم اعلی درجات المصنف فی الجنان وارزقنی خیر الدارین یا رحمن واغفر لی ولوالدی ولاساتذتی ولجمیع المسلمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ اجمعین فقط

وجہ مہر و دستخط بر خاتمہ

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھاپی گئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے

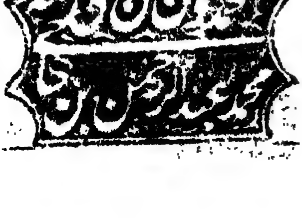

العبد
عبد الرحمن خان بن حاجی محمد روشن خان مرحوم مغفور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ سریع الحساب والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ احباب
پوشیدہ نہ رہے کہ جب بندہ نیازمند بارگاہ رب صمد المتضرع الی سید الانبیاء محمد عنایت احمد
تصنیف کتاب علم الفرائض سے فارغ ہوا اور وہ کتاب بفضلہ تعالی علم فرائض میں جامع اکثر
کتب فرائض سے ہوئی مناسب معلوم ہوا کہ ایک رسالہ مختصر علم حساب میں بھی تالیف کرے ہو واسطے
کمال علم فرائض کا بے علم حساب کے ممکن نہیں اور بغیر معلوم ہونے قواعد ضروریہ حساب کے تحریر
فرائض دشوار ہے اور رسائل علم حساب کے اکثر زوائد پر مشتمل ہیں جنکے ادراک کی ضرورت اہل فرائض کو
نہیں لہذا یہ رسالہ مختصر تحریر کرتا ہوں اور اس میں فقط وہی قواعد جو اہل فرائض کے کام آویں حاصل
اصول حساب کے وہی قواعد ہیں بکمال تلخیص درج کرتا ہوں واسطے سہولت ... ابن جب سنہ ۱۲۷۲ ہجری میں اتفاق
اسکی تصنیف کا ہوا نام اس رسالے کا تلخیص الحساب رکھا اور یہ رسالہ مشتمل ہے ایک مقدمے اور دو باب اور خاتمے پر

مقدمہ بیان میں طریق لکھنے ہندسوں کے

جاننا چاہیئے کہ حکماے ہند نے نو رقمیں واسطے اعداد کے مقرر کی ہیں ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ اور صفر کو

جب پہلے مرتبے میں کوئی عدد ہوں آحاد کہی ہوں اور دوسرے میں کہتے ہیں آور دوسرے مرتبے میں وہ واقع
ہوں دہائی ہوں اور انھیں عشرات کہتے ہیں اور جب تیسرے مرتبے میں واقع ہوں سیکڑے ہوں
اور انھیں مئات کہتے ہیں آور جب چوتھے مرتبے میں ہوں ہزار ہوں انھیں الوف کہتے ہیں اور اسیطرح
پانچویں مرتبے میں دس ہزار اور چھٹے مرتبے میں لاکھ اور ساتویں مرتبے میں دس لاکھ اور آٹھویں میں
کروڑ اور نویں میں دس کروڑ اور دسویں میں ارب اور گیارھویں میں دس ارب اور بارھویں میں کھرب اور
تیرھویں میں دس کھرب اور چودھویں میں نیل اور پندرھویں میں دس نیل اور سولھویں میں پدم اور سترھویں
میں دس پدم اور اٹھارھویں میں سنکھ اور انیسویں میں دس سنکھ جیسا کہ یہ بات اکن مرتبوں
مین ہیں اکائی دہائی سیکڑہ ہزار دس ہزار لاکھ دس لاکھ کروڑ دس کروڑ ارب دس ارب کھرب دس
کھرب نیل دس نیل پدم دس پدم سنکھ دس سنکھ اسی قاعدے کیطرف اشارہ ہے مثلاً
اگر پہلے مرتبے میں کوئی عدد ہو اور کوئی صفر ہو تو ایک ہوگا اور جو دوسرے مرتبے
میں ہو یعنی اس کے پہلے صفر ہو جیسے ۱۰ یا کوئی عدد جیسے ۱۱ تو وہ ایک دہائی ہوگا یعنی دس
اور جو پہلے مرتبے میں ہو اس لیے ۵ ہو ۱۵ اور دوسرے مرتبے میں ہو وہ دس ہوئے
پانچ اور دس مل کے ۱۵ ہوگئے اور جو تیسرے مرتبے میں ہو جیسے ۱۰۰ یا ۱۲۵ تو سیکڑہ ہوا اور چوتھے
مرتبے میں ہزار جیسے ۱۰۰۰ یا ۱۰۲۱ اور پانچویں مرتبے میں دس ہزار جیسے ۱۰۰۰۰ یا ۱۲۰۱۰ اور اسیطرح
اگر ایک اور دو پہلے مرتبے میں دو اور دوسرے مرتبے میں بیس جیسے ۲۰ یا ۲۵ اور تیسرے
مرتبے میں دو سو جیسے ۲۰۰ یا ۲۲۵ اور چوتھے مرتبے میں دو ہزار جیسے ۲۰۰۰ یا ۲۰۲۴ اور اسیطرح اگر
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور جب کہ پہلا ہوں واسطے نقطے اول میں لکھ دیتے ہیں جیسے ۱۰ اور ۲۰ اور ۳۰ کہ ان میں ایک
نقطہ لکھ دیتے ہیں اسواسطے کہ آحاد کا مرتبہ خالی ہے یا ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ کہ ان میں دو نقطے اول میں
لکھ دیتے ہیں اسواسطے کہ آحاد و عشرات خالی ہیں اور ۱۰۰۰ ۲۰۰۰ ۳۰۰۰ کہ ان میں بسبب
خالی ہونے آحاد و عشرات و مآت کے تین نقطے لکھ دیتے ہیں و علی ہذا القیاس اور جب بیچ میں
کسی مرتبہ کے عدد نہ ہو جیسے ۱۰۱ یا ۲۰۲ یا ۱۰۱۰ تو اول عدد و ان کے بیچ ہر ایک عدد [illegible]
[illegible] آوے اگر دو عدد سے پہلے بیچ کے مراتب میں
[illegible] نہ ہوں [illegible] ان نقطہ [illegible] جیسے ۱۰۰۱ یا ۲۰۰۲ یا
۳۰۰۳ یا ۱۰۰۵ [illegible] کا مرتبہ خالی ہے اور تیسرے میں آحاد کا اور
چوتھے میں [illegible] کا اور [illegible] نقطہ لکھ دیا **ف** عدد کی دو قسم ہیں صحیح اور کسر صحیح پورے
عدد کو کہتے ہیں جیسے ایک یا ۵ یا ۱۰ اور کسر حصے اور ٹکڑے کو کہتے ہیں جیسے نصف یعنی آدھا
یا ربع یعنی چوتھائی یا ثلث یعنی تہائی اگرچہ اہل فرائض کو واقفیت حساب عدد کی بہت ضرورت ہیں
لیکن اکثر مقاموں پر اعداد [illegible] کسر کا اہل فرائض کو بہت [illegible] ہوتا ہے اور کتاب علم الفرائض کی
فصل بارھویں میں بعضے حسابات کسر کا ذکر ہے لہذا اس کتاب میں ہر ایک کے لیے ایک ایک باب مقرر
کیا اور بطور [illegible] کے فصل [illegible] باب صحاح کا ہے اور قواعد کسر [illegible] قواعد صحاح [illegible] وقوف [illegible] صحاح [illegible] کیا

باب اول حساب یعنی صحاح کے بیان میں

اس باب میں [illegible] فصلیں ہیں فصل اول جمع کے بیان میں ہے دو عدد یا زیادہ عددوں کے
اکٹھا کرنے کو جمع کہتے ہیں جیسے ۱۰ اور ۱۵ [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ۲۵ ہوتے ہیں طریقہ
جمع کا یہ ہے کہ دو عدد یا [illegible] اگر [illegible] جمع کرنا منظور ہو تو [illegible] اس طرح لکھنا کہ آحاد کے
مقابل آحاد کے ہوں اور عشرات مقابل عشرات کے اور مآت مقابل مآت کے اور الوف مقابل

اوپر کے عدد سے طرح کی تو ہزار کا نیچے سے ۔ پھر لکیر کھینچیں پھر سیدھی طرف سے شروع کرے
ہر عدد کو مقابل کے جمع کریں اگر دو ہاتھ کم ہو جو ہو اوسے تلے اوس لکیر کے لکھا
ان ... لکھدیں اور اگر کوئی باقی حاصل ہو تو صفر لکھیں عدد ... اگلے مرتبہ پر جا اوس
دہائی سے زیادہ حاصل ہو تو عدد کو لکھدیں اور باقی کو اگلے مرتبہ پر ... آخر تک
عمل کریں اگر ... کوئی باقی ہے تو صفر ... لکھیں مثال ... آگے
مقابلے میں فقط صفر رہ جائے تو ... مقابلے میں ... ہو ...
... کریں جیسے ... باقی ... اور اگلا مرتبہ ... باقی کو تمام
صفر ... لکھنا چاہیے جیسے ... آٹھ اگر جمع سطور ... میں مقابل صفر ہوں اور
باقی نیچے ہو تو تلے اونکے نقطہ ایک ... جیسے مثال جمع زیادہ ... دو
میں ایک باقی ہے یا وہ ... حاصل ... طریقہ امتحان جمع کا یہ ہے کہ سب
... اعداد مجموعہ میں ہے ... کریں جو باقی ہے اوسے میزان کہتے ہیں
اوسے یاد رکھیں ... حاصل جمع میں ... کریں اس میں سے جو باقی ہے اگر پہلے باقی کے
برابر ہو تو حساب ... صحیح ہے ... مثال میں اعداد مجموعہ ... سمجھتے ہیں
... حاصل جمع کی میزان ... مثال ... میزان ہے اور آخر مثال میں ...
... فصل دوسری تضعیف کے بیان میں تضعیف یعنی دونا کرنا عدد کا حقیقت میں یہی جمع ہے کہ
عدد ... کیا جاتا ہے اور طریقہ ... جمع کا ہے ... دو سطر لکھنے کی ... ضرورت
نہیں ... لکیر کے سیدھی طرف سے شروع
... باقی ... حاصل ... لکیر کے ... جو دہائی حاصل ہو نقطہ
... اگلے مرتبے ... اور جو دہائی سے زیادہ حاصل ہو زیادہ کو لکھ کے

وہاں لیوانگے مرتبے کی نصف پر زیادہ کرینگے اور اسی طرح اخیر تک عمل کرینگے مثال
اور جسمرتبہ انکا اور دوسرا کا جسکے اوپر سے کم ہو بائی محفوظ ہو اوسکے لکھ کے نقل کیا جائے
اور جس مرتبے کے اوپر سے دوبارہ محفوظ ہوا وسکا نصف وہ دو جانکے سے دی جاے مثال
تنصیف کا یہ ہے کہ نصف سے طرح دین جو باقی
رہے کا کی طرح جو لائے ہوا وس سے بھی کو دے
اور کی طرح سمجھ و اسطرح دو اگر باقی پہلی بالائی کے برابر ہو تو نتالیا
بیان جو ایک وال میں ہم دو عدد کی جز ان دو ایک مثال ہوا
فصل تیسری تنصیف بیان میں تنصیف کے معنی آدھا کرنا
اور طریقہ عمل اسکا یہ ہے کہ کہ اوسکے تلے خط کھینچ لیا جائے
طرح سے ہر عدد کے نصف کو اوسکے تلے اگر نصف ہو دو یعنی طاق عدد
سیدہا پائی کا نصف اوسکے تلے لکھیں اور باقی ایک کو باقی ایک رکھیں
ترکیب کرینا اور اس مرکب کا نصف پہلے عدد کے سیدھی طرف لکھیں اسی طرح عمل تمام
کریں مثال $\frac{4}{2}\ \frac{6}{3}\ \frac{8}{4}$ اور اگر عمل تمام ہو سکے کہ وہ نصف صحیح ہے تو صورت نصف
کی یعنی اسکے تلے پہلی مرتبہ حاصل لکھیں مثال اور اگر اوپر اعداد یا حصہ
ایک کی صورت ہو اور یا بعد مرکب ہو تو اوسکے تلے صفر لکھیں اور پہلی مرتبہ نصف
تلے پہلی مرتبہ حاصل کے لکھیں مثال اور دوسری صورت میں ایک کی
صورت کو باقی سے مرکب کریں اور اوسکا نصف تلے اوسکے لکھیں مثال
اور اگر ایک کی صورت آخر میں ہو تو اوسکا حاصل سے مرکب کر کے نصف
اوسکے تلے خالی چھوڑیں کیونکہ ضرورت صفر کی نہیں مثال

[illegible] ہوگا [illegible]

فصل چوتھی تفریق کے بیان میں

[illegible] ایک عدد کے [illegible] اور [illegible] دوسرے عدد سے [illegible] جیسے [illegible]

[illegible] ایک [illegible] تفریق کا یہ ہے کہ کم عدد کو نیچے اور بڑے عدد کو اوپر [illegible]

[illegible] عدد [illegible] اور [illegible] اسی طرح کہ مراتب ایک کے دوسرے سے

مقابل ہوں [illegible] دونوں [illegible] شروع کرکے ہر مرتبہ کو [illegible]

[illegible] کم کریں اور باقی کو [illegible] خط [illegible] کے مقابل لکھیں اگر کچھ نہ بچے تو صفر لکھ دیں اور اگر اوپر والا عدد

[illegible] نیچے والے عدد کو [illegible] کم کریں [illegible] اوپر کے اگلے مرتبہ سے ایک کم کرکے

[illegible] اور اس باقی سے اسکے مقابل کو کم کریں مثال [illegible]

اور اگر ایسی صورت میں اوپر والے عدد کے بعد ایک صفر یا کئی صفر ہوں تو سب صفروں پر ۹ کی صورت

[illegible] اور ان صفروں کے [illegible] والے عددوں کو [illegible] کم کریں اور [illegible] صفروں کے [illegible]

[illegible] ایک کم کرکے باقی [illegible] اور [illegible] اس باقی [illegible] کم کریں مثال

[illegible] اگر دونوں سطروں میں مقابل صفر ہوں ایک صفر [illegible] مثال [illegible]

[illegible] کے عدد کے مقابل اوپر صفر ہو تو [illegible] کم کرکے باقی [illegible]

[illegible] سے ایک کم کرکے باقی [illegible] عدد تحتانی [illegible] باقی سے کم کریں مثال

[illegible] صفر [illegible] صفر ہوں [illegible] ۹ کی صورت [illegible]

[illegible] ایک کم کرکے باقی [illegible]

مثال [illegible] اور اگر [illegible]

[illegible] ایک [illegible] مقابل [illegible]

[illegible] صفر سے تفریق کا ہی کرین مثال ہے [illegible]

[illegible] اور [illegible] بعد [illegible] حاصل یا [illegible]

[illegible] مثال [illegible] مثال دوسری [illegible]

[illegible] کیا [illegible]

[illegible] کے مقابلے میں [illegible]

[illegible] تفریق کا اس طرح ہے کہ [illegible] کی میزان سے [illegible] کی میزان [illegible]

[illegible] اسکی میزان [illegible] کے [illegible]

[illegible] حاصل تفریق [illegible]

[illegible] میزان [illegible]

[illegible] میزان حاصل تفریق [illegible]

[illegible]

فصل [illegible] کے بیان میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ضرب مفرد کی مضروب میں اگر عدد کی آحاد میں ضرب ہو [illegible]
[illegible] ایک ہی عدد سے ضرب ہو وہ بڑھتا نہیں جیسا کہ [illegible] رہتا [illegible]
اور دونوں کی ضرب کا اس نقشہ میں ذکر ہو گیا سب کو چاہیے کہ جو حاصل ضرب آحاد [illegible]
جو اس نقشہ میں درج ہیں حفظ یاد کر لے کیونکہ بغیر اس کے یاد کئے حساب ضرب میں مشکل پڑتی ہے

مضروب فیہ

۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	[illegible]	
۱۸	۱۶	۱۴	۱۲	۱۰	۸	۶	۴	۲	
۲۷	۲۴	۲۱	۱۵	۱۰	۱۲	۹	۶	[illegible]	
۳۶	۳۲	۲۸	۲۴	۲۰	۱۶	۱۲	۸	۴	
۴۵	۴۰	۳۵	۳۰	۲۵	۲۰	۱۵	۱۰	[illegible]	
[illegible]	۴۸	۴۲	۳۶	[illegible]	۲۴	[illegible]	۱۲	۶	
[illegible]	۵۶	۴۹	۴۲	۳۵	۲۸	۲۱	۱۴	۷	
[illegible]	۶۴	۵۶	۴۸	۴۰	۳۲	۲۴	۱۶	[illegible]	
۸۱	۷۲	۶۳	۵۴	[illegible]	۳۶	۲۷	۱۸	۹	

اس نقشے میں اوپر کی طرف کے عدد مضروب میں اور نیچے کے مضروب فیہ اور باقی [illegible]
[illegible] حاصل ضرب مثلاً [illegible] مضروب و مضروب فیہ [illegible] ۹ کو [illegible]
[illegible] حاصل ہوتے ہیں [illegible] خانوں میں [illegible]
مقابل ہو [illegible] طولی کے [illegible] ۹ کو [illegible]
اور خانے میں [illegible] جو عرض ۹ سے مقابل ہوا [illegible]

[illegible] عمل [illegible] کی [illegible]

[illegible] ضرب [illegible] ایک [illegible]

[illegible] ضرب کرین [illegible] ایک [illegible] دونون جانب [illegible]

[illegible] حاصل [illegible] طرح [illegible]

[illegible] اس طرح [illegible] کی [illegible] ضرب [illegible] حاصل [illegible]

[illegible] کو [illegible] مین ضرب کیا

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] طریقہ [illegible] طرف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ضرب [illegible]

[illegible]

[illegible] ضرب [illegible] طرف [illegible]

[illegible] ضرب [illegible]

[illegible] دونون [illegible]

[illegible] طرح [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] کی [illegible]

مراتب صفروں کے خانے [illegible] اور اول [illegible] مراتب صفر [illegible]

[illegible]

[illegible] ضرب کرے [illegible] ایسے خانے میں لکھے [illegible]

بائیں طرف کا آحاد [illegible] خانے کے مثلث تحتانی میں ثبت کرے [illegible]

فوقانی میں [illegible] مشہور [illegible] تحتانی کو خالی رکھے [illegible] صفر [illegible]

تحتانی میں [illegible] عشرہ کا [illegible] آحاد [illegible] حاصل ہوں آحاد کو مثلث تحتانی [illegible]

کے [illegible] کو فوقانی [illegible] اور اسی طرح [illegible] عمل تمام کرے [illegible] طرف کے

[illegible] مثلث [illegible] خانے [illegible]

عددوں کو [illegible] دو خطوط [illegible] جمع کرے [illegible] حاصل [illegible] شکل [illegible]

طور [illegible] اس طرح پر رقم کرے کہ مقابل ایک ایک خانے کے ایک ایک [illegible] مرتبہ [illegible]

[illegible] حاصل جمع ہر [illegible] دو خطوط [illegible] کا اس کے مقابل لکھا جاوے مگر [illegible] مراتب [illegible] خانوں

سے [illegible] باہر [illegible] وہ بائیں طرف شکل کے لکھے جاویں گے اور [illegible]

[illegible] مقابلے میں [illegible] ایک [illegible] کے بائیں [illegible]

لکھنا چاہیے [illegible] اس بات کی [illegible] حاصل ہوگی [illegible] مثال

آحاد مضروب یا مضروب فیہ کے مقابلے میں جتنے خانے ہوں سب خالی [illegible]

اور [illegible] حاصل ضرب [illegible] کے نیچے کا مثلث خالی ہو [illegible] خانے کے

نیچے صفر لکھا جاوے [illegible] اسی طرح [illegible] خالی ہوں تو [illegible] خانے

کے [illegible] میں بھی صفر لکھا جاوے مثال

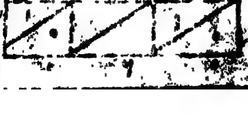

[illegible] مثلث میں

جو صفر کو مضروب یا مضروب فیہ [illegible] خانے بنانے کی [illegible]

[illegible] ہوگا اور [illegible] اسی طرح [illegible] ضرب کے شکلے

[illegible] معلوم [illegible] ضرب [illegible] مثال

امتحان [illegible] ضرب [illegible]

ضرب [illegible] حاصل [illegible]

[illegible] خطا [illegible] مثال [illegible]

[illegible] حاصل [illegible] فصل [illegible]

قسمت [illegible] ہیں ایک عدد کو دوسرے عدد کے شمار پر برابر تقسیم کرنا جسے [illegible] مقسوم

کہتے ہیں اور جسپر [illegible] عدد کو مقسوم علیہ اور جو حاصل ہو [illegible] خارج قسمت کہتے ہیں مثلا

۲۴ کو ۶ پر تقسیم کیا [illegible] برابر [illegible] حاصل ہوا [illegible] تو ۲۴ مقسوم

۶ مقسوم علیہ [illegible] خارج قسمت [illegible] طریقہ قسمت کا یہ ہے کہ اگر مقسوم علیہ ایک رقم ہو تو مقسوم کو لکھکر

[illegible] خط [illegible] مقسوم علیہ [illegible] فصل [illegible] ایک خط [illegible]

لکھو [illegible] بعد اسکے آخر مرتبہ مقسوم سے شروع کرو اور دیکھو کہ مقسوم علیہ [illegible] کتنی بار کم ہو سکتا

[illegible] بالکل [illegible] ہو سکتا [illegible] خط [illegible] کے مقابل [illegible] مرتبہ مقسوم کے [illegible]

اور [illegible] مرتبہ مقسوم کا اگر مقسوم علیہ [illegible] بالکل [illegible] ہو جائے تو اوسکے [illegible]

[illegible] واسطے علامت صفر کی لکھو اور [illegible] طرف [illegible]

اسی طرح عمل کرتے جاؤ اور اگر [illegible] باقی [illegible] مرتبہ مقسوم کے [illegible]

اوسکے [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] ہو سکتا [illegible]

[illegible] خط عرضی کے حاصل [illegible] خارج قسمت [illegible] مثال

اور اگر آخر مین کچھ بچ رہے تو اوسکو مقسوم علیہ سے نسبت کرے جو کسر حاصل ہو اوسکو [illegible] خارج کے تلے لکھدے مثال [illegible] (۸ اور اگر مرتبہ اخیرہ کی صورت مقسوم علیہ کی صورت سے کم ہو تو اوسکو ماقبل آخر سے مرکب کرکے ابتدائے عمل ماقبل آخر سے کرے مثال [illegible] (۹ اور اگر بیچ مین یا ابتدا مین کوئی ایسا عدد آپڑے کہ مقسوم علیہ سے کم ہو [illegible] اوسکے تلے صفر لکھین اور بیچ والے عدد کو ماقبل سے مرکب کرکے مقسوم علیہ کو نسبت [illegible] مرکب کی بھی [illegible] آدمی [illegible] کہ [illegible] اس مین سے کم ہو سکتا ہی جو بارکہ ہو سکتا ہو [illegible] ماقبل صفر [illegible] عدد کو بجانب مقسوم علیہ کے نسبت کرین مثال [illegible] (۱۰ اور اگر ابتدائے مقسوم مین یا وسط مین صفرین ہون یا [illegible] سے مرکب کرین تو اوسمین بھی صفر خارج قسمت مین نقل کرین مثال [illegible] (۱۱ اگر مقسوم علیہ کے ساتھ مین ایک صفر یا زیادہ ہون بعدد صفر و نکے ابتدائے مقسوم [illegible] اوسکو [illegible] اگر [illegible] مرتبے مقسوم [illegible] مرکب مین [illegible] کیا مثال [illegible] (۱۲ اگر صفر بعد مرکب ہون یا مرتب [illegible] ہون تو اوسکو مقسوم [illegible] کی جانب نسبت کرے [illegible] صورت اول [illegible] کے تلے لکھے مثال [illegible] (۱۳ [illegible] دوسری [illegible] (۱۴ اگر مقسوم علیہ [illegible] قسمت [illegible] کہ عدد مقسوم کو لکھکر اوسکے تلے دو خط عرضی کھینچے [illegible] [illegible] ایک سطر لکھے [illegible] ہوا تلے دونون کے مقسوم علیہ کو [illegible] لکھے کہ [illegible] کا آخر مرتبہ مقسوم سے مقابل ہو اور [illegible] عدد کہ بمقابل مرتب مقسوم [illegible] طرح برلکھے [illegible] مقسوم علیہ کا [illegible] آخر مقسوم [illegible] سے مقابل [illegible] [illegible] ہر ایک مرتبے مین مرتبہ مقسوم علیہ سے ضرب کرے [illegible] حاصل [illegible] [illegible] مقسوم مین [illegible] جب ایسا عدد حاصل ہو اوسکو بمقابلے اول [illegible] کے درمیان دونون خطون کے لکھدے اور اوسکو ہر مرتبہ مقسوم علیہ مین ضرب کرکے

حاصل ضرب کو مراتب مقابلہ مقسوم سے تفریق کرے اور پس اگر وہ مراتب ... ہو جاوین اور
جملہ محو یعنی صفر ہی ہوتا خط بصورت زبر کے کھینچ دے اور اگر ... پس مراتب مقسوم
کے لکھدے اور مقسوم علیہ کو ایک مرتبہ کو داہنی طرف ہٹا کر ...
... ایسا کوئی عدد ... مقسوم ... زبر کے کھینچ ... عدد ...
جسکے حاصل ضرب کا مراتب مقسوم ... یعنی انتقال مرتب مقسوم ... اسکے مقابلے مین
ہو ... درمیان ... اسکے مقابل میں
اول قسمت ... حساب ... مقسوم علیہ میں ضرب کرکے مراتب مقسوم
... ایک مرتبہ کو مقسوم علیہ کو ... طرف ہٹا کے
... اسی طرح عمل کرے مثال ... مثال ... دوسری
... باقی ... قسمت کا ... میں مخرج ...

[illegible]

اور آخر میں ... مخرج ... مقسوم علیہ
کے نسبت ... حاصل ... قسمت ... مثال
... میں ... صورت واقع ہو کہ مقابلہ مراتب مقسوم علیہ
... مراتب مقسوم ... مقسوم علیہ سے کم ہوں تو مقابل اول مراتب مقسوم ... مقسوم علیہ
... وہی ... مقسوم علیہ ... داہنی طرف ایک مرتبہ ... عمل کرے مثال

[illegible]

اور بقدر اعداد ... مقسوم علیہ ... مقسوم
... چھوڑ دیے جاوین اور قسمت ... مقسوم علیہ میں ...
... ایک صورت مقسوم کے بعد خط قوسی کی لکھے ... مثال
(۱۲۰ [illegible] مثال دوسری (۱۲۰ [illegible] اگر ...

[illegible] کل فنا ہوجاوین تو اون صفرون کو بعینہ خارج
قسمت [illegible] مثال [illegible] اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ بوقت عمل کے مقسوم
مین [illegible] اور [illegible] سکا [illegible] باقی رہے تو اون [illegible] کسر لکھ دین اور عمل
[illegible] فرض کرکے [illegible] مثال [illegible] طریقہ امتحان قسمت کا یہ ہے کہ میزان خارج
قسمت [illegible] علیہ مین ضرب [illegible] مین حاصل ضرب کی میزان اگر میزان
مقسوم [illegible] مثلاً مثال آخر [illegible] میزان خارج قسمت کی
[illegible] میزان مقسوم علیہ [illegible] تو تیر مین ضرب دیا تو ہوئے [illegible] مقسوم
کی میزان [illegible] میزان خارج [illegible] اوسکو میزان مقسوم علیہ
[illegible] ضرب کیا [illegible] یعنی ۲ [illegible] میزان [illegible] مقسوم کی میزان ہے اور اگر
مقسوم [illegible] میزان خارج قسمت کے میزان مقسوم علیہ
مین [illegible] میزان [illegible] لیکن [illegible] کی [illegible] میزان مقسوم کے مطابق کرین
مثلاً [illegible] مقسوم [illegible] ۱۱ [illegible] اوسکی میزان [illegible] حاصل ضرب میزان
[illegible] اور میزان مقسوم علیہ [illegible] اوسکی میزان [illegible] میزان مقسوم کی ہے

باب دوسرا حساب کسور کے بیان مین

[illegible] ایک مقدمہ اور پانچ فصلین [illegible] مشتمل [illegible] چند فائدون سے
کسر [illegible] ہے جیسے ایک ثلث یا ایک سبع یا مکرر ہو جیسے دو ثلث اور تین ربع اور
[illegible] معلوم ہو جیسے نصف
و ثلث [illegible] مخرج [illegible] سکے اور [illegible]
نہ نکل سکے جیسے نصف کا مخرج [illegible] ۳ اور ربع کا ۴ [illegible] ہوئین

ہے کا مخرج گیارہ اور جو عدد مخرج کسر مفرد کا ہوتا ہے وہی مخرج کسر مکرر ہوتا ہے مثلاً ثلثین مخرج
ثالث کا ہے ثلثان کا بھی ہے اور چار مخرج ایک ربع کا ہے تین ربع کا بھی ہے اور مخرج کسر مضاف کا
وہ عدد ہے کہ ضرب مخرج مضاف سے مخرج مضاف الیہ میں حاصل ہو مثلاً نصف سدس کا مخرج
۱۲ ہے اسواسطے کہ نصف کا مخرج ۲ ہے اور سدس کا مخرج ۶ ہے دو کو ۶ میں ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوئے یا
مثلاً ربع الخمس کا مخرج ۲۰ ہے اسواسطے کہ ربع کا مخرج ۴ ہے اور خمس کا مخرج ۵ چار ۵ میں ضرب کیا
۲۰ ہوئے اور کسر معطوف کے مخرج نکالنے کا یہ طریقہ ہے کہ درمیان دونوں کے مخرجوں کے
اگر نسبت تداخل ہو یعنی ایک دوسرے کو فنا کر دیتا ہے جیسے نصف اور ربع مخرج نصف کا یعنی
دو مخرج ربع یعنی چار کو فنا کر دیتا ہے تو ایسی صورت میں بڑا عدد دونوں کا مخرج ہے جیسے مخرج
نصف ربع کا ۴ ہے اور مخرج نصف و سدس کا ۶ اور اگر دونوں کے مخرج میں توافق ہو
یعنی ایک دوسرے کو فنا نکرے اور کوئی اور عدد سوا واحد کے اون دونوں کو فنا کرے جیسے ربع
اور سدس مخرج ربع یعنی چار مخرج سدس یعنی ۶ کو فنا نہیں کرتا اور ان دونوں کو دو فنا کرتا ہے یا سدس
و تسع کہ ۶ ۹ کو فنا نہیں کرتا اور ان دونوں کو تین فنا کرتا ہے تو ایسی صورت میں ایک کے مخرج کے
وفق کو دوسرے مخرج میں ضرب کریں جو حاصل ہو سب دونوں کسروں کا مخرج ہوگا اور وفق ایسے
کسر کو کہتے ہیں جسکا مخرج عاد و فنا کنندہ ہو مثلاً ۴ اور ۶ کا فنا کنندہ ۲ ہے کہ مخرج نصف ہے
پس چار کا وفق نصف چار کا ہے یعنی ۲ اور ۶ کا وفق نصف ۶ کا ہے یعنی ۳ پس ۲ کو ۶ میں
ضرب کیا یا ۳ کو ۴ میں ۱۲ حاصل ہوئے سو وہی نصف اور سدس کا مخرج ہے اور جیسے
نکلیگا جیسے مخرج سدس و تسع کے یا ۲ کو ۹ میں ضرب کریں یا ۳ کو ۶ میں ۱۸ حاصل ہونگے
وہی مخرج سدس و تسع کا ہے اور اگر دونوں کے مخرجوں میں تباین یعنی ایک دوسرے کو فنا
نہ کر سکے اور نہ سوا واحد کے اور کوئی عدد دونوں کو فنا کر سکے تو ایک کو دوسرے میں ضرب کریں پس

واسطے ... مخرج ربع اور سبع کے ۴ کو ۷ میں ضرب کیا ۲۸ ہوئے وہ مخرج دونوں کا
ہے فائدہ اگر کسور قدر دو سے زیادہ ہوں تو اون سب کو لکھے کہ نسبت مخرج اول اور مخرج
مخرج کسر دوم کے لحاظ کرکے حسب قاعدہ سابق الذکر کے عمل کرے اور حاصل کی نسبت ساتھ
مخرج کسر ثالث کے دیکھے اور جیسی نسبت ہو مطابق اوسکے عمل کرے پھر نسبت درمیان اس
حاصل کے اور مخرج کسر رابع کے لحاظ کرے اور اسی طرح بہ آخر تک عمل تمام کرے واسطے
توضیح اور تفہیم کے طریقہ استخراج مخرج مشترک کسور تسعہ مشہورہ کا بیان کیا جاتا ہے کسور مذکورہ
یہ ہیں نصف ½ ثلث ⅓ ربع ¼ خمس ⅕ سدس ⅙ سبع ⅐ ثمن ⅛ تسع ⅑ عشر ⅒ مخرج نصف کا دو ہے اور ثلث کا
تین ان دونوں میں تباین ہے لہذا دو کو تین میں ضرب کیا ۶ ہوئے ۶ ساتھ مخرج ربع یعنی
۴ کے نسبت توافق بالنصف رکھتا ہے لہذا اوسکے نصف کو ۴ میں ضرب کیا ۱۲ ہوئے ۱۲ ساتھ
مخرج خمس یعنی ۵ کے تباین رکھتا ہے لہذا ۱۲ کو ۵ میں ضرب کیا ۶۰ ہوئے ۶۰ اور مخرج سدس یعنی ۶
میں تداخل ہے پس ۶۰ پر اکتفا کرکے نسبت اوسکی ساتھ مخرج سبع یعنی ۷ کے لحاظ کی تباین پایا
پس ۶۰ کو ۷ میں ضرب کیا ۴۲۰ ہوئے اور ۴۲۰ اور مخرج ثمن یعنی ۸ میں توافق بالربع ہے پس ۴۲۰ کو
آٹھ کے ربع یعنی ۲ میں ضرب کیا ۸۴۰ ہوئے ۸۴۰ میں اور ۹ میں جو مخرج تسع کا ہے توافق بالثلث
ہے لہذا اوسکو ۹ کے ثلث یعنی ۳ میں ضرب کیا ۲۵۲۰ ہوئے اور اوسکے ساتھ مخرج عشر یعنی ۱۰
کے نسبت تداخل ہے لہذا اوسی پر اکتفا کیا پس مخرج کسور تسعہ ۲۵۲۰ ہے کسور تسعہ مذکورہ کو
لکھتے ہیں اور ... کے سوا سب کسروں کو ... فائدہ ... لکھنے کسر کا یہ ہے کہ صورت
مخرج کی لکھے اوسکے اوپر ... لکھتے ہیں پھر اگر اوسکے ساتھ کوئی صحیح نہو تو اوسکو
... لکھ کر رکھتے ہیں پس ایک نصف کی یہ صورت ہے ½ اور دو ثلث کی یہ صورت ہے
⅔ اور چار حصے میں ... حصے کی یہ صورت ہے ... اور اگر ساتھ کسر کے صحیح ہو تو اوسا مرتب صحیح کے

ہے صورت کسر کی صحیح ہے یعنی مثلاً سوا پانچ یون لکھینگے ۵¼ اور بعد ... صحیح کو یون لکھتے
٥/٢ وعلی ہذا القیاس اور کسر مضاف جو ہے اوسکے بیان مین مخرج نصف الاضافی اسکے لفظ
لکھہ دیتے ہین ایسا ایک گیارھوان حصہ تیرھوین حصے کا یون لکھینگے ا/١١ من ١٣ ف فتجنیس اسے
کہتے ہین کہ عدد صحیح کو از جنس کسر کر لین اور طریقہ اوسکا یہ ہے کہ عدد صحیح کو اوس کسر کے مخرج مین
جسکی جنس سے کرنا منظور ہے ضرب کرین حاصل ضرب کو مجنس کہتے ہین اور اگر اوس صحیح کے ساتھ
کسر ہو تو عدد اوس کسر کا اوس حاصل ضرب پر بڑھا لین مثلاً ۳ کو از جنس ربع کرنا منظور ہو تو ۳ کو
مخرج ربع یعنی ۴ مین ضرب کرین حاصل یعنی ۱۲ مجنس ہوگا اور اگر ۲⅕ کی تجنیس منظور ہو تو ۲ کو
مخرج خمس ۵ مین ضرب کرکے ایک اوس پر بڑھا لین حاصل یعنی ۱۱ مجنس ہوگا ف فرع سے
کہتے ہین کہ کسور کو صحیح بنا لین جب تک شمار کسر مخرج سے کم ہے اوسکا عدد صحیح نہین بن سکتا
جیسے ½ یا ¾ اور جب شمار کسر مخرج کے برابر ہو تو واحد ہو جاتا ہے جیسے چار ربع اور ۵ خمس ایک
ہین جب شمار کسر کی مخرج سے بڑھ جاوے تب مخرج پر قسمت کرین خارج قسمت عدد صحیح
ہوگا اور جتنا باقی رہا اتنی کسر ہے اوسی مخرج سے مثلاً ۸ ربع دو ہین اس واسطے کہ ۸ کی قسمت سے مخرج
ربع یعنی ۴ پر دو حاصل ہوتے ہین اور ۹ ربع دو اور ایک ربع ہین اس واسطے کہ ۹ کی قسمت سے ۴ پر بھی
حاصل ہوتا ہے یا خمس کے ۱۷ ہوتے ہین یا ۳ خمس ۲ ہوتے ہین **فصل اول جمع کسور کے بیان مین**
طریقہ جمع کسور کا یہ ہے کہ مخرج مشترک سے سب کسرون کا لیکے لحاظ کرین کہ عدد مجموع مخرج کے
برابر ہے یا اوس سے کم یا زیادہ اگر برابر ہو تو حاصل واحد ہوگا مثلاً نصف اور ثلث اور سدس کا
مخرج مشترک انکا ۶ ہے اوسکا نصف ۳ ہے اور ثلث ۲ ہے اور سدس ایک مجموع ان سب کا ۶
ہوتا ہے کہ مخرج سے برابر ہے پس حاصل واحد ہے یا ۳ ربع اور ایک سدس اور ایک نصف سدس مخرج
مشترک انکا ۱۲ ہے اور اوسکے ۳ ربع کے ۹ ہوتے ہین اور سدس کے دو اور نصف سدس کا ایک مجموع ۱۲

پس حاصل [illegible] ہوا اور اگر زیادہ ہو تو اس مجموعے کو مخرج پر قسمت کریں خارج قسمت حاصل جمع ہوگا
مثال نصف اور ثلث اور ربع مخرج مشترک ۱۲ ہی نصف اسکا ۶ اور ثلث ۴ اور ربع ۳ سب ۱۳
ہوئے ۱۳ کو ۱۲ پر قسمت کیا خارج یعنی ۱ اور نصف سدس حاصل جمع ہی اور اگر کم ہو تو مجموعے کو مخرج
سے نسبت کریں مثال سدس اور ثلث نصف ہی اسواسطے کہ مخرج مشترک ۶ ہی اوسکا ثلث ۲
اور ایک سدس سب ملکر ہوئے ۳ نسبت ۶ سے نصف ہی تتمہ تنصیف کسر کا قاعدہ یہ بھی مثل
قاعدہ جمع کے ہے یعنی کسر کو مخرج سے لیکے دو چند کریں پھر اگر مخرج کے برابر ہو تو [illegible]
حاصل تنصیف [illegible] ہوگا مثلاً ایک نصف کو دو چند کریں مخرج نصف ۲ ہی پس نصف یا ایک
دو چند کیا ۲ ہوئے مخرج کے برابر پس صحیح ہوا نصف کا ایک ہوا اور اگر کم حاصل ہو تو مخرج کی طرف
نسبت کریں مثلاً ایک ربع کو دو چند کیا نصف ہوتا ہی اسواسطے کہ مخرج ربع کا ۴ ہی اوسکے
ربع یعنی ۱ کو دو چند کیا ۲ ہوئے نسبت ۴ سے نصف ہی اور اگر زیادہ حاصل ہو تو اوسکو مخرج پر قسمت
کریں خارج قسمت حاصل تضعیف ہوگا مثلاً ۳ ربع کی تضعیف [illegible] ایک اور نصف حاصل
ہوتا ہی اسواسطے کہ مخرج ۴ ہی اوسکے تین ربع یعنی ۳ کو دو چند کیا ۶ ہوئے [illegible] زیادہ
ہیں ۶ کو ۴ پر قسمت کیا خارج ہوا ایک اور نصف یہی حاصل تضعیف ہی

فصل دوسری تفریق کسور کے

بیان میں طریقہ تفریق کسور کا یہ ہی کہ مخرج مشترک سے دونوں کسر لے لیں پھر کم کو زیادہ
سے کم کریں اور باقی کو مخرج کی طرف نسبت کریں مثلاً [illegible]
کریں حاصل ایک نصف سدس ہوگا اسواسطے کہ مخرج مشترک ۱۲ [illegible] اوسکے
[illegible] اوسکے ۳ ربع یعنی ۹ میں سے کم کیا [illegible] باقی [illegible] السدس
مثال دوسری نصف کو ۴ خمس سے کم کیا تین عشر باقی [illegible] مخرج مشترک ۱۰ ہی
اوسکے نصف یعنی ۵ کو [illegible] اوسکے ۴ خمس یعنی ۸ [illegible] کم کیا [illegible] نسبت [illegible]

سو عشر ہیں تتمہ تضعیف کے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جب کسر کا مخرج زوج ہو اوسکا نصف لے لیں
چار خمس کی تضعیف سے آٹھ خمس حاصل ہوئے یعنی اگر فرد ہو تو اوسکو بجانب ضعف مخرج کے نسبت
کریں بس تین ربع کا تضعیف ۲ ثمن ہے جو دوسرا ہے کہ جب مخرج ربع یعنی ۴ سے ... [illegible]
اور یہ نسبت ۸ کے نصف ۴ کا ہے ۲ ثمن ہے۔ فصل دوسری ضرب کسور کے بیان میں ضرب
کسور کی پانچ قسمیں ہیں ضرب کسر کی صحیح میں اور ضرب مختلط یعنی کسر اور صحیح کی صحیح میں اور
ضرب کسر کی کسر میں اور ضرب مختلط کی کسر میں اور ضرب مختلط کی مختلط میں اول کا طریقہ
یہ ہے کہ صورت کسر کو صحیح میں ضرب کریں اور حاصل کو مخرج پر قسمت کریں اگر مخرج سے زیادہ ہو
مثال ۳ خمس ۵ میں ۳ کو ۵ میں ضرب کیا ۱۵ حاصل ہے وہ مخرج ربع یعنی ۴ سے زیادہ ہے [illegible] کو
۴ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی ۳ حاصل ضرب ہے تین ربع کا ۵ میں اور اگر مخرج سے کم حاصل
ہو تو حاصل کو مخرج کی طرف نسبت کر لیں مثال ایک نصف سدس میں ایک کو ۳ میں
ضرب کیا ۳ ہوئے ہے بجانب مخرج نصف سدس کے کہ ۱۲ ہے نسبت کیا ۳ ۱۲ اسکے ربع ہیں بس
ربع حاصل ضرب ہے اور اگر حاصل ضرب عدد کسر صحیح میں مخرج سے برابر ہو تو حاصل احد ہوگا مثال
ایک ربع ۴ میں ایک کو ۴ میں ضرب کیا ۴ ہوئے یہ وہی مخرج ربع کا ہے بس حاصل ایک ہے قسم دوم
یعنی مختلط کی صحیح کا طریقہ یہ ہے کہ مختلط کو مجنس کر کے صحیح میں ضرب کریں اور حاصل کہ ہمیشہ اس قسم میں
مخرج سے زیادہ ہوگا ہی مخرج پر قسمت کریں خارج قسمت حاصل ضرب ہوگا مثال دو اور تین خمس ۴
میں دو اور تین خمس کا مجنس ۱۳ ہے اوسکو ۴ میں ضرب کیا ۵۲ ہوئے ۵۲ کو ۵ پر قسمت کیا ۱۰ اور ۲ خمس
نکلے وہی حاصل ضرب ہے قسم تیسری یعنی کسر فی الکسر کا طریقہ یہ ہے کہ صورت کسر اول کو صورت کسر دوسری میں
ضرب کریں جو حاصل ہو اوسے حاصل اول کہتے ہیں پھر ایک کسر کے مخرج کو دوسرے کسر کے مخرج میں
ضرب کریں حاصل کو حاصل ثانی کہتے ہیں پھر حاصل اول کو بجانب حاصل ثانی کے نسبت کریں اس واسطے کہ

صورت مین واثانی سے ہمیشہ کم ہو تا ہے مثال نصف ربع پانچ سبع مین ایک نصف و ربع سبع
ہوتے ہین اسواسطے کہ جب تین کو دو مین ضرب کیا ۶ ہوسے یہ حاصل اول ہے اور ۴ کو ۷ مین ضرب
کیا ۲۸ ہوسے یہ حاصل ثانی ہے اور ۶ نسبت ۲۸ کے ایک نصف اور ربع السبع ہے قسم چوتھی یعنی مختلط
فی الکسر کا طریقہ یہ ہے کہ اختلاط کو مخرج کے صورت کسر مین … دونون … مخرج
باہم ضرب کرین یہ حاصل اول کو حاصل دوم پر قسمت کرین اگر اول دوم سے … یا دونون
برابر ہون مثال … ایک ربع سدس مین ایک اور ثمن … اسواسطے
اور ایک ربع کا … اسکو … مین ضرب کیا … ہوسے اور … اسلئے کہ حاصل ضرب مخرج …
سدس کا … زیادہ … کو ۲۴ پر قسمت کیا خارج قسمت ایک … ثمن … حاصل ضرب
مثال مساوی … مین مجذور … کا … اسکو صورت کسر … مین ضرب کیا … ہوسے …
حاصل ثانی یعنی حاصل ضرب مخرج کسر اول یعنی … کسر دوم یعنی … مین بھی … کو ۲۰ پر قسمت کیا
واحد حاصل ہوا اور اگر حاصل اول حاصل دوم سے کم ہو تو حاصل اول کو جانب دوم کے نسبت کرین
مثال ضرب … کی … مین … حاصل اول یعنی ۱۲ کو صورت کسر یعنی ایک مین ضرب کیا ۱۲ حاصل
اور … نسبت حاصل ثانی … حاصل ضرب مخرج خمس کے مخرج ربع مین کہ ۲۰ ہوتا ہے … لہذا
۱۲ کو ۲۰ کی طرف نسبت کیا … ایک خمس اور ایک نصف عشر ہوا … قسم پانچوین
یعنی مختلط فی المختلط کا طریقہ یہ ہے کہ دونون مجذورون کو باہم ضرب کرکے حاصل … حاصل ضرب
مخرجین … حاصل اول سے کم ہوتا ہے قسمت کرے … حاصل ضرب …
مثال … ہوتا ہے … کہ مجذور … کا … دونون کی ضرب
۵ حاصل ہوے اور حاصل ضرب مخرجین یعنی ۲ کا ۳ مین … کو ۲ پر قسمت کیا ۱ حاصل ہوا
… حاصل ضرب … ضرب کسور مین … کسر فی الصحیح کسر فی الاختلاط

بالکسر ... دو کسر صحیح ... مختلط فی ... صحیح ... فی المختلط ان ... الوف ...

... مضروب کے حاصل ضرب مین ... یہ ہے ... [illegible] ... کسر فی ...

مختلط فی الکسر اور کسر فی المختلط ایک ہی ہے اور مختلط فی الصحیح اور صحیح فی المختلط ایک ہی ہین ...

جو ... باقی ہین ف کسر مین ضرب کرنے سے عدد بڑھتا نہین بلکہ کم ہو جاتا ہے ...

کہ یون کہتے ہین کہ ایک عدد بمقدار دوسرے عدد کے لیا جائے اور جب عدد کو بمقدار کسر کے

لیا جائے گا تو کسر حاصل ہوگی عدد بڑھے گا نہین مثلاً ۳ کو ۱/۳ مین ضرب کیا تو یون ہوا کہ بقدر ایک ثلث

کے لیے ہین ۳ حاصل ہون گے اور یون بھی کہہ سکتے ہین کہ ایک ثلث کو بشمار ۳ کے

لیا تو ۳ ثلث حاصل ہوئے اور تین ثلث کا ایک ہوتا ہے ثلث کے ... پس ... عدد مضروب

فیہ سے کم حاصل ہوا **فصل** چوتھی قسمت کسور کے بیان مین قسمت کسور کی ... قسمین ہین

کسر بر صحیح کسر بر مختلط کسر بر کسر مختلط بر صحیح مختلط بر مختلط مختلط بر کسر صحیح بر مختلط صحیح بر کسر

طریقہ قسمت کا یہ ہے کہ مقسوم اور مقسوم علیہ کو مخرج مشترک مین ضرب کرین اگر دونو جانب کسر ہو

اور مخرج موجود مین ضرب کرین اگر ایک جانب کسر ہو پھر حاصل مقسوم کو حاصل مقسوم علیہ

کے قسمت کرین اگر اول دوسرے سے کم نہو اور اگر کم ہو تو نسبت کرین **مثال صنف**

پہلی یعنی کسر بر صحیح کی ۳/۴ بر ۵ ۳ کو جو مقسوم ہے مخرج یعنی ۴ مین ضرب کیا ۳ ہوئے اور

۵ کو جو مقسوم علیہ ہے ۴ مین ضرب کیا ۲۰ ہوئے ۳ کو ۲۰ سے نسبت ... خمس الربع کی ہے وہی

خارج قسمت ہے ف اس قسم مین حاصل ضرب مقسوم حاصل ضرب مقسوم علیہ سے ہمیشہ کم ہوتا ہے

مثال صنف دوسری یعنی کسر بر مختلط کی ۱/۲ بر ۱ ۱/۲ ... مخرج مشترک ۱۲ ہے اور حاصل

ضرب مقسوم مخرج مشترک مین ۶ ہوا اور حاصل ضرب مقسوم علیہ ۱۸ اول کو ثانی سے نسبت ...

العشر و ربع العشر کی ہے وہی خارج قسمت ہے ف اس قسم مین بھی حاصل اول ... [illegible]

ہمیشہ [illegible] ہوتا ہے مثال [illegible] [illegible] یا [illegible] و ثلث پر [illegible]
[illegible] اور حاصل قسمت [illegible] حاصل تقسیم [illegible] اور [illegible] پر [illegible] ایک [illegible]
[illegible] قسمت [illegible] [illegible] حاصل تقسیم [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] تقسیم [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] طرح میں [illegible] [illegible] [illegible]
ہمیشہ ایک [illegible] ہوتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible]
زیادہ ہوں [illegible] [illegible] [illegible] ایک [illegible] کو [illegible] عدد [illegible] [illegible]
میں ایک [illegible] [illegible] [illegible] حاصل تقسیم حاصل مقسوم [illegible] کم ہوتا ہے
مثال ثلث بخمس [illegible] [illegible] [illegible] حاصل [illegible] اور حاصل مقسوم [illegible] [illegible]
[illegible] نسبت [illegible] [illegible] [illegible] خارج قسمت [illegible] مثال [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کی پانچ اور ایک [illegible] [illegible] [illegible] اور حاصل تقسیم [illegible] اور حاصل [illegible] [illegible]
کو ثانی پر قسمت [illegible] [illegible] [illegible] حاصل ہو وہی خارج قسمت ہے [illegible] اس قسم میں [illegible]
مقسوم حاصل [illegible] [illegible] زیادہ ہوتا ہے جیسی مثال [illegible] اور کبھی کم ہوتا ہے [illegible] [illegible]
ثانی کے نسبت [illegible] مثال [illegible] ثلث [illegible] حاصل مقسوم [illegible] [illegible]
اول [illegible] [illegible] پانچ [illegible] خارج قسمت [illegible] مساوات [illegible] [illegible] [illegible]
میں [illegible] مثال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مشترک [illegible] اور
حاصل مقسوم [illegible] [illegible] اول کو ثانی پر قسمت [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] خارج قسمت [illegible] [illegible] [illegible] حاصل تقسیم اور حاصل [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قسمت [illegible] [illegible] [illegible]

حاصل قسمت [illegible] ہو گا اور کبھی زیادہ ہوتا ہے [illegible] کم [illegible]
[illegible] حاصل [illegible] اور [illegible] حاصل [illegible]
[illegible] نصف حاصل قسمت ہو مثال ۳ نصف چھوٹی یعنی [illegible]
[illegible] اور [illegible] حاصل [illegible] حاصل قسمت [illegible]
[illegible] حاصل قسمت [illegible] ف [illegible] حاصل [illegible]
[illegible] مثال [illegible] ساڑھے [illegible] یعنی [illegible] حاصل
[illegible] حاصل [illegible] اول کو ثانی پر قسمت [illegible] حاصل قسمت [illegible]
[illegible] یعنی [illegible] حاصل قسمت [illegible] کم ہوتا ہے جس کی مثال [illegible]
[illegible] پر حاصل تقسیم [illegible] حاصل تقسیم [illegible] اول کو ثانی پر قسمت
[illegible] خارج قسمت ہو مثال [illegible] یعنی [illegible]
کی ۵ [illegible] پر حاصل تقسیم ۳ [illegible] حاصل تقسیم [illegible] ۱۲ اول کو ثانی پر قسمت کیا [illegible]
قسمت [illegible] اس قسم [illegible] حاصل تقسیم [illegible] حاصل تقسیم [illegible] زیادہ ہو [illegible] فصل
[illegible] بیان [illegible] ایک نوع سے طرف دوسری نوع کے تحویل [illegible] اسے
کہتے ہیں [illegible] دوسری قسم کی [illegible] دریافت کریں مثلاً [illegible]
[illegible] طریقہ [illegible] جس کا بدلنا منظور ہے [illegible]
بدلنا منظور [illegible] جس کا بدلنا منظور ہے قسمت کریں مثال [illegible]
[illegible] ہوتے ہیں [illegible] ۱۲ [illegible] پر قسمت کیا پانچ اور [illegible]
خارج [illegible] مثال [illegible] دوسری ۱۲ [illegible]
ثلث [illegible] ہوتے ہیں [illegible] قسمت کیا [illegible]

[illegible] ثلث میں [illegible] رہ سکے [illegible] تھیں [illegible]
[illegible] قسمت کے [illegible] نسبت مفید ہیں اور [illegible]
[illegible] قسمت کی نسبت [illegible] مفرد کے سہل ہے اور اس قاعدے میں دو فصلیں ہیں فصل اول
[illegible] قاعدہ جس [illegible] دو [illegible]
[illegible] عدد [illegible] مثال [illegible]
[illegible] مثال [illegible]
[illegible]
[illegible] ضرب [illegible]
[illegible] فقط [illegible]
[illegible] قاعدہ [illegible] کی ضرب [illegible]
[illegible] نسبت [illegible] نکلے تو [illegible] مثال
$\frac{2}{1}$ $\frac{2}{2}$ $\frac{1}{3}$ اور اگر [illegible] نسبت [illegible]
[illegible] مثال [illegible] $\frac{1}{2}$ $\frac{1}{2}$ [illegible]
[illegible] صورت [illegible]
[illegible] صورت [illegible] علی ہذا القیاس قاعدہ
[illegible] مثال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مثال [illegible]

[illegible] ۳ **قاعدہ** جس عدد کی ضرب ۱۱ مین ہو اوسکے [illegible] طرف
[illegible] اوسکے [illegible] مقابلے سے لکھے اوسکے ساتھ جمع کرین مثال
[illegible] آگی [illegible] یون ہوگی [illegible] اور اگر کسی مضروب کی ضرب ۱۱ مین ہو تو ۱۱ مین [illegible]
مضروب کی صورت لکھکر اوسکے داہنی طرف نصف مضروب کو لکھدین مثال ۱۲ مین
اور اگر مضروب مین صفر ہو تو [illegible] لکھنے کے داہنی طرف اوسکے [illegible] صفر لکھدین مثال
[illegible] ۳ مین **قاعدہ** جس عدد کی ضرب ۱۵ مین ہو اوس عدد کے ساتھ اوسکے نصف
کو جمع کرکے [illegible] داہنی طرف [illegible] اگر نصف صحیح نکلے مثال [illegible] اور اگر
نصف صحیح نکلے تو [illegible] مثال [illegible] **ف** [illegible] اور [illegible] اور [illegible]
[illegible] ایک صفر [illegible] یا ۱۵ مین کسی عدد کی ضرب منظور ہو [illegible]
[illegible] ۱۵ مین تو پہلے ان تینون قاعدون کے موافق ضرب ہو سکتی ہے یعنی صورت ۱۱ اور ۱۲
اور ۱۵ مین [illegible] صفر [illegible] تینون قاعدون کے ضرب کرکے پھر [illegible] صفر [illegible] یا ۱۲ یا ۱۵
ساتھ ہون [illegible] داہنی طرف [illegible] مثال (۱۱۰) [illegible] مین [illegible] مثال
دوسری (۱۱۰۰) [illegible] مین [illegible] مثال (۱۵۰۰) [illegible] مین [illegible] **قاعدہ** جس عدد کی ضرب ۹ مین
واقع ہو اوس عدد پر ایک صفر [illegible] اوس عدد کے [illegible] مقابل صفر کے لکھ کے حسب قاعدہ تفریق
[illegible] باقی حاصل ضرب ہوگا مثال [illegible] ۹ مین [illegible] **ف** [illegible] قاعدہ سے [illegible]
[illegible] ۹ کے ساتھ صفر ہون تو بعد تمام عمل کے صفرون کو داہنی طرف [illegible] حاصل ضرب کے
مثال (۹۰) ۵ مین [illegible] **فصل** دوسری قواعد قسمت کے بیان مین [illegible] قسمت
[illegible] اوسکے مرتبہ کو حذف کرین جو باقی ہے وہی خارج قسمت ہے پھر اگر [illegible] صفر ہو تو
یہ باقی خارج قسمت کا [illegible] ہے اور اگر [illegible] ہو تو اوسکو [illegible] کی جانب نسبت [illegible] حاصل [illegible]

باقی پر بڑھالین مثال ۹۰ ۵۰ خارج قسمت ہوگا ایک ۵۶ ہر مثال دوسری ۵۰۷ ۵۰ والے مرتبہ کو حذف
کیا ۵۰ رہے اوسپر حاصل النسبت ۵ کا اضافت اسکے نصف سے زیادہ کیا [illegible] جو رہے وہی خارج
قسمت ہی اور اگر کسی عدد کی قسمت [illegible] پر منظور ہو تو اوسکے دو مرتبہ اول سے حذف کرین پس
خارج قسمت ہی اگر وہ دونون مرتبہ صفر ہون مثال ۰۰۰ (۱۰۰ خارج قسمت ۵ ہوا اور [illegible]
محذوف کو [illegible] نسبت دیکے حاصل نسبت باقی پر بڑھالیں مثال [illegible] ۲ (۱۰۰
خارج قسمت [illegible] یعنی سو حصہ کا نسبت [illegible] کی جو محذوف کیا گیا طرف ۰۰ سے تین کیج
کسر ہی اسیطرح جس عدد کی قسمت ہزار پر ہو اوسکی ابتدا سے تین مرتبہ اور جسکی دس ہزار
مین ہو اوسکی ابتدا مین سے [illegible] مرتبہ حذف کرین [illegible] خارج قسمت کو اقی اس تحریر مثال
ایسن قاعدہ جس عدد کو دو پر قسمت کرین اوسکے مرتبہ اول کو چھوڑ کے باقی کی تنصیف حاصل
حاصل تنصیف خارج قسمت ہی اگر مرتبہ اول صفر ہو مثال (۱۰ [illegible] خارج قسمت [illegible] ہین اور اگر
مرتبہ اول عدد ہو اور عوض [illegible] ایک [illegible] اول مرتبہ [illegible] حاصل تنصیف پر بڑھالیں [illegible]
کم [illegible] ۵ کے نسبت کرکے حاصل النسبت کو حاصل تنصیف سے ملالیں مثال [illegible]
مثال دوسری [illegible] مثال تیسری [illegible] اس مثال میں [illegible] موقوف ہی [illegible]
واسطے ۵ کے ایک اول مراتب حاصل تنصیف پر بڑھالیا اور ۲ کو ۵ کی طرف نسبت کیا
[illegible] ہوئے اسکو اول مراتب حاصل تنصیف کے تلے لکھدیا اور جس عدد کی قسمت ۵ پر ہو وہ بھی
ابتدا مین دو مرتبہ حذف کرکے باقی کو تنصیف کرین پھر اگر وہ دونون مرتبہ صفر ہوتے تو خارج قسمت
بھی حاصل تنصیف ہوگا مثال [illegible] (۵۰ اور اگر [illegible] وہ دو مین ۵ کے لیے ایک اول مرتبہ
خارج قسمت پر بڑھالیں اور ۵ سے کم کو طرف ۵ کے نسبت کرنے حاصل النسبت سامنے
اوسی خارج قسمت کے لکھدین مثال [illegible] (۵ مثال دوسری [illegible] (۵۰ مثال تیسری

(۵ جس عدد کی قسمت ۰۰ پر ہو اوسکی ابتدا مین ستا تیس ۲ مرتبہ حذف کرکے باقی
کی تضعیف کرین اوسپر پانچ ہزار ۵ چار مرتبہ حذف کرین بقایا اس قاعدہ مشتہر السدر کے خارج قسمت
نکالین قاعدہ جس عدد کی قسمت ۲۰ پر ہو اوسکی ابتدا مین سے دو مرتبہ حذف کرکے باقی کو
ضرب کر جاوین حاصل ضرب خارج قسمت ہوگا اگر دونوں مرتبہ محذوف صفر ہوں مثال (۲۵
اور اگر عدد ہوں تو بعوض ہر ۲۵ کے ایک ایک اول مراتب حاصل ضرب پہ زیادہ کرین مثال
مثال دوسری اس مثال مین محذوف ۳۰ تھے اور مین ۲۵ کے لیے ایک اول مراتب
حاصل ضرب پر بڑھالیا اور ۵ باقی کو طرف ۲۵ کے نسبت کیا وہ ایک خمس تھا لہذا ایک خمس حاصل
ضرب کے تلے لکھا مثال تیسری (۲۵ اس مثال مین بعوض ۵۰ کے ۲ اول حاصل ضرب پر
بڑھالیے اور ۵ باقی کو طرف ۲۵ کے نسبت کیا ایک خمس تھا لہذا ایک خمس حاصل ضرب کے نیچے
لکھا مثال چوتھی اس مثال مین بعوض ۷۵ کے ۳ اول مراتب حاصل ضرب پر بڑھائے
۲ باقی کو ۲۵ کی طرف نسبت کرکے ۲ پچیسوین حصہ حاصل ضرب کے نیچے لکھے قاعدہ
جس عدد مکرر الصورت کی قسمت ۱۱ پر ہو اوسکا مرتبہ اول خارج قسمت ہے مثال (۴۴ ۱۱ پر ۴
اور اگر دس کے ساتھ ایک صفر یا کئی صفر ہوں تو مرتبہ اول ساتھ اون صفرون کے خارج قسمت
ہے مثال (۴۴ ۱۱ پر ۴۰ خارج قسمت ہے اور اگر صورت عدد کی دوبار سے زیادہ ہو تو در صورت جفت
ہونے مراتب تکرار کے نصف اون مراتب کے لکھ کر درمیان ہر دو رقم کے ایک صفر لکھا جاوے
جو حاصل ہو وہی خارج قسمت ہے مثال (۲۲۲۲ ۱۱ پر خارج قسمت ۲۰۲ ہے یا (۵۵۵۵
۱۱ پر ۵۰۵ اور اگر اس صورت میں مقسوم کے ساتھ ایک صفر یا زیادہ ہوں تو وہ صفر خارج قسمت
کی اخیر طرف لکھے مثال (۴۴۴۴۰ ۱۱ پر خارج ۴۰۴۰ ہے اور اگر طاق ہوں تو اول مرتبہ کو
۱۱ کی طرف نسبت اور باقی کی تضعیف اوسی طرح پر کہ درمیان ہر دو عدد کے ایک صفر ہو لکھا جاوے

برابر ہو سکے عدد ہوئی طرف ایک عدد رکھدے مثال (۹۹۶۶۶۰) ابر ۱۶۹۹ اور اگر اس صورت میں تقسیم
کے ساتھ صفر ہو تو اوس میں یہ قاعدہ جاری نہیں قاعدہ جس وقت مثلث اوپر سے
دونوں مرتبہ کو چھوڑ کے باقی میں سے مثلث کم کر جاوین پھر اگر اولی مرتبہ صفر ہو اور اوس کی
مثلث صحیح نکلتی ہو تو عمل تمام ہو گیا بعد کم کرنے مثلث کے ما بعد مرتبہ اولی سے جو باقی ہو
خارج قسمت ہو مثال [illegible] خارج قسمت اس مثال میں ۲۳۲ ہو کہ بعد کم کرنے مثلث لیعنی
۲۱۳ کے ما بعد سے باقی رہا اور اگر مرتبہ اولی صفر ہو یا بعد صفر کے مثلث صحیح نہ نکلے تو جو عدد
مثلث تمام لینے میں ما بعد صفر کے صحیح نہ ہو اوسکو صفر سے مرکب کرے تو ترکیب یا ۱۰ حاصل ہوں گے
یا ۴ الخ اگر حاصل ہوں تو اول مراتب حاصل تفریق کے تلے لکھے مثال [illegible] اور اگر ۲۰
حاصل ہوں تو واسطے دو کے ایک دو اول مرتبہ حاصل تفریق پر بڑھاوے اور پہلے دو کے
نیچے اول مرتبہ حاصل تفریق کے تلے لکھے مثال [illegible] اور اگر مرتبہ اول عدد ہو تو اوسکو ۱۰ سے
نسبت کرے وہ صورت پایا جاتا کہ مثلث صحیح نکلے اور حاصل نسبت کو اول مراتب حاصل تفریق پر
بڑھاوے مثال [illegible] اور اگر ما بعد کا مثلث صحیح نہ نکلے تو مرتبہ اول کو ساتھ اوس کے
جو ثابت نکالنے سے باقی رہا ہو مرکب کرے اور اوس میں سے دو کے لیے ایک اول
مراتب حاصل تفریق پر بڑھاوے اور باقی کو حرف دو کے نسبت کرے مثال [illegible] اس مثال
میں ما بعد مرتبہ اول کے مثلث صحیح نہیں تھے بلکہ ۵ تھے بوقت مثلث نکالنے کے ۴ بچے
ہوں ۲ کو مرتبہ اولی سے مرکب کیا ۲۴ ہوئے ۲۰ میں سے دو کے لیے ایک اول مراتب حاصل
تفریق کے ۲ تھا یا دو کیا ۳ ہوئے اور لیعنی باقی ہو ۴ سے کم ہے سو اوسکو پھر لکھ لیں
کیونکہ ایک سے [illegible] حاصل تفریق بڑھاوے الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام علم حساب میں
ہر چند کہ مختصر بفضلہ تعالیٰ لکھے واسطے ہر مرتبہ کے ہو تا اوس کے ساتھ محتاج اور کتاب کے

ہوں گے حضرت حق تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور برادران مومنین کو اس سے نفع
اللّٰہم یا رب الارباب یسر حسابی بفضلک یا وہاب وقنی شر الشیاطین وارحمنی
خیر الراحمین ۔۔ اغفر لی ولوالدی ولاستاذی و لجمیع المسلمین وآخر دعوانا ان الحمد
للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

خاتمۃ الطبع

الحمد للّٰہ علیٰ احسانہ العمیم والصلوٰۃ علیٰ رسولہ الکریم کہ اب دونوں یہ دونوں رسالے
مخزن البرکات جناب مولانا مفتی محمد عنایت احمد نحفہ لہ
اہتمام سے محمد عبد الرحمٰن بن حاجی محمد روشن خان
کانپور کے مطبع نظامی واقع کانپور
بشہر رجب المرجب سنہ ۱۳۰۳ ہجری
تمام ہوئے کہ مفید خاص و عام
ہو

اشتہار

واضح ہو کہ حق تصنیف اس کتاب کا مصنف صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کو حاصل ہو
پس کوئی صاحب اس کو بدون اجازت حاجی کے چھاپنے کا قصد نہ فرمائیں اور جو
[illegible] کا نقصان نہ اٹھائیں جو چاہے لینے مطالب [illegible] اس مطبع سے منگا لیں [illegible]

مجموعہ [illegible] مشتمل بر خاتمہ

[illegible]

و آداب قراءت و منازل و وقف و وصل و شمار آیات سجدہ تلاوت و تعداد سور تہاست ناسخ و منسوخ وغیرہ - چھاپہ نظامی عمدہ -

مجموعہ رسائل قراءت - اسمین ۱۲ رسالہ قراءت قرآن شریف کی تلاوت مین حسب ذیل ہین - مجموعہ قابل دید ہے -

(۱) بیان الجزیل - (۲) مقصود القاری (۳) نظم وقوف قرآن (۴) قصیدہ خوش بیان - (۵) منتخب قصیدۃ القراءت (۶) زینۃ القاری (۷) منتخب از عمدۃ البیان - (۸) تنبیہات وقف سور قرآن - (۹) نظم تعداد سور قرآن و تعداد تنزیل (۱۰) سراج القاری (۱۱) مرغوب القاری (۱۲) اعداد سور تہا در کوع -

تصوف

فتوح الغیب مع شرح فارسی عبدالحق محدث دہلوی تصنیف حضرت قطب الاقطاب شیخ عبدالقادر جیلانی - یہ کتاب لائق دید ہے - چھاپہ بہت صاف -

ریاض العارفین - اسمین نہایت عمدہ حالات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین -

دلیل العارفین - ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی مولفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی -

انوار الرحمن لتنویر الجنان - تصنیف عارف باللہ کامل اکمل عالم باعمل حضرت مولانا و مرشدنا سید شاہ عبدالرحمن صاحب قدس سرہ العزیز لکھنوی مولفہ مولوی نوراللہ صاحب مرحوم مرادآبادی - اسمین بہت عمدہ حالات تصوف و اوقات عبادت مولانا صاحب ممدوح کے بخوبی ظاہر ہوسکتے ہین - زبان اسکی فارسی ہے حضرات صوفیہ کے لیے بڑی عمدہ چیز ہے -

سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار - حضرت غوث پاک کے حالات کرامت و بزرگی و تعریف کے بیان مین یہ نایاب کتاب ہے - مولانا عالم الیقین صاحب کی تصنیف ہے - یہ کتاب [illegible]

انیس الارواح فارسی - ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان مین -

مجموعہ ستہ ضروریہ - اسمین چھ رسالے ہین تفصیل ذیل ہین -

(۱) رسالہ انفاس نفیسہ تصنیف حضرت خواجہ عبیداللہ -
(۲) رسالہ تصوف تصنیف حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی -
(۳) رسالہ انسیہ تصنیف حضرت مولانا یعقوب چرخی -
(۴) رسالہ قدسیہ تصنیف حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبندی
(۵) رسالہ خواجہ عبیداللہ - حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ
(۶) رسالہ سرگشت تصنیف حضرت خواجہ خورد رحمۃ

ذکر النفس

رسالہ مقالۃ النفس اردو - ذات مخروطی شأن اہل سنت وجماعت کے بیان مین ہے - مولفہ سید اصغر علی صاحب اکبرآبادی ہین -

گلدستہ شریعت اردو - مذہب اثنا عشریہ کے فرائض کے بیان مین ہے -

مولود شریف

مولود شریف برزنجی - مع ترجمہ اردو نہایت عمدہ صحیح و خوشخط - چھاپہ صاف نظم و نثر -

راحت القلوب - فی مولد المحبوب - یہ نظم آپکی سعی عالم فاضل کامل جناب مولانا عبدالسمیع صاحب رامپوری کی تصنیف سے ہے -

نسیم جنت - ترجمہ چہل حدیث منظوم - یہ گوہر منظوم مولوی کفایت علی صاحب کافی مرحوم کی تصنیف سے ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک مین یہ کتاب ہے

اشتہار

یہ رسالہ

فیض سقائیہ موسومہ علم الفرائض

اور مختصرات حساب تالیف لطیف عالم نحریر فاضل

عدیم النظیر مولانا مفتی عنایت احمد صاحب مبرور مغفور با اہتمام صحت

و حسن طبع کارگزاران مطبع نظامی سے آراستہ ہو کر حسب قانون ایکٹ ۲۵

سنہ ۱۸۶۷ عیسوی داخل دفتر رجسٹر گورنمنٹ ہوا کوئی صاحب بدون اجازت

عاجز قصد اسکے چھاپنے کا نہ فرماویں جسقدر نسخے اسکے مطلوب ہوں

مطبع نظامی واقع کانپور سے منگاویں فقط

المشتہر

عاجز

محمد عبد الرحمن

مہتمم مطبع نظامی کانپور

عفی عنہ